جُمادَی الاُولیٰ تا شَعبانُ المُعَظَّم 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد:2)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

جُمَادَی الْاُوْلٰی تا شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 4 ماہ کے اصلاحی موضوعات پر 17 بیانات

اسلامی بیانات

(جلد: 2)

اسلامی بہنوں کے لئے

پیشکش

مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

نام کتاب : اسلامی بیانات (جلد:2)

صفحات : 424

پہلی بار : ربیع الآخر ۱۴۴۱ھ، دسمبر 2019ء

تعداد : 16000 (سولہ ہزار)

پیش کش : مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۲۳۷

تاریخ: 05-12-2019

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب "اسلامی بیانات (جلد:2)" (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اور فقہی مسائل وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

05-12-2019

یادداشت

دورانِ مطالعہ ضرور تاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ علم میں ترقّی ہوگی۔

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

(4 ماہ: جمادی الاولیٰ تا شعبان المعظم 1441ھ مطابق جنوری تا اپریل 2020ء)

ہفتہ	متوقع اسلامی تاریخ	عیسوی تاریخ	بیان کا نام	صفحہ
پہلا ہفتہ	۵ جمادی الاولیٰ	1 جنوری	شرم و حیا کسے کہتے ہیں	11
دوسرا ہفتہ	۱۲	8	جنّت کی قیمت	33
تیسرا ہفتہ	۱۹	15	غربت کی برکتیں	56
چوتھا ہفتہ	۲۶	22	نیکیاں چھپایئے	80
پہلا ہفتہ	۳ جمادی الاخریٰ	29	ایمان کی سلامتی	102
دوسرا ہفتہ	۱۰	5 فروری	بے مثال خواتین	125
تیسرا ہفتہ	۱۷	12	کراماتِ صدّیقِ اکبر	152
چوتھا ہفتہ	۲۴	19	کامل مومن کون ہے؟	177
پہلا ہفتہ	۱ رجب المرجب	26	خواجہ غریب نواز	199
دوسرا ہفتہ	۸	4 مارچ	دعا کے فضائل اور آداب	224
تیسرا ہفتہ	۱۵	11	غفلت	248
چوتھا ہفتہ	۲۲	18	سفرِ معراج	271
پہلا ہفتہ	۲۹ رجب المرجب	25	تذکرۂ امامِ اعظم	297
دوسرا ہفتہ	۷	1 اپریل	آیئے توبہ کریں	321
تیسرا ہفتہ	۱۴	8	راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیّت	347
چوتھا ہفتہ	۲۱	15	قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل	368
پانچواں ہفتہ	۲۸	22	رمضان کیسے گزاریں؟	388

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

"دعوتِ اسلامی" کے 10 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "10 نیّتیں"

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، ١٨٥/٦، حدیث: ٥٩٤٢)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

(١) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تَعَوُّذ و تَسْمِیہ سے آغاز کروں گی۔ (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا) (٢) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مُطالَعَہ کروں گی۔ (٣) حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور قبلہ رُو مُطالَعَہ کروں گی۔ (٤) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گی۔ (٥) جہاں جہاں "سرکار" کا اِسْمِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جہاں جہاں کسی صحابی کا نام آئے گا وہاں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اور جہاں کسی بزرگ کا نام آئے گا تو وہاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ پڑھوں گی۔ (٦) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گی۔ (٧) اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو مَدَنِیہ اسلامی بہن سے پوچھ لوں گی۔ (٨) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صفحہ پر ضروری نِکات لکھوں گی۔ (٩) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گی۔ (١٠) کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو کسی مَحْرم کے ذریعے ناشرین کو تحریری طور پر مطّلع کروں گی۔

(ناشِرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرْف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سنّت حضرتِ علّامہ

مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک "دعوتِ اسلامی" نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اِشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عَزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحُسن و خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "المدینۃُ العلمیۃ" بھی ہے جو دعوتِ اِسلامی کے عُلَماء و مفتیانِ کِرام کَثَّرَھُمُ اللہُ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(1) شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ درسی کُتُب (3) شعبہ اِصلاحی کُتُب
(4) شعبہ تراجِمِ کُتُب (5) شعبہ تفتیشِ کُتُب (6) شعبہ تخریج [1]

"المدینۃُ العلمیۃ" کی اوّلین ترجیح سرکارِ اَعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مجدّدِ دین و ملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ

1 - - - اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اہلِ بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیرِ اہلِ سنّت (12) فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (13) فیضانِ اولیاء و عُلَماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مَدَنی کاموں کی تحریرات (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ اِمام اَحمد رَضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اِسلامی بھائی اور اِسلامی بہنیں اِس علمی، تحقیقی اور اِشاعتی مَدَنی کام میں ہر ممکن تَعاوُن فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مُطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہ کریم **"دعوتِ اسلامی"** کی تمام مجالس بشمول **"المدینۃُ العلمیۃ"** کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضانُ الْمُبارَک ۱۴۲۵ھ

پیشِ لفظ

کسی بھی دور میں ”**بیان وتقریر**“ کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آج کے دور میں بھی دینی تعلیمات پھیلانے کا ایک بہترین ذریعہ ”**بیان**“ ہے۔ اس کے ذریعے کم وقت میں کئی افراد تک **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف**(نیکی کی دعوت دینے) اور **نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر**(بُرائی سے منع کرنے) کا عظیم کام سر انجام دیا جا سکتا ہے۔ خود مبلغِ اعظم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تبلیغِ اسلام کیلئے بیان و خطبہ کو رونق بخشی۔ آپ کے دلکش و دل نشیں بیانات کی تاثیر ہی تھی کہ ہر طرف اسلام کی روشنی پھیلنے لگی۔ آپ کے بیانات کی اثر انگیزی کیسی ہوتی کہ صحابیٔ رسول حضرت عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کہتے ہیں: ایک دن رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز پڑھائی، پھر اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کر کے ایسا بیان فرمایا کہ جس سے آنسو بہہ پڑے اور دل خوف زدہ ہو گئے۔[1] رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے صحابۂ کرام اور پھر ان کے بعد اُمّت کے نیک لوگوں نے دین کی اِشاعت کیلئے بیانات کے سلسلے کو آگے بڑھایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شوال 1401 ہجری مطابق ستمبر 1980 عیسوی میں امیرِ اہلِ سُنّت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا جو چراغ جلایا تھا آج اس کی روشنی تقریباً پوری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت مُلک و بیرونِ ملک ہونے والے ہزاروں اجتماعات میں لاکھوں عاشقانِ رسول اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں شرکت کرتی ہیں۔ امیرِ اہلسنت کی عنایتوں اور دعوتِ

---

1 ... سنن ابو داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، ۲۶۷/۴، حدیث: ۴۶۰۷

اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کی شفقتوں کی بدولت پاکستان بھر کے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماعات میں ایک ہی بیان ہوتا ہے۔ جو دعوتِ اسلامی کی مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّہ کا شعبہ "بیاناتِ دعوتِ اسلامی"[1] تیار کرتا ہے۔ ہر بیان تقریباً 15 مراحل (مطالعہ، تلاشِ مواد، ترتیب، فارمیشن، شعبہ ذمہ دار کا فائنل کرنا، رکنِ شوریٰ حاجی ابو رجب محمد شاہد عطاری اور حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی سے تنظیمی تفتیش، دارُ الافتا اہلسنت کے مفتی صاحب سے شرعی تفتیش، مکمل مواد کی تفتیش، تخریج اور تقابل، بیانات میں انگلش الفاظ کی ایڈیٹنگ و مجلس تراجم سے چیکنگ، پیج سیٹ اپ اور پیراگرافنگ، آیات پیسٹنگ، فائنل پروف ریڈنگ، بیان کی اسلامی بہنوں کے انداز میں تیاری اور اسلامی بہنوں کی عالمی مجلس مشاورت سے اس کی چیکنگ، کورل پر پیسٹنگ اور اس کے لوازمات) سے گزار کر اشاعت کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔ 1441ھ کے 4 اسلامی مہینوں (جُمادَی الاُولٰی، جُمادَی الاُخرٰی، رجب اور شعبان) کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والے 17 بیانات کا مجموعہ بنام "اسلامی بیانات (جلد:2)" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اسلامی بہنوں میں بھی اشاعتِ دین کیلئے مختلف مجالس قائم ہیں، ان میں سے تین مجالس (مجلس شارٹ کورسز، مجلس دار السنہ للبنات اور مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات) کے تحت مختلف کورسز کا سلسلہ سال بھر جاری رہتا ہے۔ جنوری تا اپریل 2020ء میں اسلامی بہنوں کیلئے ہونے والے مختلف کورسز کا شیڈول اور تفصیلات کتاب کے صفحہ 410 اور 411 پر ملاحظہ فرمائیں۔

شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
(مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ)

---

1 - - - اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 2014 سے دسمبر 2019 تک ہفتہ وار اور دیگر اجتماعات کیلئے اس شعبے میں 400 سے زائد بیانات تیار ہو چکے ہیں۔

بیان:1 ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ نامدار، دوعالَم کے مالک و مُختار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خُوشبودار ہے: جب جُمعرات کا دن آتا ہے تو اللہ پاک فِرِشتوں کو بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ جُمعرات اور شبِ جُمُعہ (یعنی جُمُعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1۔۔۔ تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۰۱۲، علی بن محمد بن احمد بن ادریس۔۔۔الخ، ۱۴۲/۴۳

2۔۔۔ معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے "شرم وحیا کسے کہتے ہیں؟۔" شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے جس کے بغیر ایمان والوں کی زندگی ادھوری ہے۔ یہ ایمان کے تقاضوں میں سے اہم تقاضہ ہے۔ اچھی صفات میں سے ایک اچھی صفت ہے۔ قرآن وحدیث میں اس کی اَہمیّت کس طرح بیان ہوئی ہے، نیز ہمارے اسلاف کی شرم وحیا کیسی تھی، اس کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی مفید باتیں اس بارے میں آج ہم سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔

سب سے پہلے یہ دو اَہَم باتیں ذہن نشین فرمالیں:

ایک بات یہ کہ "شَرْم" اور "حَیا" کے ایک ہی معنیٰ ہیں۔

دوسری بات یہ کہ شرم وحیا کسے کہتے ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ آیئے یہ بھی سن لیجئے: شرم وحیا اس وَصْف کو کہتے ہیں جو بندے کو ہر اُس چیز سے روک دے جو اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہو۔(1)

یعنی وہ صفت جو انسان کو اس کام یا چیز سے بچائے جسے اللہ پاک اور اس کی مخلوق ناپسند کرتی ہو۔ اسے شرم وحیا کہتے ہیں۔

آیئے! اب ہم ایک حکایت سنتی ہیں جس سے معلوم ہو گا کہ ہمارے اسلاف اپنے رَبّ سے کیسی شرم وحیا رکھنے والے تھے۔ اے کاش ان کے صدقے ہمیں بھی اس نیک خصلت کی برکتیں حاصل ہو جائیں۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے دو (2) جنتیں مل گئیں

چُنانچہ منقول ہے کہ اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرت عُمَر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے زمانے میں ایک عابد نوجوان تھا جو ہر وَقْت مسجد شریف میں رہتا تھا، حضرت عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اسے بہت پسند کرتے تھے، اس نوجوان کا باپ بوڑھا تھا، وہ نوجوان نمازِ عشاء پڑھ کر اپنے باپ کے پاس چلا جاتا۔ مسجد اور اس کے گھر کے درمیان ایک عورت رہتی تھی، وہ اس نوجوان پر فَرِیفتہ (عاشق) ہو گئی اور روزانہ اس کے راستے میں رُکاوٹ بن کر کھڑی ہونے لگی، یہاں تک کہ ایک رات اس نوجوان کو اپنے دروازے تک لے گئی جب وہ اندر داخل ہونے لگا تو اسے اللہ پاک کی یاد آئی اور اُس کی زبان پر بے ساختہ یہ آیتِ مُبارکہ جاری ہو گئی:

1 . . . باحیا نوجوان، ص ۷ ملخصا

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک وہ جو ڈر والے ہیں جب انہیں کسی شیطانی خیال کی ٹھیس لگتی ہے ہوشیار ہو جاتے ہیں اسی وقت ان کی آنکھیں کُھل جاتی ہیں۔ (پ۹، الاعراف: ۲۰۱)

وہ غَش کھا کر گر پڑا، اس عورت نے اپنی باندی کو بلایا اور دونوں نے نوجوان کو گھسیٹتے ہوئے اس کے باپ کے دروازے پر لے جا کر ڈال دیا، باپ تاخیر محسوس کرتے ہوئے جب بیٹے کو تلاش کرنے نکلا تو دیکھا کہ وہ دروازے پر بے ہوش پڑا ہے، اس نے گھر کے دیگر افراد کو بلایا اور اسے اٹھا کر اندر لے گئے، جب رات گئے نوجوان کو ہوش آیا تو باپ نے پوچھا: بیٹا کیا ہوا؟ نوجوان بولا: اب خیریت ہے۔ باپ نے خدا کا واسطہ دے کر حقیقتِ حال دریافت کی تو نوجوان نے سارا معاملہ عرض کر دیا۔ باپ نے پوچھا: بیٹا! تم نے کون سی آیت پڑھی تھی؟ اس نے دوبارہ وہی آیت تلاوت کی تو پھر بے ہوش ہو گیا، جب اسے ہلا کر دیکھا تو روح جسم سے پرواز کر چکی تھی۔ چُنانچہ اسے غسل دے کر رات ہی کو دفن کر دیا گیا، صبح کو یہ بات امیرُ المومنین حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ تک پہنچی تو آپ اس کے والد کے پاس تَعزِیَت کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا: آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ انہوں نے عرض کی: اَمیرُ المومنین! رات کے وقت آپ کو تکلیف دینا گوارا نہیں سمجھا۔ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ چُنانچہ آپ چند افراد کے ساتھ اس کی قبر پر پہنچے اور فرمایا: اے فُلاں!

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رَبّ کے حُضُور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں۔ (پ۲۷، الرحمٰن: ۴۶)

اس نوجوان نے قبر کے اندر سے کہا: یا عمر! بے شک مجھے میرے رَبِّ کریم نے وہ دو جنّتیں دو مرتبہ عطا فرمادی ہیں۔[1]

مَحَبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی!
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی!
مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دَم
ترے خَوف سے یاخُدا یاالٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ
گناہوں سے ہر دَم بچا یاالٰہی!
(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس ایمان افروز حکایت سے کئی باتیں سیکھنے کو ملیں۔

عبادت وریاضت میں دل لگائیے!

پہلی بات یہ کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کا یہ معمول ہوتا تھا کہ وہ عبادت و ریاضت کی کثرت کرتے تھے۔ ہمیں بھی اس عادت کو اپنانا چاہیے۔ افسوس! آج ہم فُضُول کاموں میں وقت برباد کر دیتی ہیں بلکہ بعض نادان تو گناہوں بھرے کاموں میں بھی پڑ کر وقت اور آخرت برباد کرتی ہیں مگر نماز پڑھنے، تلاوت قرآن کرنے اور

1...شرح الصدور، ص۲۱۳

عبادات کرنے کا انہیں ٹائم نہیں ملتا۔

آج اگر خواتین کی طرف نظر کی جائے تو ان کی ایک تعداد ہے جو طرح طرح کے کاموں میں وقت گزار دیتی ہیں مگر نماز پڑھنے، ذکر واذکار کرنے، تلاوتِ قرآن کرنے اور دُرُود وسلام سمیت دیگر نیک کام کرنے سے بے پروا نظر آتی ہے۔ ☆آج گھر کی خواتین ایک ساتھ بیٹھ کر خاندانی مسائل پر گھنٹوں گفتگو کر لیتی ہیں مگر انہیں قرآنِ پاک کی تلاوت کے لیے وقت نہیں ملتا۔ ☆خواتین کی ایک تعداد ہے جو اِدھر اُدھر کے کاموں کے لیے خُوش ہو کر آسانی سے وقت نکال لیتی ہے ہاں مگر فرض نماز کے لیے وقت نکالنا اس کے لیے مسئلہ بن جاتا ہے۔ ☆خواتین کی ایک تعداد ہے جو گھر کی شاپنگ کے نام پر بار بار بازاروں کے چکر تو لگا لیتی ہے مگر انہیں قرآنِ پاک کی تلاوت کا موقع نہیں مل پاتا۔ ☆کپڑوں کے ڈیزائن، ریٹ اور کوالٹی، زیورات (Jewelry) کی خوبصورتی اور میچنگ پر گھنٹوں دوسری خواتین سے مُباحَثہ کرنے والی خواتین کی ایک تعداد ہے جو حُصولِ علمِ دین کے لیے تھوڑا سا بھی وقت نہیں نکال پاتی۔ ☆اخبارات، حیا سوز ناول اور بے حیائی و گناہوں سے بھرپور ڈراموں کی پوری پوری سیریل دیکھنے والیوں کی ایک تعداد ہے جسے ٹھیک طرح قرآن پڑھنا بھی نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے کی بھی کوشش نہیں کرتی۔ ☆گھر کے کام کاج، بچوں کی دیکھ بھال اور دیگر ضروریات سے جی چُرا کر سارا وقت موبائل فون میں مگن رہنے والیوں کی ایک تعداد ہے جسے فرض عُلُوم سے نہ تو دلچسپی ہے اور نہ ہی سیکھنے کا شوق۔ اَلْغَرَض! جدھر دیکھئے فُضُولیات میں وقت ضائع کرنے والوں کی ایک تعداد سرگرم ہے مگر دین سیکھنے، نماز پڑھنے، تلاوتِ قرآن کرنے، عبادت وریاضت کرنے

اور دوسرے نیک کاموں کے لیے وقت نکالنے والوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر نظر آتی ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ دلوں سے خوفِ خدا رخصت ہوتا جارہا ہے،اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ خَشیَّتِ الٰہی کی چاشنی سے محرومی بڑھ رہی ہے۔اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ دل کی زمین اللہ پاک کے ڈر سے خالی ہوتی جارہی ہے۔ہم نے ابھی سنا کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے مُبارَک دور کا وہ عبادت گُزار نوجوان جب شیطانی کام میں پڑنے لگا تھا تو اس کے دل میں بیدار ہونے والا خوفِ الٰہی کا جذبہ تھا جس نے اسے شیطانی کام سے بازرکھا اور آخرکار اس کا دَم ہی نکل گیا۔اے کاش کہ ہمیں بھی خوفِ الٰہی کا جذبہ نصیب ہوجائے۔اے کاش!ہمیں بھی دُنیا کی ناپائیداری کا حقیقی معنوں میں اِحساس ہوجائے،اے کاش!ہماری بھی غفلت کا پردہ چاک ہوجائے۔اے کاش!ہمیں بھی اُمّیدِ رحمت کے ساتھ ساتھ صحیح معنوں میں خوفِ خدا میسّر آجائے،اے کاش!بُرے خاتِمے کا ڈر ہمارے دل میں گھر کر جائے،اے کاش!ہمیں اپنے پَروَرْدَگار کی ناراضیوں کا ہر دم دھڑکا لگا رہے،اے کاش!نَزع کی سختیوں،مَوت کی تلخیوں،اپنے غسلِ میّت،تکفین وتدفین کی کیفیتوں اور مُردہ حالت میں اپنی بے بسیوں کا احساس ہوجائے۔اے کاش!قبر کی اندھیریوں اور وَحشتوں،منکَر و نکیر کے سُوالوں،قَبْر کے عذابوں کا غم ہمیں ہر وَقْت ستاتا رہے۔اے کاش!مَحْشَر کی گرمیوں اور گھبراہٹوں،پُل صراط کی دَہشتوں،بارگاہِ الٰہی کی پیشیُوں،میدانِ قِیامت میں چھوٹی چھوٹی باتوں کی بھی پُرسِشوں اور سب کے سامنے عیب کھلنے کی رُسوائیوں کا خوف دامن گیر ہوجائے۔اے کاش!جہنّم کی خوفناک چنگھاڑوں، دوزخ کی ہولناک سزاؤں،اپنے نازوں کے پلے بدن کی نزاکتوں اور جنّت کی عظیم نعمتوں

سے محرومیوں کا خوف ہمیں بے چین کرتا رہے اور اے کاش! یہ خوف ہمارے لئے ہدایت ورحمت کا ذَرِیعہ بن جائے۔ اللہ پاک ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں اپنا حقیقی ڈر عطا فرمائے۔ **آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عبادت گزار نوجوان کی جو ایمان افروز حکایت ہم نے سنی تھی اس سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ مرنے والوں میں سے بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جنہیں اللہ پاک یہ طاقت عطا فرما دیتا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں سے بھی جس سے چاہتے ہیں کلام کرتے ہیں۔ جیسا کہ جب حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اُس نوجوان سے تصدیق چاہی کہ وعدۂ الٰہی ہے کہ جو اپنے رَبّ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لئے دو جنّتیں ہیں، آیا تمہیں وہ جنّتیں مل گئیں؟ تو اُس نوجوان نے قبر کے اندر سے جواب دیا کہ اللہ پاک نے مجھے دو جنّتیں دو بار عطا فرما دی ہیں۔

ایک اور اہم بات یہ بھی پتہ چلتی ہے کہ اگر کسی میں شرم وحیا کا جذبہ بیدار رہے تو ہر طرح کے گناہوں سے بچنا ممکن ہے۔ اور اگر شرم وحیا نہ ہو تو بندوں کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہوں یا خود خالقِ کائنات کے نزدیک بے شرم انسان کو اُنہیں کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی۔ ابھی ہم نے سنا کہ وہ نوجوان پہلے پہل تو شیطان کے بہکاوے میں آگیا لیکن جیسے ہی اُسے قرآنِ پاک کی آیت یاد آئی اور اس کے ذہن میں آیا کہ یہ ایسا کام ہے جس سے میرا مالک وخالق ناراض ہوگا تو شرم اور ندامت کے مارے وہ بے ہوش ہوگیا۔ اور شرم وحیا اسی چیز کا نام ہے کہ ہر وہ کام جو رَبِّ کریم یا بندوں کے نزدیک

ناپسندیدہ ہو تو اسے چھوڑ دیا جائے۔

شرم وحیا کی اَہَمِّیَّت

اس میں کوئی شک نہیں کہ شرم وحیا ایک ایسا مضبوط حِصار ہے جو ذلت ورُسوائی کے تمام کاموں سے بچاتا ہے اور جب کوئی شرم وحیا کے اس دائرے سے تجاوز کر لے تو وہ بے شرمی اور بے حیائی کی گہرائیوں میں ڈوبتی چلی جاتی ہے۔

یوں تو انسان میں کئی عادتیں اور اوصاف پائے جاتے ہیں لیکن شرم وحیا ایک ایسا وَصف ہے کہ اگر لب ولہجے، عادات واطوار اور حَرَکات وسَکَنات سے یہ پاکیزہ وَصف مفقود ہو جائے تو دیگر کئی اچھے اوصاف اور عمدہ عادات پر پانی پھر جاتا ہے۔ دیگر کئی نیک اوصاف شرم وحیا کے ختم ہو جانے کی وجہ سے اپنی اَہَمِّیَّت کھو دیتے ہیں۔ اور ایسی خواتین دوسروں کی نظروں سے گر جاتی ہے۔

یاد رکھئے! دُکھ سُکھ، خُوشی غمی، غصے اور شفقت سمیت کئی اور اوصاف جانوروں میں بھی پائے جاتے ہیں جبکہ شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے جو صرف انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ جانوروں میں نہیں ہوتی۔ تو انسان وجانور کا فرق شرم وحیا کے ذریعے ہوتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی سے شرم وحیا جاتی رہے تو اب اس میں اور جانور میں کچھ خاص فرق نہیں رہ جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے دین نے شرم وحیا اپنانے کی بہت ترغیب دلائی ہے۔

شرم حیا کی اَہَمِّیَّت پر احادیثِ طَیِّبہ

آیئے! شرم وحیا کی اَہَمِّیَّت سے مُتَعَلِّق چند احادیثِ طَیِّبہ سنتی ہیں:

ارشاد فرمایا: بے شک حیا اور ایمان آپس میں ملے ہوئے ہیں، تو جب ایک اُٹھ

جاتا ہے تو دوسرا بھی اُٹھالیا جاتا ہے۔[1]

ارشاد فرمایا: بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔[2]

ارشاد فرمایا: بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! اسلام میں شرم وحیا کی کتنی اَہمیّت ہے، ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ ایمان وحیا آپس میں ملے ہوئے ہیں، جب ایک بھی ختم ہوتا ہے تو دوسرا خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ آج اسلام کے دشمنوں کی یہی سازش ہے کہ مسلمانوں سے کسی طرح چادرِ حیا کھینچ لی جائے، جب حیا ہی نہ رہے گی تو ایمان خود ہی رخصت ہو جائے گا۔

جب کہ ایک اور حدیثِ پاک میں ہے: حیا ایمان کا حصہ ہے۔[4] یعنی جس میں جتنا ایمان زیادہ ہو گا اتنی ہی وہ شرم وحیا والی ہو گی جبکہ جس کا ایمان جتنا کمزور ہو گا شرم وحیا بھی اس میں اتنی ہی کمزور ہو گی۔

شرم وحیا اور زمانۂ جاہلیت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم

---

1 - - - مستدرک، کتاب الایمان، باب اذا زنی العبد خرج منه الایمان، ۱/۱۷۶، حدیث: ۶۶

2 - - - ابن ماجه، کتاب الزهد، باب الحیاء، ۴/۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

3 - - - ابن ماجه، کتاب الزهد باب الحیاء، ۴/۴۶۱، حدیث: ۴۱۸۵

4 - - - مسند ابی یعلی، مسند عبد اللّٰه بن سلام، ۶/۲۹۱، حدیث: ۷۴۶۳

ہو گا کہ زمانۂ جاہلیت یعنی سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثتِ مُبارکہ سے پہلے کے زمانے میں عربوں میں بے حیائی اور بے شرمی عام تھی۔ مَرد و زَن کا اِختِلاط، عورتوں کے ناچ گانے سے محظوظ ہونا یہ سب اُس وَقت بھی عام تھا۔ عرب کے بڑے بڑے شُعرا عورتوں کی نازیبا حرکتوں اور اداؤں کا ذکر اپنی شاعری میں فخریہ کرتے تھے۔ اسی طرح بعض لوگ باپ کے مرنے پر مَعَاذَ اللہ باپ کی بیوی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کر لیتے۔ ان کے علاوہ بھی طرح طرح کی بے شرمی و بے حیائی کی رسمیں ان میں عام تھیں۔ اَلْغَرَض! جاہلیت کے مُعاشَرے کا شرم وحیا سے دُور دُور کا بھی تَعَلُّق نہیں تھا۔

شرم وحیا سے معمُور ماحول

لیکن جب پیکرِ شرم وحیا، جنابِ احمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو اپنی نورانی تعلیمات سے منوّر کرنے تشریف لائے تو آپ نے اپنی نگاہِ حیادار سے ایسا ماحول بنایا کہ ہر طرف شرم وحیا کی روشنی پھیلنے لگی، اب وہی مُعاشَرہ جسے حیا چُھو کے بھی نہیں گزری تھی وہاں شرم وحیا کا سازگار ماحول پیدا ہونے لگا، وہی مُعاشَرہ جہاں شرم وحیا کرنا عار سمجھا جاتا تھا اب اسی ماحول میں جنابِ حضرتِ عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ جیسے لوگ پیدا ہونے لگے کہ جن کے بارے میں خود حبیبِ خدا، سَرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تَسْتَحِیْ مِنْہُ الْمَلَائِکَۃُ عثمان سے تو آسمان کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔ (1)

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اور اِسی حیا پَرْوَر ماحول کا نتیجہ تھا کہ حضرت اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا بیٹا جنگ میں شہید

1۔۔۔ مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل عثمان بن عفان، ص ۱۰۰۴، حدیث: ۲۴۰۱

ہوگیا۔ یہ اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کیلئے نکلیں، لیکن اُس وقت بھی چہرے پر نقاب ڈالنا نہیں بھولیں، چہرے پر نقاب ڈال کر بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہوئیں تو اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی با پردہ ہیں؟ تو بی بی اُمِّ خَلَّاد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کہنے لگیں: **میں نے اپنا بیٹا ضرور کھویا ہے، مگر اپنی حیا نہیں کھوئی، وہ اب بھی باقی ہے۔** (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیکرِ شرم وحیا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماننے والوں میں شرم وحیا پر مبنی زبردست ماحول بنایا۔ آج ہم دیکھتی ہیں کہ شرم وحیا کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے، وہ لوگ جو شرمیلے ہوں، فطرتی طور پر حیا ان میں زیادہ ہو اور وہ اس کا اظہار کریں تو انہیں طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، ایسوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ شرم وحیا ایک ایسی صفت ہے کہ جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی خیر میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسی لیے رسولِ رحمٰن، محبوبِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: حَیا صرف خیر ہی لاتی ہے۔ (2)

جبکہ خود ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شرم وحیا کا کیا حال تھا، آیئے سنتی ہیں: چُنانچہ حضرت عمران بن حُصَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کہتے ہیں: رَسُولُ

1...ابو داود، کتاب الجهاد، باب فضل قتال...الخ، ۹/۳، حدیث: ۲۴۸۸ ملتقطا

2...مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، ص ۴۵، حدیث: ۳۷

اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کنواری، پردہ نشین لڑکی سے بھی زیادہ باحیا تھے۔[1] تو چونکہ آقا کریم، رسولِ رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خود شرم وحیا کے پیکر تھے اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی مُقدّس تعلیمات سے پورے مُعاشَرے کو حیادار اور باوَقار بنا دیا اور وہاں رہنے والا ہر ایک شرم وحیا کا پیکر بننے لگا۔

ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے کہ اگر ہم اپنے گھر میں شرم وحیا کا ماحول بنانا چاہتی ہیں تو پہلے ہمیں خود اپنے اندر شرم وحیا پیدا کرنا ہو گی۔☆اگر ہماری خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے بے پردگی سے بچیں تو پہلے ہمیں خود حیا کا پیکر بننا ہو گا۔☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے فلموں اور ڈراموں کے حیا سوز مناظر سے بچیں تو پہلے ہمیں خود فلموں ڈراموں کا بائیکاٹ کرنا ہو گا۔☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر والے محرم اور غیر محرم کے پردے کو یقینی بنائیں تو پہلے ہمیں خود اس کی پاسداری کرنی ہو گی۔☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں ایسا لباس نہ پہنا جائے جو شرم وحیا کے خلاف ہے تو پہلے ہمیں بھی ایسے لباسوں کو چھوڑنا ہو گا۔☆اگر ہم یہ چاہتی ہیں کہ ہمارے گھر میں کوئی ایسی بات نہ ہو جو شرم وحیا کے خلاف ہو تو پہلے ہمیں خود بھی فحش اور بے حیائی والی گفتگو سے بچنا ہو گا۔☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے نظریں جھکانے والے بنیں تو پہلے ہمیں اپنی نظریں جھکانے کی عادت بنانی پڑے گی۔☆اگر ہماری یہ خواہش ہے کہ ہمارے گھر والے گانے سننے سنانے سے بچیں تو پہلے ہمیں گانوں

1 … معجم کبیر، ۱۸/۲۰۶، حدیث:۵۰۸

باجوں سے اپنی نفرت ظاہر کرنی ہوگی۔☆**اگر ہماری یہ خواہش ہے** کہ ہمارے گھر والے پارکوں، شاپنگ سینٹرز اور بازاروں میں نہ گھومیں تو ہمیں خود بھی اس سے دور رہنا ہوگا۔ ☆**اگر ہماری یہ خواہش ہے** کہ ہمارے گھر والے بازاری گفتگو سے بچتے ہوئے مہذب زبان کا استعمال کریں تو پہلے ہمیں خود اس کا عملی پیکر بننا پڑے گا۔☆**اگر ہم یہ چاہتی ہیں** کہ ہمارے گھر والے مخلوق سے بھی شرم و حیا کریں اور خود خالقِ کائنات سے بھی شرم و حیا کریں تو پہلے ہمیں خود یہ وَصف اپنے اندر پیدا کرنا ہوگا۔ اس کے بعد گھر میں حیاساز ماحول پیدا کرنا آسان ہوگا۔ امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: حیا کی نَشو و نُما میں ماحول اور تَربِیَت کا بہت عمل دَخْل ہے۔ حیادار ماحول میسّر آنے کی صورت میں حیا کو خوب نکھار ملتا ہے جبکہ بے حیالوگوں کی صحبت قلب و نگاہ کی پاکیزگی سَلْب کر کے بے شرم (بے۔شَر۔م) کر دیتی ہے اور بندہ بے شُمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ حیا ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں نیک نامی و بدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیالوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیّت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی ننگ و عار محسوس نہیں کرتے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ شرم و حیا کو بڑھانے کے

1 . . . باحیا نوجوان، ص ۱۲

لیے شرم وحیا سے ہم آہنگ ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گھر میں دینی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ حکمتِ عملی کے ساتھ گھر میں درسِ فیضانِ سنت کا انتظام کروائیں، اور وقتاً فوقتاً گھر والوں کو شرم وحیا پر اُبھارنے والے واقعات سنائیں۔

شرم وحیا اور ہمارا مُعاشَرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ ہمارا مُعاشَرہ بُری طرح بے حیائی (Shamelessness) کی لپیٹ میں آچکا ہے، فَحاشی وعُریانی (Nudity & Obscenity) کی تُند و تیز ہوائیں شَرم وحَیا کی چادر کو تار تار کر رہی ہیں، دورِ جدید کی خُرافات نے غیرت (Modesty) کا جَنازہ نِکال دیا ہے، اس نام نہاد ترقّی نے بے حیائی کو فیشن کا نام دے کر میڈیا کے ذریعے گھر گھر میں پہنچادیا ہے، مغرب سے آنے والی اندھی تہذیب شرم وحیا کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلم مُعاشَرے میں بھی بے حیائی کا چلن عام ہو رہا ہے۔ آج تفریح گاہوں میں بے حیائیوں کے مناظر عام ہیں اور مزید بڑھ رہے ہیں۔ آج خواتین کی ایک تعداد ہے جو شرم وحیا کی چادر کو گھر رکھ کر بازاروں میں سرِ عام بے حیائی کو فروغ دیتی نظر آتی ہے اور وہ لوگ جن کی آنکھوں سے شرم وحیا کا سُرمہ اُڑ چکا ہے وہ ایسیوں کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے نظر آتے ہیں۔ پہلے تو فلموں اور ڈراموں کے حیاسوز مناظر صرف ٹی وی اور سینما گھروں کی اسکرینوں پر ہوتے تھے مگر آج موبائل کی سہولت نے ہر ایک کی ان تک رسائی عام کردی ہے۔ آج اجنبیہ اجنبی کے ساتھ اکیلی ہونے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتی حالانکہ یہ سخت

حرام ہے۔ آج اجنبی اور اجنبیہ باہم ملاقات کرتے، ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اور بے شرمی سے مسکراتے نظر آتے ہیں، آج شرعی پردے کو پُرانے دور کے رَواج میں شُمار کیا جارہا ہے۔ آج مسلمان عورت بن سنور کر بناپردے کے باہر نکلنے میں فخر محسوس کرتی ہے۔ اب تو موبائل کی صورت میں بے شرمی و بے حیائی کو عام کرنے کا آلہ بھی ہر ایک کو تھمادیا گیا ہے۔

منگنی کے بعد لڑکے لڑکی کا میل جول

اَلْغَرَض! حالات خراب سے خراب تر ہوتے جارہے ہیں، اس کا ایک بنیادی سبب علمِ دین سے دُوری بھی ہے جو مزید بے راہ رَوِی کو اُبھارتی ہے۔ اسی علمِ دین سے دُوری اور جہالت کی فروانی کا نتیجہ ہے کہ منگنی ہو جانے کے بعد لڑکے اور لڑکی کیلئے ایک دوسرے کو دیکھنے، ایک دوسرے سے بات چیت کرنے اور میل جول رکھنے کے معاملے میں شَرْعی رُکاوٹیں ختم کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ منگنی کے بعد بھی جب تک نکاح نہیں ہو جاتا لڑکا لڑکی ایک دوسرے کیلئے بالکل اسی طرح اجنبی اور نامَحْرم ہیں جیسے منگنی سے پہلے تھے، لہٰذا نکاح ہونے کے بعد ہی اُن دونوں کیلئے ایک دوسرے سے بے حجابی و گفتگو وغیرہ جائز ہوگی، جب تک نکاح نہیں ہو جاتا یہ دونوں میاں بیوی نہیں اور نہ ہی ایک دوسرے کے والدین ان کیلئے سُسر وساس ہیں۔ منگنی کے باوُجود اُنہیں آپس میں بھی پردہ کرنا ہوگا اور ایک دوسرے کے والدین سے بھی شَرْعی پردے کا لحاظ رکھنا ہوگا۔ بدقسمتی سے ہمارے مُعاشَرے میں منگنی کی آڑ میں پردے سے مُتَعَلِّق شَرْعی احکامات کو پہلے سے بڑھ کر نظر انداز کیا جاتا ہے، ایک دوسرے کو نہ صرف آزادانہ دیکھتے ہیں بلکہ بات چیت، ہنسی مذاق

اور ایک دوسرے کے ساتھ تنہا گھومنے پھرنے وغیرہ کے سلسلے زور و شور سے شروع ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ ناجائز و حرام اور جہنّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ ایک بار پھر ذہن نشین فرما لیجئے کہ منگنی ہو جانے کے باوجود بھی ابھی تک یہ دونوں ایک دوسرے کے لیے اجنبی ہی ہیں۔

غیر مَحرم کے ساتھ تنہائی کی مُمانعت

اور رسولِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز کسی ایسی غیر مَحرم عورت کے ساتھ خَلْوت اختیار نہ کرے جس کے ساتھ اُس کا مَحرم مرد نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حیا پیدا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ہم بزرگوں کی شرم وحیا کے واقعات سنیں اور خود میں عمل کا جذبہ بیدار کریں۔ ہمارے بزرگوں کی شرم وحیا کیسی تھی، آیئے! اس کے کچھ واقعات مع تبصرہ سنتی ہیں۔

عثمانِ باحیا کی شرم وحیا

چُنانچہ حضرت حسن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی شرم وحیا کی شِدَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اگر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کسی کمرے میں ہوتے اور اس کا دروازہ بھی بند ہوتا تب بھی نہانے کے لئے کپڑے نہ اتارتے اور حیا کی

---

1 ... مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۱۰۱، حدیث: ۱۴۶۵۷

وجہ سے کمر سیدھی نہ کرتے تھے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ایک طرف حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ہیں جو تنہائی میں بھی شرم وحیا کالحاظ رکھتے جبکہ دوسری طرف ہماری ایک تعداد ہے جو تنہائی تو کیا سب کے سامنے بھی شرم وحیا کے دائرے سے باہر نکلنے کی کوشش کرتی دکھائی دیتی ہیں، کبھی مختصر اور باریک لباس پہن کر، کبھی شادیوں میں مرد وخواتین کی مکس ناچ گانے کی محفلیں سجا کر اور کبھی نگاہوں کو حرام سے بھر کر شرم وحیا کا سرِعام جنازہ نکالتی نظر آتی ہے۔ آیئے! دعا کرتی ہیں کہ یااللہ پاک تجھے حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی حیا کا واسطہ ہمیں بھی شرم وحیا کی نیک عادت عطا فرمادے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

آیئے! شرم وحیا پر مشتمل ایک اور واقعہ سنتی ہیں،

آنکھوں سے پیاری رضائے الٰہی

چُنانچہ اپنے زمانے کے مشہور ولی حضرت یونس بن یوسف رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جوان تھے، اکثر وقت مسجد میں ہی گزارتے تھے ایک مرتبہ مسجد سے گھر آتے ہوئے اچانک ایک عورت پر نظر پڑی اور دِل اس طرف مائل ہوا لیکن پھر فوراً ہی شرمندہ ہو کر تائب ہوئے اور بارگاہِ الٰہی میں یوں دُعا کی: "اے میرے پاک پَرْوَرْدگار! آنکھیں اگرچہ بہت بڑی نعمت ہیں، لیکن اب مجھے خطرہ محسوس ہونے لگا ہے کہ کہیں یہ میری ہلاکت کا باعث نہ بن جائیں اور میں ان کی وجہ سے عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤں، میرے مالک! تُو میری بینائی

1- - - مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، ۱/۱۶۰، حدیث: ۵۴۳

سلب کر لے چُنانچہ ان کی دعا قبول ہوئی اور وہ نابینا ہو گئے۔[1]

گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا
مجھے بخش دے کر کرم یا الٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۱۰)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کے ولی حضرت یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نظر کا اچانک کسی عورت پر پڑ جانا، ان کا بینائی ختم کرنے کی دعا کرنا اور بینائی کا چلے جانا یہ انہی کا ہی حصہ تھا۔ بہر حال ہمیں اتنا تو چاہیے کہ ہم اپنی آنکھوں کو ہر اُس کام سے بچائیں جو شرم و حیا کے خلاف ہو۔ آئیے! ایک اور واقعہ سنتی ہیں:

حضرت عمر بن عبد العزیز کی حیا

چُنانچہ ایک بزرگ کا بیان ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ محتاط گفتگو فرماتے تھے، ایک بار آپ کی بغل میں پھوڑا نکل آیا۔ ہم اس کے مُتَعَلِّق آپ سے پوچھنے کے لئے آئے تا کہ دیکھیں کہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ چنانچہ ہم نے پوچھا کہ کہاں نکلا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ کے اندرونی حصے میں۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس روایت میں بھی ہمارے لیے عبرت کے کئی نِکات ہیں، ☆ حضرت عمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شرم و حیا ایسی تھی کہ وہ بغل کا تذکرہ کرنے سے کترا رہے ہیں، جبکہ آج ہماری ایک تعداد ہے جو باتوں باتوں میں بڑے فحش

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والاربعون بعد المائۃ، ۱۶۵ ملخصا

2 ... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ السابعۃ الفحش ... الخ، ۱۵۱/۳

اور خراب جملے بڑی ڈھٹائی سے کہتی چلی جاتی ہے اور انہیں اس کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

☆ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ عالی شان ہے: **اَلْجَنَّۃُ حَرَامٌ عَلٰی کُلِّ فَاحِشٍ اَنْ یَّدْخُلَھَا** ہر فحش کلام کرنے والے پر جنّت کا داخلہ حرام ہے۔[1]

☆ جبکہ حضرت ابراہیم بن مَیْسَرہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: منقول ہے کہ فحش گو (بدگوئی کرنے والے) کو بروزِ قیامت کتے کی صورت میں یا کتے کے پیٹ میں لایا جائے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! فحش گوئی سمیت دیگر برائیوں سے بچنے اور شرم وحیا سمیت کئی نیک خصلتیں پیدا کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جایئے۔

سنّت کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[3]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

1... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت، ۷/۲۰۴، حدیث:۳۲۵

2... احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، الآفۃ السابعۃ...الخ، ۳/۱۵۱ ملتقطا

3... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

بیٹھنے کی چند سنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیٹھنے کی چند سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆چار زانو (یعنی پالتی مار کر) بیٹھنا ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ثابت ہے۔ ☆جہاں کچھ دھوپ اور کچھ چھاؤں ہو وہاں نہ بیٹھیں۔ اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تم میں سے کوئی سائے میں ہو اور اس پر سے سایہ رخصت ہو جائے اور وہ کچھ دھوپ کچھ چھاؤں میں رہ جائے تو اسے چاہئے کہ وہاں سے اٹھ جائے۔[1] قبلہ رُخ ہو کر بیٹھیں۔[2] ☆اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مَوْلانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: پیر واستاذ کی نشست پر ان کی غیبت (یعنی غیر موجودگی) میں بھی نہ بیٹھے۔[3] ☆جب کبھی اِجتماع یا مَجْلِس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ ☆جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیں آپ کے قدم آرام پائیں گے۔[4] ☆مجلس سے فارغ ہو کر یہ دعا تین بار پڑھ لیں تو گناہ معاف ہو جائیں گے اور جو اسلامی بہن مجلسِ خیر و مجلسِ ذکر میں پڑھے تو اس کیلئے اس خیر پر مہر لگا دی جائے گی۔ وہ دعا یہ ہے: "**سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ**" ترجمہ: تیری ذات پاک ہے اور اے اللہ! تیرے ہی لئے تمام خوبیاں ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا

1…ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی الجلوس بین الظل والشمس، ۳۳۸/۴، حدیث: ۴۸۲۱

2…رسائل عطاریہ، حصہ ۲، ص۲۲۹

3…فتاوی رضویہ، ۳۶۹/۲۴، ۴۲۴

4…جامع صغیر، ص۴۰، حدیث: ۵۵۴

ہوں۔[1] ☆ جب والدین آئیں تو تعظیماً کھڑے ہو جانا ثواب ہے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِیْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

1۔۔۔ابو داؤد، کتاب الادب، باب فی کفارۃ المجلس، ۴/۳۴۷، حدیث: ۴۸۵۷

بیان:2 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس(50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مُصافَحہ کروں گا۔[1]

بیکار گفتگو سے مِری جان چُھوٹ جائے ہر وقت کاش! لب پہ دُرود و سلام ہو
آقا غمِ مدینہ میں رونا نصیب ہو ذکرِ مدینہ لب پہ مِرے صبح و شام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زِیادہ اتنا ثواب بھی زِیادہ۔

1…القربۃ، ابن بشکوال، ص۹۱، حدیث:۹۰

2…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مُناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوْا اللّٰـهَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پَست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سُن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے **"جنّت کی قیمت"**، جنّتی محلات کیسے ملیں گے؟ صُلْح کے بارے میں آیت اور فرامینِ رسول، جنّت کی جھلکیاں، رُوٹھا ہوا شخص کیسے مانا، نیکی کی دعوت دینے کے فائدے، سرمایہ دار اللہ والا کیسے بنا، جنّت میں کون کون جائے گا، اللہ والوں کی نماز سے مَحبّت کے واقعات اور اس کے علاوہ کئی نِکات بیان کئے جائیں گے۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جنّتی محلات کی قیمت

حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے مروی ہے: ایک دن رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان جلوہ فرما تھے کہ اچانک مسکرا دیئے حتّٰی کہ آپ کے سامنے کے دندان مُبارَک ظاہر ہوگئے۔ یہ دیکھ کر حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟ ارشاد فرمایا: میری امت کے دو شخص اللہ کریم کی بارگاہ میں گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے تو ان میں سے ایک کہے گا: اے میرے پَروَرْدگار! اس سے میرا حق دلوا۔ اللہ کریم دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا حق دو۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میرے پاس تو کوئی نیکی نہیں بچی۔ اللہ کریم مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: تمہارے بھائی کے پاس تو کوئی نیکی نہیں ہے اب تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! یہ میرے گناہ اپنے سر لے لے۔ اتنا فرمانے کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک آنکھوں سے آنسو رواں ہوگئے، پھر ارشاد فرمایا: بے شک وہ ایک بڑا دن ہے جس میں لوگ اس بات کے محتاج ہوں گے کہ کوئی ان کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ کریم مطالبہ کرنے والے سے ارشاد فرمائے گا: اپنی نظر اٹھا کر جنّت میں دیکھ۔ وہ کہے گا: اے میرے پروردگار! میں چاندی سے بنے شہر اور سونے سے بنے محلات دیکھتا ہوں کہ جن میں موتی جڑے ہوئے ہیں، یہ کس نبی کے لئے؟ یا کس صدیق کے لئے؟ یا کس شہید کے لئے ہیں؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: یہ اس کے لئے ہیں جو اس کی قیمت ادا کرے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے

پروردگار! اس کی قیمت کس کے پاس ہوگی؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تمہارے پاس اس کی قیمت ہے۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! وہ کیا ہے؟ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: تمہارا اپنے بھائی کو معاف کر دینا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں نے اپنے بھائی کو معاف کیا۔ اللہ کریم ارشاد فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور جنّت میں داخل ہو جا۔ یہ فرمانے کے بعد آقائے نامدار، مکے مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ کریم سے ڈرو اور آپس میں صُلْح صفائی رکھو کیونکہ رَبِّ کریم قیامت کے دن مؤمنین کے درمیان صُلْح کرائے گا۔[1]

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یاربّ پڑوس خُلد میں سرْوَر کا ہو عطا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک کے ضمن میں کئی نِکات موجود ہیں۔ آیئے! ان میں سے چند نِکات سنتی ہیں:

جو ہو چکا ہے جو ہو گا حضور جانتے ہیں

(1) پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ قیامت ابھی قائم نہیں ہوئی، میدانِ محشر کے معاملات، بندوں کے حساب و کتاب اور جزا و سزا کے فیصلے کا وقت ابھی آنا باقی ہے، مگر قربان جایئے! نگاہِ مصطفےٰ اور علمِ مصطفےٰ کی شان و عظمت پر! رَبِّ کریم کی عطا سے غیب کی خبریں دینے والے مکّی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت سے پہلے ہی قیامت

1 ... مستدرک، کتاب الاھوال، باب اذالم یبق من الحسنات ... الخ، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸

میں ہونے والے واقعات کو نہ صرف مُلاحظہ فرمالیا بلکہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے اس کا اظہار بھی فرمایا۔

تم کو علمِ غیب مولا نے عطا فرما دیا
کر دیا ہر جا پہ حاضر اور ناظر یانبی!

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۷۸)

حُقُوق کا معاملہ بڑا سخت ہے

(2) دوسری بات یہ ہے کہ بندوں کے حُقُوق کا معاملہ بہت نازک ہے کہ میدانِ مَحْشَر میں ایک بندہ اپنا حق طلب کرنے کے لئے دوسرے بندے کے خلاف بارگاہِ الٰہی میں دعویٰ کرے گا۔ افسوس! دین سے دُوری اور بے عملی کے سبب اب لوگوں نے بندوں کے حُقُوق کے معاملے کو بہت ہلکا سمجھ لیا ہے، مثلاً کہیں والدین بچّوں کو ان کے حُقُوق دینے پر راضی نہیں تو کہیں اولاد ماں باپ کے حُقُوق پر ڈاکہ ڈالے ہوئے ہے، کہیں بیوی اپنے شوہر کے حُقُوق میں کوتاہی کر رہی ہے تو کہیں شوہر بیوی کے حُقُوق ادا کرنے سے جان چھڑا رہا ہے، کہیں رشتے داروں میں حُقُوق کی ادائیگی کے معاملے میں سالوں سے جنگ جاری ہے تو کہیں پڑوسیوں کے حُقُوق میں کوتاہی ہو رہی ہے۔ یاد رکھئے! یہاں اگر کسی نے کسی کا حق مارا ہے تو عقلمندی اسی میں ہے کہ وہ یہیں پر ادا کر دے یا معاف کروالے ورنہ آخرت میں شدید رُسوائی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، چُنانچہ

رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم لوگ ضرور حق داروں کو ان کے حُقُوق سپرد کروگے حتّٰی کہ بے سینگ بکری کا سینگ

والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔ [1] مطلب یہ کہ اگر تم نے دُنیا میں لوگوں کے حُقُوق ادا نہ کئے تو ہر صورت میں قِیامت میں ادا کرو گے، یہاں دُنیا میں مال سے اور آخرت میں اعمال سے، لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ دُنیا ہی میں ادا کر دو ورنہ پچھتانا پڑے گا۔ حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جانور (Animals) اگرچِہ شرعی احکام کے مُکلَّف (یعنی پابند) نہیں ہیں مگر حُقُوقُ الْعِباد (آپس کے حُقُوق) جانوروں کو بھی ادا کرنے ہوں گے۔ [2]

روزِ محشر شہا! مجھ گنہگار کا
آپ رکھنا بَھرم، تاجدارِ حرم
(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۲۵۰)

صلح صفائی کروانا بہترین کام ہے

(3) تیسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آپس میں صُلْح صفائی سے رہنا اللہ کریم کو بہت پسند ہے، رَبِّ کریم قیامت کے دن بھی اپنے بندوں کے درمیان صُلْح کروا کر انہیں جنّت میں داخلہ عطا فرمائے گا، ☆اگر ہم اللہ کریم کو راضی کرنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو راضی کرنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم اللہ پاک سے ڈرتی ہیں، ☆اگر ہم مُعاشَرے کو پُرامن (Peaceful) دیکھنا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم جنّت میں داخل ہونا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم جنّتی نعمتوں سے لُطف اُٹھانا چاہتی ہیں، ☆اگر ہم

---

1 ... مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۷۰، حدیث: ۶۵۸۰

2 ... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۶۷۴

قیامت کے دن کی ذِلّت ورُسوائی سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم خود آپس میں صُلح کرتے رہنے کی عادت بنائیں۔ اور اس پیارے عمل کو خوب خوب عام بھی کریں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! صُلح کروانا ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنَّت ہے اور اللہ کریم نے قرآنِ کریم میں بھی صُلح کروانے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے، چُنانچہ پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرات کی آیت نمبر 10 میں ارشادِ باری ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ ﴿۱۰﴾ (پ۲۶، الحجرات:۱۰)

ترجمۂ کنزُالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صُلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رَحمت ہو۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی صُلح کروانے کے کئی فضائل بیان ہوئے ہیں۔

چُنانچہ ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے اَفضل عمل نہ بتاؤں؟ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ضَرور بتایئے۔ اِرشاد فرمایا: وہ عمل آپس میں رُوٹھنے والوں میں صُلح کرا دینا ہے کیونکہ رُوٹھنے والوں میں ہونے والا فَساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔ (۱)

یاد رہے! مسلمانوں میں وہی صُلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صُلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ جائز نہیں ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، حضورِ اَقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صُلح کروانا جائز ہے مگر وہ صُلح (جائز نہیں) جو حرام کو حلال کر

1 … ابو داود، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، ۴/۳۶۵، حدیث: ۴۹۱۹

دے یا حلال کو حرام کر دے۔[1]

اللہ پاک شریعت کی حُدود میں رہتے ہوئے ہمیں اسلامی بہنوں کے درمیان صُلح کروانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم جنّت کی قیمت کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ آیئے! جس جنّت کے بارے میں ہم سن رہی ہیں اسی جنّت کی چند ایمان افروز جھلکیاں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ

جنّت کی جھلکیاں

امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مشہورِ زمانہ تالیف "**غیبت کی تباہ کاریاں**" صفحہ نمبر 98 پر تحریر فرماتے ہیں: ☆اگر جنّت کی کوئی ناخُن بھر چیز دُنیا میں ظاہر ہو تو تمام آسمان و زمین اُس سے آراستہ ہو جائیں، ☆اگر جنّتی کا کنگن ظاہر ہو تو آفتاب (سُورج) کی روشنی مٹا دے، جیسے سُورج ستاروں کی روشنی مٹا دیتا ہے، ☆جنّت کی اتنی جگہ جس میں کوڑا (چابُک، دُرّہ) رکھ سکیں دُنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اُس تمام سے بہتر ہے، ☆جنّت کی دیواریں سونے اور چاندی کی اینٹوں اور مُشک کے گارے سے بنی ہیں، ☆جنتیوں کو جنّت میں ہر قسم کے لذیذ سے لذیذ کھانے ملیں گے، جو چاہیں گے فوراً ان کے سامنے موجود ہو گا، ☆اگر کسی پرند کو دیکھ کر اس کے گوشت کھانے کو جی ہو تو اُسی وقت بُھنا ہوا اُن کے پاس آجائے گا،

1…ابو داود، کتاب الاقضیۃ، باب فی الصلح، ۳/۴۲۵، حدیث:۳۵۹۴

☆اگر پانی وغیرہ کی خواہش ہو تو کوزے خود ہاتھ میں آجائیں گے، ان میں ٹھیک اندازے کے مُوافق پانی، دودھ، شراب، شہد ہوگا کہ ان کی خواہش سے ایک قطرہ کم نہ زیادہ، بعد پینے کے خود بخود جہاں سے آئے تھے چلے جائیں گے، ☆وہاں کی شراب دُنیا کی سی نہیں جس میں بدبُو، کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے اور پینے والے بے عقل ہو جاتے ہیں، آپے سے باہَر ہوکر بیہودہ بکتے ہیں، وہ پاک شراب اِن سب باتوں سے پاک ہے، وہاں نَجاست، گندگی، پاخانہ، پیشاب، تھوک، رینٹھ، کان کا میل، بدن کا میل بِالکل نہ ہوں گے، ☆ایک خُوشبو دار فَرحت بخش ڈکار آئے گی، خُوشبو دار فرحت بخش پسینہ نکلے گا، ☆سب کھانا ہضم ہوجائے گا، ☆ڈکار اور پسینے سے مُشک کی خُوشبو نکلے گی، ☆ہر وَقت زَبان سے تسبیح و تکبیر ارادے اور بغیر ارادے کے سانس کی طرح جاری ہوگی، ☆کم سے کم ہر شخص کے سرہانے دس ہزار خادِم کھڑے ہونگے، خادِموں (Servants) میں ہر ایک کے ایک ہاتھ میں چاندی کا پیالہ ہوگا اور دوسرے ہاتھ میں سونے کا اور ہر پیالے میں نئے نئے رنگ کی نعمت ہوگی، جتنا کھاتا جائے گا لذّت میں کمی نہ ہوگی بلکہ زیادَتی ہوگی، ہر نوالے میں ستَّر مزے ہوں گے، ہر مزہ دوسرے سے مُمتاز، وہ مزے ایک ہی ساتھ محسوس ہوں گے، ایک کا احساس دوسرے سے روکنے والا نہ ہوگا، ☆جنتیوں کے نہ لباس پُرانے پڑیں گے، نہ ان کی جوانی فنا ہوگی، ☆اگر جنّت کا کپڑا دُنیا میں پہنا جائے تو جو دیکھے بے ہوش ہوجائے، اور لوگوں کی نگاہیں اس کو برداشت نہ کرسکیں، ☆اگر کوئی حُور سمندر میں تھوک دے تو اُس کے تھوک کی مٹھاس کی وجہ سے سمندر میٹھا ہوجائے اور ایک روایت ہے کہ اگر جنّت کی عورت

سات سمندروں میں تھوکے تو وہ شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں، ☆سر کے بال اور پلکوں اور بھَوؤں کے سوا جنّتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے، سب بے رِیش ہوں گے، سُرمہ لگی آنکھیں، تیس(30) برس(Thirty years) کی عُمر کے معلوم ہوں گے، کبھی اس سے زیادہ معلوم نہ ہوں گے، ☆پھر لوگ اللہ کریم کے حکم سے ایک بازار میں جائیں گے جسے فرشتے گھیرے ہوئے ہیں، اُس میں وہ چیزیں ہوں گی کہ ان کی مثل نہ آنکھوں نے دیکھی نہ کانوں نے سنی، نہ دلوں پر ان کا خیال گزرا، اس میں سے جو چیز چاہیں گے، اُن کے ساتھ کر دی جائے گی اور خرید و فروخت نہ ہو گی، ☆جنّتی اس بازار میں باہم ملیں گے، چھوٹے مرتبے والا بڑے مرتبے والے کو دیکھے گا، اس کا لباس پسند کرے گا، ابھی گفتگو ختم بھی نہ ہو گی کہ خیال کرے گا، میرا لباس اُس سے اچھا ہے اور یہ اس وجہ سے کہ جنّت میں کسی کے لیے غم نہیں، ☆جنّتی باہم ملنا چاہیں گے تو ایک کا تخت دوسرے کے پاس چلا جائے گا، ☆اُن میں اللہ کریم کے نزدیک سب میں عزّت والا وہ ہے جو اللہ پاک کے وجہِ کریم کے دیدار سے ہر صبح و شام مُشَرَّف ہو گا، ☆جب جنّتی جنّت میں جالیں گے اللہ پاک اُن سے فرمائے گا: کچھ اور چاہتے ہو جو تم کو دوں؟ عرض کریں گے: تُو نے ہمارے منہ روشن کیے، جنّت میں داخِل کیا، دوزخ سے نَجات دی۔ اُس وقت پردہ کہ مخلوق پر تھا اُٹھ جائے گا تو دیدارِ الٰہی سے بڑھ کر انھیں کوئی چیز نہ ملی ہو گی۔

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یارَبّ　　　پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یارَبّ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۸۲)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! جنّت کیسی حَسین و دلکش ہے اور رَبِّ کریم نے اس میں کیسی کیسی عظیمُ الشّان نعمتیں رکھی ہیں، لہٰذا اگر ہم بھی جنّت کی ان عظیمُ الشّان نعمتوں میں سے حصّہ پانا چاہتی ہیں، اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہمارا آخری ٹھکانہ جنّت ہو تو ہمیں جیتے جی جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے ہوں گے۔ ایک عمل تو آپ نے سنا کہ صُلْح کروانا جنّت میں لے جانے والا عمل ہے۔ آیئے! جنّت میں لے جانے والے مزید چند اعمال کے بارے میں سنتی ہیں۔

(1) تَعْزِیَت کرنا

تَعْزِیَت کرنا یعنی مصیبت زدہ آدمی کو صبر کی تلقین کرنا ایک بہت ہی پیارا اور جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، چُنانچہ

حضرت جابر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو کسی غم زدہ شخص سے تَعْزِیَت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ پاک اسے تقوے کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تَعْزِیَت کرے گا اللہ پاک اسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دُنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[1]

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اپنی اسلامی بہنوں سے تَعْزِیَت کرکے جنّت میں لے جانے والے اس عمل کو اپنائیں اور اس کی بر کتیں پائیں۔ ☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تَعْزِیَت کرنے کی بَرَکت سے اللہ پاک خُوش ہوتا ہے، ☆ تَعْزِیَت کرنے کی بَرَکت سے سنتِ رسول پر

1 … معجمِ اوسط، ٦/٤٢٩، حدیث: ٩٢٩٢

عمل کا ثواب ملتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے محبتیں عام ہوتی ہیں، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے دُکھی دلوں کو سُکون ملتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے غم ہلکا ہوتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مصیبت زدہ اسلامی بہن تَعزِیَت کرنے والی اسلامی بہن کو اپنا محسوس کرتی ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے آپس کی دُشمنیاں اور نفرتیں اپنی موت آپ مرجاتی ہیں، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے رشتے داری کا گلشن ہرا بھرا رہتا ہے، ☆تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے وابستہ اسلامی بہنوں میں اضافہ ہونے لگتا ہے اور تَعزِیَت کرنے کی بَرَکت سے مَدَنی ماحول سے کسی غلط فہمی کے سبب دُور ہو جانے والی اسلامی بہنیں دوبارہ اس پاکیزہ ماحول سے وابستہ ہو جاتی ہیں۔ آیئے! اس ضمن میں سیرتِ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا ایک ایمان تازہ کرنے والا واقعہ سنتی ہیں، چُنانچہ

روٹھا ہوا مان گیا

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں: بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی فائدے دیکھے جاتے ہیں، چُنانچہ یہ اُن دنوں کی بات ہے جن دنوں نُور مسجد کاغذی بازار کراچی میں میری اِمامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دُور دُور رہنے لگے مگر مجھے اندازہ نہ تھا، ایک دن فجر کے بعد مجھے ان کے والد صاحب کی وفات (Death) کی خبر ملی میں فوراً ان کے گھر پہنچا، ابھی غُسلِ میّت بھی نہ ہوا تھا، دُعا فاتحہ کی اور لَوٹ آیا، نمازِ جنازہ میں شریک ہو کر قبرستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا، اس کے فوائد تصوُّر سے بھی بڑھ کر حاصل ہوئے، چُنانچہ اس اسلامی

بھائی نے خود ہی اِنکشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے بہکایا تھا، اس کی باتوں میں آکر میں آپ سے دُور ہو گیا اور اتنا دُور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چُھپ جاتا تھا، لیکن میرے پیارے والد صاحب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بد دِل کیا تھا وہ میرے والدِ مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا، اس واقعے کو کوئی 35 سال کا عرصہ گُزر چکا ہوگا وہ اسلامی بھائی آج بھی بہت مَحَبَّت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں، تنظیمی طور پر کام بھی کرتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں، مگر ان کے بال بچّے، دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطاری ہیں، چھوٹے بھائی دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار ہیں جبکہ بڑے بھائی بھی باعمامہ تھے۔[1]

مَسْلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادری ۔۔۔ تدبیر تیری تام ہے الیاس قادری
سر پہ عمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نُور ہے ۔۔۔ جو بھی تیرا غلام ہے الیاس قادری
ہے دعوتِ اسلامی کی دُنیا میں دھوم دھام ۔۔۔ مقبول تیرا کام ہے الیاس قادری
تنہا چلا تُو ساتھ ترے ہو گیا جہاں ۔۔۔ میٹھا تیرا کلام ہے الیاس قادری

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) لوگوں تک عِلْمِ دین کی بات پہنچانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! لوگوں تک عِلْمِ دِین کی باتیں پہنچانا بھی اَجْر و ثَواب کا کام ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جو خُوش نصیب یہ مُبارَک عَمَل بجالاتی ہیں انہیں نبیِّ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی خُوشخبری عطا فرمائی ہے، چُنانچہ

1 . . . فیضانِ بابا بُلّھے شاہ، ص ۴۳

نبیِّ اکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے تاکہ اُس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بدمذہبی دُور کی جائے تو وہ جنّتی ہے۔[1]

کرم سے "نیکی کی دعوت" کا خُوب جذبہ دے
دُوں دُھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۷۷)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! لوگوں تک علمِ دین کی باتیں پہنچانا یعنی نیکی کی دعوت دینا کس قدر بہترین عمل ہے کہ اس کی برکت سے رَبِّ کریم جنّت کی نعمت عطا فرمادیتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی جنّت حاصل کرنے کے لئے ہر جگہ اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی رہیں، کیونکہ

نیکی کی دعوت دینے کے فائدے

☆نیکی کی دعوت دینا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سُنّت ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا اللہ والوں کا طریقہ رہا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا بہترین عبادت ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا صدقۂ جاریہ کا ذریعہ ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا دوسروں کے ساتھ ساتھ اپنی بھی اصلاح کا باعث بنتا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا اپنی اسلامی بہن کے ساتھ عظیم خیر خواہی ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا درجات کی بلندی کا باعث ہے، ☆نیکی کی دعوت دینا اللہ کریم کی بارگاہ میں پسندیدہ

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، ابراھیم الھروی، ۱۰/۴۵، رقم: ۱۴۴۶۶

عمل ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے شیطان کی مخالفت ہوتی ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے شیطانی کاموں کا خاتمہ ہوتا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے مُعاشَرے (Society) میں اصلاح کا پودا پروان چڑھتا ہے، ☆نیکی کی دعوت دینے سے بندہ اللہ پاک کی رحمتوں اور برکتوں کا حق دار ہوجاتا ہے۔

یادرہے! نیکی کی دعوت دینے کے کچھ اُصول وضوابط ہیں۔ اگر ہم ان اُصول وضوابط کی روشنی میں نیکی کی دعوت کے اس عظیم فریضے کو سرانجام دیں گی تو اِنْ شَآءَ اللہ کامیابی کے امکانات (Chances) کافی بڑھ جائیں گے۔ آیئے! وہ اُصول وضوابط سُنتی ہیں، چُنانچہ

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "بہارِ شریعت" جلد 3 صفحہ نمبر 615 پر لکھا ہے: نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی سے منع کرنے کی کئی صُورتیں ہیں: (1) اگر غالب گمان یہ ہے کہ یہ (نیکی کی عوت دینے والا) ان سے کہے گا تو وہ اس کی بات مان لیں گے اور بُری بات سے باز آجائیں گے، تو نیکی کی دعوت دینا واجب ہے اور نیکی کی دعوت دینے سے باز رہنا جائز نہیں۔ (2) اگر گمانِ غالب یہ ہے کہ جنہیں نیکی کی دعوت دے گا تو وہ طرح طرح کی تُہمت باندھیں گے اور گالیاں دیں گے تو پھر نیکی کی دعوت ترک کرنا (یعنی چھوڑنا) اَفْضل ہے۔ (3) اگر یہ مَعْلُوم ہے کہ وہ اسے ماریں گے اور یہ صَبْر نہ کر سکے گا یا اس کی وَجہ سے فتنہ وفساد پیدا ہوگا، آپس میں لڑائی ٹھن جائے گی، جب بھی چھوڑنا اَفْضل ہے۔ (4) اگر معلوم ہو کہ وہ لوگ جنہیں نیکی کی دعوت دی جائے گی اگر اسے ماریں گے تو صَبْر کرلے گا، تو ان لوگوں کو بُرے کام سے مَنْع کرے اور ایسا شخص مُجاہِد ہے۔ (5) اگر معلوم ہے کہ وہ مانیں گے نہیں مگر نہ

ماریں گے اور نہ گالیاں دیں گے، تو اِسے اِختیار ہے اور اَفْضَل یہ ہے کہ نیکی کی دعوت دے اور بُرائی سے مَنْع کرے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! "نیکی کی دعوت" دینے میں ہمارے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے اور اس مُعاملے میں کسی کے رُعب میں بھی نہ آتے تھے، چُنانچہ

سرمایہ دار اللہ والا کیسے بنا؟

حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اپنے شاگردوں کے ہمراہ کہیں تشریف لئے جا رہے تھے کہ ایک سرمایہ دار کو نہایت سَج دھج کے ساتھ اپنے غلاموں کے جُھرمَٹ میں گھوڑے پر سوار گزرتا دیکھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اُس سے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کی: بادشاہ کے دربار میں جارہا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے اُس پر "انفرادی کوشِش" کرتے ہوئے فرمایا: اے بھائی! آپ نے خوب عُمدہ لباس پہنا ہوا ہے پھر اسے خُوشبوؤں سے بھی بسایا ہے اور ہر طرح سے اپنے "ظاہر" کو بھی سجایا ہے، یقیناً یہ صرف اس لئے ہے کہ شاہی دربار میں آپ کو شرمندہ نہ ہونا پڑے حالانکہ یہ کمزور دُنیا کا بادشاہ اور اُس کے درباری آپ جیسے ہی انسانِ بے اختیار ہیں۔ اب ذرا غور فرمایئے! قِیامت کے دن اللہ پاک کے دربارِ شاہی میں جب حاضِری ہو گی، وہاں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عُظام رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن بھی ہوں گے، وہاں کے لئے آپ نے "باطِن" کی سجاوٹ (Purification) کا بھی کچھ انتِظام فرمایا ہے؟ کیا وہاں گناہوں کی گندگیوں اور بدکاریوں

---

1 . . . بہارِ شریعت، ۳/۶۱۵، حصہ ۱۶ ملتقطاً بتغیر

کی بدبوؤں کے ساتھ آپ حاضری دیں گے؟ وہ مالدار شخص نہایت توجُّہ کے ساتھ آپ کے ارشادات سُن رہا تھا، آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه نے اس سے پوچھا: کیا آپ نے کبھی اپنے گھوڑے پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ لادا ہے؟ عرض کی: جی نہیں۔ فرمایا: آپ اپنے گھوڑے پر تو تَرس کھاتے ہیں مگر اپنے کمزور وُجُود پر رَحم نہیں کرتے کہ مسلسل اُس پر گناہوں کا بوجھ لادے چلے جارہے ہیں، سوچئے تو سہی! اِسی طرح گناہوں بھری زندگی گزاری تو مرنے کے بعد کیا انجام ہوگا؟ مالدار آدمی آپ کی ''انفرادی کوشش'' اور نیکی کی دعوت سے بے حد مُتأثِّر ہوا، گھوڑے سے اُتر کر آپ کا مُرید ہوا اور اللہ والا بن گیا۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کس قدر دلنشین انداز میں نیکی کی دعوت کا اہم فریضہ سرانجام دیا کرتے تھے، ہمیں چاہئے کہ جس طرح ہم عام اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دیتی ہیں اسی طرح مالدار اور بڑے عہدے پر فائز اسلامی بہنوں کو بھی نیکی کی دعوت دینے کی کُڑھن اپنے اندر بیدار کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے بھی دین کو بہت فائدہ ہوگا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ترکِ جنّت ترکِ دُنیا سے مشکل ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم جنّت میں لے جانے والے اعمال کے مُتَعَلِّق

1 . . . سچی حکایات، ۵/ ۲۰۷

سن رہیں تھیں۔ یاد رکھئے! زندگی گزارنے کے لئے ہم دُنیاوی معاملات سے بالکل بھی لاتَعلُّق نہیں کرسکتیں، کیونکہ ہم میں سے ہر اسلامی بہن کئی طریقوں سے دُنیاوی معاملات کے ساتھ جُڑی ہوئی ہے، اگر ہم دُنیا اور دُنیاوی معاملات مثلاً کھانا پکانا، زیب وزینت اور بال بچّوں کی پَروَرِش وغیرہ چھوڑ دیں تو یقیناً ہمارا نظامِ زندگی دَرہم برہم ہو کر رہ جائے۔ لہٰذا ہم اپنی زندگی کی گاڑی کو رواں دواں رکھنے کے لئے مسلسل (Continually) دُنیاوی معاملات سے وابستہ رہتی ہیں۔ مگر یاد رہے! جنّت کو چھوڑنا دُنیا اور دُنیاوی معاملات چھوڑنے سے بھی بڑا مشکل کام ہے اور یہ بات ہر عقلمند اسلامی بہن جانتی ہے کہ جو کام زیادہ مشکل ہوتا ہے اس کے لئے کوشش اور بھاگ دوڑ بھی اتنی ہی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر جنّت میں جانے کی خواہش ہے تو ہمیں جنتیوں والے کام بھی کرنے ہوں گے، کیونکہ

جنّت میں کون جائے گا؟

جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا جس نے اللہ کریم کو راضی کیا ہوگا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جو رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں سے پیار کرے، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس نے نیک اعمال کئے ہوں گے، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس کا دل مَحبّتِ صحابہ و اہلِ بیت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم اجمعین سے معمور ہوگا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جسے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے سچی عقیدت و مَحبّت ہوگی، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس کے دل میں خوفِ خدا ہوگا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس نے اپنے اَعضا کو گناہوں سے بچایا ہوگا، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس نے شریعت کے احکام کی بجا آوری کی ہوگی، **جنّت میں اسی کا داخلہ ہوگا** جس نے اللہ کریم اور بندوں کے حُقُوق ادا کئے ہوں

گے، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس سے اس کے والدین (Parents) خُوش ہوں گے، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس کی زبان ذکر و دُرود اور تلاوت و نعت سے تَر رہی ہو گی، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس نے خود بھی عِلْمِ دین سیکھ کر اس پر عمل کیا ہو گا اور اپنی اولاد کو بھی زیورِ علمِ دین سے آراستہ کیا ہو گا، جنّت میں اسی کا داخلہ ہو گا جس نے پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں عُمر بھر ادا کی ہوں گی۔ لہٰذا ابھی وقت ہے، جلدی کیجئے اور جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے میں مشغول ہو جائیے تاکہ رَبِّ کریم کی رحمت سے ہمیں بھی جنّت میں داخلہ نصیب ہو جائے۔ اللہ کریم ہمیں جنّت میں لے جانے والے اعمال کرنے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے جَنَّتُ الْفِردَوس میں بلا حساب و کتاب داخلہ نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن۔

جنّت میں لے جانے والے اعمال اور جہنم میں لے جانے والے اعمال کی تفصیلی معلومات کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی اِن دو کتب "جنّت میں لے جانے والے اعمال" اور "جہنم میں لے جانے والے اعمال" کا مطالعہ فرمائیے۔

اللہ کی رحمت سے تو جنّت ہی ملے گی   اے کاش! محلّے میں جگہ ان کے ملی ہو

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص ۳۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) نماز کی اَہمیّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جنّت میں لے جانے والے اعمال میں سے ایک اہم ترین عمل پانچ وقت کی نماز ادا کرنا بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ☆ نماز ایک عَظِیم عِبادَت

ہے، ☆نماز جنّت میں لے جانے والا عمل ہے، ☆نماز مومن کے لئے بہترین عمل ہے، ☆نماز نُور ہے، ☆دو رَکعت نماز دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب سے بہتر ہے، ☆نماز اللہ پاک کے نزدیک پسندیدہ عمل ہے، ☆نماز میں ہر سجدے کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک گُناہ مٹایا جاتا اور ایک دَرَجہ بلند کیا جاتا ہے، ☆نماز سے گُناہ جھڑتے ہیں، ☆نماز گُناہوں کے مَیْل کچیل کو دھو دیتی ہے، ☆ایک نماز پچھلی نماز کے دوران ہونے والے گناہوں کو دھو ڈالتی ہے، ☆نماز بُرائیوں کو مٹا دیتی ہے، ☆نماز، نمازی کی حِفَاظَت کرتی ہے، ☆نماز، شیطان کا منہ کالا کرتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی خَیْر میں رات گُزارتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی بروزِ قیامت سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل کی جائے گی، ☆نماز پڑھنے والی کے لئے مَعْصُوم فِرِشتے رَبّ کی بارگاہ میں مَغْفِرت کی سِفارش کرتے ہیں، ☆نماز پڑھنے والی اللہ کریم کی حِفَاظَت میں رہتی ہے، ☆نماز پڑھنے والی کامل مومنہ ہے، ☆نماز پڑھنے والی کو پُورا پُورا بدلہ دیا جائے گا، چُنانچہ

نماز جنّت میں داخل کرے گی

پیارے نبی، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں جس نے انہیں ادا کیا اور ان کے حق کو معمولی جانتے ہوئے ان میں سے کسی کو ضائع نہ کیا تو اللہ پاک کے ذِمّۂ کرم پر اس کے لئے وعدہ ہے کہ وہ اسے جنّت میں داخل کر دے اور جس نے انہیں ادا نہ کیا اس کے لئے اللہ کریم کے ذمّۂ کرم پر عہد نہیں، چاہے اسے عذاب دے چاہے جنّت میں داخل فرمائے۔ (1)

1 ...ابو داود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/۸۹، حدیث: ۱۴۲۰

ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِین کو نمازوں سے بہت زیادہ مَحَبّت تھی۔ آیئے! ترغیب کے لئے اللہ والوں کی نمازوں کے دو(2) واقعات مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ

عبدُاللہ بن رَواحہ کی نماز سے مَحَبّت

حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ گھر سے نکلنے کا ارادہ کرتے تو دو(2) رکعت پڑھتے، گھر میں داخل ہوتے تو بھی دو رکعت پڑھتے اور اس عمل کو کبھی نہیں چھوڑا۔[1]

طلحہ بن مُصَرِّف کی نماز سے مَحَبّت

حضرت سفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: ہمیں حضرت طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرت زُبید رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ان سے کہا: "اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے مَحَبّت کرتے ہیں۔" یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! دیکھا آپ نے! ہمارے بزرگوں کو نماز سے کیسا عشق تھا کہ گھر میں تشریف لاتے تو نماز پڑھتے، باہر نکلتے تو نماز پڑھتے، تندرستی ہے تو نماز پڑھتے، بیماری ہے تو نماز پڑھتے۔ الغرض نماز پڑھے بغیر انہیں سُکون ہی نہیں ملتا تھا۔ اب ذرا ہم اپنا احتساب کریں کہ کیا ہمیں بھی نمازوں سے ایسی ہی مَحَبّت ہے؟ کیا ہم بھی پابندی سے پانچوں نمازیں وقت پر ادا کرتی ہیں؟ کیا مصیبتوں اور آزمائشوں کے وقت نماز پڑھنے

1 --- الزھد لابن المبارک، استعنت باللہ، ص ۴۵۴، حدیث: ۱۲۸۳

2 --- حلیۃ الاولیاء، طلحۃ بن مصرف، ۵/۲۲، رقم: ۶۱۷۱

کے بجائے شارٹ کٹ راستوں کی تلاش میں تو نہیں رہتیں؟ کیا ہم معمولی بیماریوں میں بھی نمازیں ادا کرتی ہیں؟ کیا ہم نماز کے معاملے میں حیلے بہانوں (Excuses) سے تو کام نہیں لیتیں؟ اللہ کرے کہ ہر اسلامی بہن کا نمازوں کی پابندی کا پکا ذہن بن جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت، چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ فرمانِ مصطفٰے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خُوشبو کی سُنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! خُوشبو لگانے کی چند سنتیں اور آداب سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: چار چیزیں نبیوں کی سُنّت میں داخل ہیں: نکاح، مسواک، حیا اور خُوشبو لگانا۔[2] ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خُوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے تھے۔[3] ☆ نماز میں رَبِّ کریم سے مُناجات ہے تو اس کے لئے زینت کرنا عطر لگانا مُستَحب ہے۔[4] ☆ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ

---

1 ... مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ... مشکاة، کتاب الطهارة، باب السواک، ۱/۸۸، حدیث: ۳۸۲

3 ... سنتیں اور آداب، ص۸۵

4 ... نیکی کی دعوت، ص۲۰۷

عُمدہ خُوشبو استعمال کرتے اور اسی کی دوسرے لوگوں کو بھی تلقین فرماتے۔[1] ☆ناخُوشگوار بُو یعنی بدبو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ناپسند فرماتے۔[2] ☆عورتوں کے لئے مہک کی ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ وہ خُوشبو اجنبی مَردوں تک پہنچے، اگر وہ گھر میں عطر لگائیں جس کی خُوشبو خاوند یا اولاد، ماں باپ تک ہی پہنچے تو حرج نہیں۔[3] ☆اسلامی بہنوں کو ایسی خُوشبو نہیں لگانی چاہیے جس کی خُوشبو اُڑ کر غیر مَردوں تک پہنچ جائے۔[4] ☆ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **عورت جب خُوشبو لگا کر کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی اور ایسی ہے یعنی بدکارہ ہے۔**[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

2 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۳

3 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۵

4 . . . سنّتیں اور آداب، ص ۸۶

5 . . . ترمذی، کتاب الادب، باب ما جاء فی کراھیۃ خروج ۔۔۔ الخ، ۴/ ۳۶۱، حدیث: ۲۷۹۵

بیان:3 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ؕ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيۡطٰنِ الرَّجِيۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا رَسُوۡلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ يَا حَبِيۡبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيۡكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ يَا نُوۡرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

صحابیِ رسول، حضرت سَمُرَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ہم سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربارِ پُر انوار میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہو کر عرض گُزار ہوا: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ کریم کی بارگاہ میں سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟ تو محبوبِ خُدا، سَرْوَرِ انبیا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور امانت ادا کرنا۔ میں نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمایئے! فرمایا: مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا کہ یہ عَمَل فقر (غُربت) کو دُور کرتا ہے۔[1]

صَلُّوۡا عَلَى الۡحَبِيۡب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

1 . . . سنتیں اور آداب، ص ۸۵

2 . . . معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"غربت کی برکتیں"** عام طور پر غربت کو بہت بڑی آفت و مصیبت سمجھا جاتا ہے، کیا واقعی ایسا ہی ہے؟ کیا ہر غربت ہی آفت ہے یا اس غربت کے فائدے بھی ہیں؟ آج ہم اسی بارے میں کچھ باتیں سنیں گی کہ غریب کس طرح فائدے میں ہے؟ غربت کے فوائد کیا ہیں؟ غربت کی وجہ سے اللہ کریم کی ناشکری کرنا کیسا ہے؟ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

آیئے! سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں۔ چنانچہ

محبوبِ خُدا کے محبوب

منقول ہے کہ ایک مرتبہ فُقرا (غریب) صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں اپنا نمائندہ بھیجا، جس نے آقا کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں فُقرا کا نمائندہ بن کر حاضر ہوا ہوں۔ مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تمہیں بھی مرحبا اور اُنہیں بھی جن کے پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحبّت کرتا ہوں۔ نمائندے نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! فُقرا نے یہ گزارش کی ہے کہ مال دار لوگ جنّت کے دَرَجات لے گئے، وہ حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِستِطاعَت نہیں، وہ عُمرہ کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال صَدَقہ کرکے آخرت کے لئے جمع کرلیتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری طرف سے فُقرا کو یہ پیغام پہنچا دو کہ ان میں سے جو (اپنی غُربَت پر) صَبْر کرے اور ثواب کی اُمید رکھے اسے تین ایسی باتیں حاصل ہوں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں:

(1) پہلی بات یہ کہ جنّت میں ایسے بالا خانے (بلند محلّات) ہیں، جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دُنیا والے آسمان کے سِتاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صرف فَقر (غربت) اختیار کرنے والے نبی، شہید فقیر اور فقیر مومن داخل ہوں گے۔

(2) دوسری بات یہ کہ فُقرا مال داروں سے قیامت کے آدھے دن کی مقدار یعنی

500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔

(3) جبکہ تیسری بات یہ ہے کہ مال دار شَخْص سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَر کہے اور یہی کلمات فقیر بھی ادا کرے تو مال دار فقیر کے برابر ثواب نہیں پا سکتا اگر چِہ وہ 10 ہزار دِرْہم (Dirham) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اَعمال میں بھی یہی مُعاملہ ہے۔ نمائندے نے واپس جا کر فُقرا کو یہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنایا، تو وہ کہنے لگے: رَضِیْنَا ہم راضی ہیں، رَضِیْنَا ہم راضی ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غریبوں سے بڑی مَحَبّت فرماتے تھے اور انہیں یہ ذہن دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت پر شکوہ شکایت کرنے کے بجائے صبر کو اپنی عادت میں شامل کریں۔ اسی حدیثِ پاک میں غریبوں کو ملنے والی تین خُوشخبریاں سن کر احساس ہوتا ہے کہ واقعی اپنی غربت پر صبر کرنا بڑی سعادت اور خُوش نصیبی کی بات ہے۔

کونسی غربت فائدہ مند ہے؟

یاد رکھئے! نہ تو ہر غُربت اَفضل ہے اور نہ ہی ہر مالداری افضل ہے، وہ غربت جو ہمیں دِین اور شریعت سے دُور کر دے اچھی نہیں، جبکہ وہ غربت جو ہمیں شریعت کی پیروی، اللہ پر توکُّل اور خود داری پر اُبھارے، حقیقت میں وہی غربت اللہ پاک

---

1 ... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ذکر وصف الزاھد وفضل الزھد، ۱/ ۴۳۶، چڑیا اور اندھا سانپ، ص۵

کی نعمت، نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت ہے۔ ☆یہی غربت جنّت میں انبیا، شُہَدا کی رفاقت کا سبب ہے۔ ☆یہی غربت اللہ کریم کی رحمتوں کے سائے عطا کرتی ہے۔ ☆یہی غُربت رَبِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل کرواتی ہے۔ ☆یہی غربت گناہوں سے بچنے میں آسانی پیدا کرتی ہے۔ ☆یہی غربت نیکیاں کمانے کا سبب ہے۔ ☆یہی غربت مالداروں کے مقابلے میں زیادہ اجرو ثواب پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆یہی غربت بروزِ قیامت حساب و کتاب میں آسانی کا سبب بنے گی۔ ☆یہی غربت مالداروں سے بہت پہلے جنّت میں داخلے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ☆یہی غربت مال ودولت کی آفات (Calamity) سے محفوظ رہنے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! ایسی غربت جس میں صبر ہو اس کے بے شُمار فوائد ہیں۔

آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! غربت میں صبر کرنا عظیم عبادت اور اَجرِ عظیم کا سبب ہے، غربت پر صبر کرنے کا ذہن بنانے کے لئے ہمیں اپنے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی کو سامنے رکھنا چاہئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کئی کئی روز تک شکم سَیر ہو کر کھانا تناول (Eat) نہیں فرماتے، پیٹ پر پتھر باندھتے تھے، پورا پورا مہینا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مکانِ عالی شان کے (چولہے میں) آگ نہ جلتی تھی، چند کھجوروں اور پانی پر گزارا فرماتے تھے، اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غربت کو پسند فرمایا۔

کھانا تو دیکھو جَو کی روٹی   بے چھنا آٹا روٹی بھی موٹی

وہ بھی شکم بھر روز نہ کھانا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
کون و مکاں کے آقا ہو کر دونوں جہاں کے داتا ہو کر
ہیں فاقے سے شاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

(فیضانِ سنّت، ص۴۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام کا فقر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ذات کے لئے فَقر و غربت کو پسند فرمایا، اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت سے فیض پانے والے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے بھی اپنی مُبارَک زندگیاں فقر و فاقے میں گزاریں، ان مقدّس ہستیوں کی زندگی میں بھی کئی کئی روز تک فاقے ہوتے لیکن اس کے باوجود بھی یہ حضرات رَبِّ کریم کی رضا پر راضی رہتے، صبر کرتے اور ہر حال میں رَبِّ کریم کا شکر ادا کرتے، آیئے! ترغیب کے لئے اَمیرُ المومنین، حضرت علیُّ المرتضٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

شیرِ خدا کا صبر و قناعت

حضرت سُوید بن غَفلہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں اَمیرُ المومنین، مَولائے کائنات، حضرت عَلیُّ المرتضٰی شیرِ خُدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خدمت میں دَارُ الْاَمارۃ کوفہ میں حاضر ہوا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے سامنے جو شریف کی روٹی اور دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا، روٹی خشک اور اس قدر سخت تھی کہ کبھی اپنے ہاتھوں سے اور کبھی گھٹنے پر رکھ کر توڑتے تھے۔ یہ دیکھ

کر میں نے آپ کی کنیز حضرت فِضّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا: آپ کو ان پر ترس نہیں آتا؟ دیکھئے تو سہی روٹی پر بھوسی لگی ہوئی ہے ان کے لئے جَو شریف چھان کر نرم روٹی پکایا کریں۔ تا کہ توڑنے میں مشقت نہ ہو۔ تو حضرت فِضّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے جواب دیا، امیرُ المومنین نے ہم سے عہد لیا ہے کہ ان کے لئے کبھی بھی جَو شریف چھان کر نہ پکایا جائے۔ اتنے میں امیرُ المومنین میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! آپ اس کنیز سے کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا اور التجا کی: یاامیرَ المومنین! آپ اپنی جان پر رحم فرمایئے اور اتنی مشقت نہ اٹھایئے۔ تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: اے ابنِ غَفلہ! دوعالم کے مالک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کے اہل وعیال نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی اور نہ ہی کبھی آپ کے لئے آٹا چھان کر پکایا گیا۔ ایک مرتبہ مدینہ منوّرہ میں بھوک نے بہت ستایا تو میں مزدوری کے لئے نکلا، دیکھا کہ ایک عورت مٹی کے ڈھیلوں کو جمع کر کے ان کو بھگونا چاہتی تھی میں نے اس سے فی ڈول ایک کھجور اُجرت طے کی اور سولہ ڈول ڈال کر اس مٹی کو بھگو دیا، یہاں تک کہ میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے، پھر وہ کھجوریں لے کر میں حضورِ اَکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کیا تو آپ نے بھی ان میں سے کچھ کھجوریں تناول فرمائیں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَمیرُ المومنین، مولائے کائنات، حضرت عَلِیُّ المرتضیٰ، شیرِ خدا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی سادگی پر ہماری جان قربان ہو۔ اتنی اتنی مشقتیں برداشت

---

1 ۔۔۔ تذکرۃ الخواص، الباب الخامس، ص ۱۱۲، فیضانِ سنّت، ص ۳٦۹

کرنے کے باوجود زبان پر کبھی حرفِ شکایت نہ لائے۔ کبھی بھی گلہ شکوہ نہیں کیا، بلکہ ہر حال میں رَبِّ کریم کا شکر ادا کرتے رہے، مگر افسوس! فی زمانہ بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے ان کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بات پر شکوے اور شکایات کے انبار لگا دیتی ہیں، کبھی دوسروں کو خواہ مخواہ اپنے دُکھڑے سناتی ہیں تو کبھی پریشانیوں کا رونا روتی ہیں اور کبھی تنگدستی کی شکایات کرتی ہیں۔ حالانکہ یہ انداز نہایت ہی نامناسب اور غَلَط ہے۔ رَبِّ کریم ہمیں اس سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

غربت کبھی آزمائش بھی ہے

یاد رکھئے! کبھی کبھی غربت اور مصیبت آزمائش بن کر بھی آتی ہے، مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ ہم اس پر واویلا اور آہ وزاری کرنے لگیں۔ بلکہ ہمیں چاہیے کہ ایسے وقت میں بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ ورنہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ ہمارے گلے شکوے اور ہمارا رونا دھونا دُنیا کی دولت تو کیا دلوائیں گے اُلٹا ہماری آخرت کو بھی تباہ کر دیں گے۔ (اَلْعِیَاذُ بِاللہ) اس لیے وہ لوگ جو غربت و مصیبت پر صبر اور شکر کرنے کے بجائے اس پر کُڑھتے ہیں، بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہیں، شکوہ شکایت کرتے ہیں اور حرام طریقوں سے غُربت کو دُور کرنے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں ڈر جانا چاہیے کہ کہیں ان کا یہ طرزِ عمل ان کی آخرت کی تباہی کا سبب نہ بن جائے۔ یوں دُنیا سے تو محرومی ہو ہی رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آخرت کے نقصانات سے بھی دوچار ہو جائیں۔ لہٰذا عقلمندی یہی ہے کہ دُنیا کی کتنی بھی بڑی مصیبت ہو صبر، صبر اور صبر سے کام لینا چاہیے اور قناعت کا ذہن بنانا چاہئے، آیئے! گلے شکوے کرنے سے بچنے اور صبر کا ذہن بنانے کے لئے ایک

واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

شِکوہ کرنے والے کی اِصلاح

منقول ہے کہ کسی شخص نے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اپنی تنگدستی کا شکوہ کیا اور اس سے ہونے والے رنج و غم کا اظہار کیا، تو ان بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے اندھا ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے گونگا ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پھر ان بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پوچھا: کیا تمہیں 20 ہزار درہم کے بدلے دونوں ہاتھ اور پاؤں کٹوانا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، پوچھا: کیا تمہیں 10 ہزار درہم کے بدلے پاگل ہونا قبول ہے؟ اس نے عرض کی: نہیں، تب انہوں نے فرمایا: تمہیں حیا نہیں آتی کہ پچاس ہزار (50000) کا سامان ہونے کے باوُجود اپنے آقا و مولیٰ کی شکایت کر رہے ہو۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی اگر ہم اپنی ذات میں غور و فکر کریں تو یہ حقیقت کُھل کر ہمارے سامنے آجائے گی کہ ہمارا پورا جسم رَبِّ کریم کی دی ہوئی بے شُمار نعمتوں کا مرکز ہے، ذرا سوچئے کہ اگر ہمیں دُنیا کی کثیر دولت دے کر کہا جائے کہ اپنی آنکھیں دے دو تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر ہمیں کثیر مال دے کر ایک پاؤں سے معذور ہونے کا کہا جائے تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر ہمیں کئی لاکھ روپے دے کر ہاتھ کٹوانے کا کہا جائے تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی؟ اگر

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الصبر و الشکر، بیان السبب الصارف للخلق عن الشکر، ۱۵۲/۴

ہمیں بہت زیادہ مال و دولت دے کر کہا جائے کہ اپنا ایک کان کٹوا دو تو کیا ہم اس کے لئے تیار ہو جائیں گی ؟ اَلْغَرَض ! اگر ہمیں دُنیا کی ساری دولت بھی دے دی جائے تب بھی ہم میں سے کوئی ان کاموں کے لئے تیار نہیں ہو گی، مگر افسوس ! ان اَعْضا کی سلامتی کے باوجود ہم مال و دولت کے نہ ہونے کا رونا روتی ہیں، لہٰذا مال و دولت نہ ہونے یا غریب ہونے کی وجہ سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے، بلکہ ہمیں اپنے رَبِّ کریم کا دیگر نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے اور ہر دم اس کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔ آیئے ! مل کر دعا کرتی ہیں۔

تُو ڈر اپنا عنایت کر رہیں اس ڈر سے آنکھیں تر
مٹا خوفِ جہاں دل سے مٹا دُنیا کا غم مولیٰ
تو بس رہنا سدا راضی، نہیں ہے تابِ ناراضی
تو ناخُوش جس سے ہو برباد ہے تیری قسم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غریبی میں سلامتی ہے !

پیاری پیاری اسلامی بہنو ! بسا اوقات غربت ہی انسان کیلئے بہتر ہوتی ہے اور دولت کی بجائے غربت میں اس کے لئے زیادہ عافیت اور زیادہ سلامتی ہوتی ہے۔ فی زمانہ اگر ہم غور کریں تو معلوم ہو گا کہ مال و دولت ایسی چیز ہے جو انسان کو کئی گناہوں میں ملوّث کر دیتی ہے۔ ☆ آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے گناہوں میں مصروف ہے۔ ☆ آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی

سے دُور ہوتی جارہی ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے فخر و غرور اور تکبُّر میں مبتلا ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے فکرِ آخرت سے غافل ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے حلال و حرام میں تمیز کرنے سے بے پرواہ ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے نمازوں سے دُور ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے تلاوتِ قرآن سے محروم ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے مال کی حریص بنتی چلی جارہی ہے۔ ☆آج ایک تعداد ہے جو مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے سرکشی اور فتنہ و فساد پھیلانے میں سرگرم ہے، اسی وجہ سے امیری اور غریبی کی حکمت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رَبِّ کریم پارہ 25 سُورَۃُ الشُّوریٰ کی آیت نمبر 27 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ یُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۲۷﴾ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازہ سے اُتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے اُنھیں دیکھتا ہے۔

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے کہ اس آیت میں اللہ کریم نے بعض لوگوں کو غریب اور بعض کو مالدار بنانے کی حکمت بیان فرمائی ہے، چُنانچہ ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ اپنے سب بندوں کیلئے رزق وسیع کر دیتا تو وہ ضرور زمین میں فساد پھیلاتے، کیونکہ اگر اللہ

پاک اپنے تمام بندوں کا رزق ایک جیسا کر دے تو یہ بھی ہو سکتا تھا کہ لوگ مال کے نشے میں ڈوب کر سرکشی کے کام کرتے اور یہ بھی صورت ہو سکتی تھی کہ جب کوئی کسی کا محتاج نہ ہو گا تو ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنا ناممکن ہو جائے گا جیسے کوئی گندگی صاف کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا، کوئی سامان اٹھانے پر راضی نہ ہو گا، کوئی تعمیراتی کاموں میں محنت مزدوری نہیں کرے گا، یوں نظامِ عالَم میں جو بگاڑ پیدا ہو گا اسے ہر عقلمند باآسانی سمجھ سکتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ربِّ کریم کے ہر ہر کام میں حکمت ہوتی ہے، کسی کو مال و دولت کی کثرت عطا کرنے میں بھی حکمت ہے تو کسی کو غریبی اور تنگدستی کی حالت میں رکھنے میں بھی حکمت ہے، مگر ہم ربِّ کریم کی حکمتوں کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے اسی بارے میں ایک حدیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

اَمیری، غریبی کی بڑی حکمت

اللہ پاک کے آخری رسول، بی بی آمنہ کے مہکتے پھول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالداری میں ہے، اگر میں انہیں فقیر کر دوں تو اس کی وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ بے شک میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی فقیری میں ہے، اگر میں انہیں مالدار بنادوں تو اس کی

1 ... تفسیر صراط الجنان، پ ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ: ۲۷، ۹ / ۶۴

وجہ سے ان کا ایمان خراب ہو جائے گا۔ میں اپنے علم سے اپنے بندوں کے معاملات کا انتظام فرماتا ہوں، بے شک میں علیم و خبیر ہوں۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غربت کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ دُنیا و آخرت میں کامیابی اور خُوش نصیبی ملتی ہے، دُنیا میں مال کی آفات اور چوری سے سلامتی رہتی ہے جبکہ آخرت میں حساب و کتاب کی سختیوں اور آزمائشوں سے اِنْ شَآءَ اللہ حفاظت رہے گی، آیئے! اَمیرِ اہلسنّت، مَولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"غریب فائدے میں ہے"** سے کچھ نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

غریب فائدے میں ہے

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ غربت کے فوائد اور غربت پر صبر و قناعت کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: یاد رکھئے! فَقر و غُربت باعثِ سعادت ہے نہ کہ باعثِ آفت۔ غریبوں، مسکینوں کے آخِرت میں مزے ہوں گے کہ مالی عبادات جیسے زکوٰۃ، فِطرَہ، حج وغیرہ کے متعلِّق پوچھ گچھ سے اَمن میں ہوں گے، کیونکہ یہ اَحکام مال دار و صاحبِ اِستِطاعت مسلمانوں کے لئے ہیں۔ بروزِ محشر جب مال دار بارگاہِ رَبُّ العزّت میں اپنے مال کے مُتَعلِّق حساب کتاب دینے میں مشغول ہوں گے، اِدھر نادار مسلمان اللہ کریم کی رحمت و مَشِیَّت سے داخِلِ جنّت ہو رہے ہوں گے اور یوں جنّت میں فقیروں، غریبوں کا داخِلہ امیروں سے کئی سو سال پہلے ہو جائے گا، چُنانچہ

1۔۔۔حلیۃ الاولیاء، الحسین بن یحیٰ الحسینی، ۸/۳۵۵، رقم: ۱۲۴۸۵ ملخصا

500 سو سال پہلے جنّت میں داخلہ

نبیِ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: یَدْخُلُ الْفُقَرَاءُ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِخَمْسِ مِائَةِ عَامٍ نِصْفِ يَوْمٍ یعنی مسلمان فُقرا مالداروں سے آدھا دن پہلے جنّت میں داخِل ہو جائیں گے اور وہ (آدھا دن) 500 سال (کے برابر) ہو گا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ مُبارَکہ سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ **پہلی بات** یہ کہ غریب مسلمان کس قدر خُوش نصیب ہیں کہ انہیں جنّت جیسی عظیمُ الشّان نعمت مالداروں سے 500 سال پہلے ہی نصیب ہو جائے گی۔

دوسری بات یہ کہ جس کے پاس جتنا زیادہ مال ہو گا اس کو اسی قدر آزمائشوں اور سخت حساب و کتاب کا سامنا کرنا پڑے گا، لہٰذا اس بے وفا دُنیا کے مال و دولت کے سپنے دیکھنے چھوڑ دیجئے، ربِّ کریم نے جو عطا کیا ہے اسی پر راضی رہیے۔ کیونکہ اس دُنیا نے نہ تو پہلے کسی کے ساتھ وفا کی اور نہ ہی اب کسی کے ساتھ وفا کرے گی۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہم فکرِ آخرت کو بھول کر دُنیا کو رنگین بنانے کی فکر میں مگن ہیں۔ ☆ہم حساب و کتاب کی سختیوں کو بھول کر دُنیاوی زندگی خُوشحال بنانے کی فکر میں ہیں۔ ☆ہم میدانِ محشر کی ہولناکیوں کو بھول کر اپنی واہ واہ کی فکر میں ہیں۔ ☆ہم قبر کی سختیوں کو بھول کر ہر وقت دُنیاوی راحتیں تلاش کرنے میں مگن ہیں۔ ☆ہم قبر کی تاریکیوں کو بھول کر قیمتی موبائل اور آسائش کی چیزیں خریدنے میں مشغول ہیں۔ ☆ہم قبر میں کام آنے والے اعمال سے غافل

---

1 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان فقراء المھاجرین...الخ، ۱۵۸/۴، حدیث: ۲۳۶۱

ہو کر خوبصورت محلات کے خواب دیکھ رہی ہیں۔ ☆ہم نیک اعمال کی کثرت کرنے کے بجائے کثیر مال و دولت جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

یاد رکھئے! جو لوگ مال و دولت جمع کرنے کی حِرص میں رہتے ہیں انہیں سوچنا چاہئے کہ جب موت آئے گی تو یہ سب چیزیں اِدھر ہی رہ جائیں گی، مال و دولت بینک میں ہی پڑا رہ جائے گا، ساری جائیدادیں رشتے دار آپس میں تقسیم کر لیں گے، عُمدہ عُمدہ زیورات یہیں رہ جائیں گے اور ہمیں ان چیزوں سے کچھ فائدہ نہ ہو گا، جیسا کہ

اللہ پاک پارہ 30 سورۂ تکاثُر آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد فرماتا ہے:

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ (پ: ۳۰، التکاثر: ۲،۱)

ترجَمۂ کنزالایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے: یاد رہے جس مال کے زیادہ ہونے کی حرص کی جاتی ہے اس کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اس وقت تک انسان کے ساتھ رہتا ہے جب تک اس کے جسم میں رُوح باقی ہے اور جیسے ہی رُوح اس کے تن سے جدا ہوتی ہے اور اسے قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو وہ مال اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور قبر میں اس کے ساتھ صرف اس کا عمل جاتا ہے لہٰذا ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ مال زیادہ ہونے کی حرص کرنے کی بجائے نیک اعمال زیادہ کرنے کی کوشش کرے تاکہ یہ قبر میں اس کے بہترین ساتھی ہوں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی مال و دولت کی حرص ایسی چیز ہے جو انسان

---

1 . . . تفسیر صراط الجنان، پ ۳۰، التکاثر، تحت الآیۃ: ۲، ۱۰ / ۸۱۲ ملتقطاً

کو رَبِّ کریم سے غافل کر دیتی ہے۔ ہر وقت مال و دولت کی حرص میں مبتلا رہنے والوں، مال جمع کرنے کی ہَوَس میں حلال و حرام کی تمیز بھلا دینے والوں اور صرف مال و دولت میں زندَگی کا سُکون تلاش کرنے والوں کیلئے عبرت ہی عبرت ہے۔ لہٰذا آج ہی مال و دولت کی حرص سے بچ کر اللہ کریم کی عبادت اور فکرِ آخرت میں مشغول ہو جائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم غربت کے فضائل و فوائد اور اس کی برکتوں کے حوالے سے بیان سن رہی تھیں، یاد رکھئے! وہ مسلمان جو مالداروں کی نظر میں حقیر تصوُّر کئے جاتے ہیں، غریب سمجھ کر حلقۂ اَحباب سے دُور کر دیئے جاتے ہیں، قلّتِ مال اور غریبی کے سبب منہ نہیں لگائے جاتے، لیکن قربان جائیے! اللہ پاک کی رحمت پر کہ یہی لوگ جنّت کے لئے باعثِ عزّت و عظمت ہیں، یہی لوگ رَبِّ کریم اور حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبوب ہیں، آیئے! ہم پیارے آقا، دو عالَم کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ فرامین جو غربت کے فضائل اور غریبوں کی شان میں ہیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں، چُنانچہ

غریبوں کے فضائل

1. ایک مرتبہ نبیِ کریم، رؤف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام سے فرمایا: **اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ** یعنی لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے عرض کی: وہ مال دار شخص جو اپنی جان اور مال میں اللہ کریم کے لازم کردہ حُقُوق ادا کرتا رہے (یعنی بدَنی اور مالی عبادات بجالائے)۔ ارشاد فرمایا: **نِعْمَ الرَّجُلُ ھٰذَا وَلَیْسَ بِہٖ** یعنی ایسا شخص اچھا

ہے لیکن میرا مقصود یہ نہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کی: یا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہی ارشاد فرمائیے کہ سب سے اچھا شخص کون ہے؟ ارشاد فرمایا: **فَقِیْرٌ یُّعْطِیْ جُهْدَهٗ** یعنی وہ فقیر جو اپنی استطاعت کے مطابق راہِ خدا میں خرچ کرے۔(1)

2. ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللہَ یُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِیْرَ الْمُتَعَفِّفَ اَبَا الْعِیَالِ** یعنی اللہ پاک اپنے اس بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے، جو مؤمن ہو اور بال بچّوں والا ہونے کے باوُجُود سُوال کرنے سے بچتا ہو۔(2)

3. ارشاد فرمایا: ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنّت کی چابی مساکین اور فُقرا سے ان کے صَبر کی وجہ سے مَحَبَّت کرنا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ کریم کے قُرب میں ہوں گے۔(3)

دولتِ دُنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے　　　میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مالدار

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۲۱۸)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غریبوں کے کس قدر فضائل بیان فرمائے ہیں، افسوس! صد افسوس! فی زمانہ ہمارے مُعاشَرے میں مالدار اور بڑے عہدے والیوں کی تو خوب تعظیم (Respect) کی جاتی ہے جبکہ غریب خواتین کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کی دل شکنی کی جاتی ہے، انہیں غُربت کے طعنے دیئے جاتے ہیں جبکہ

---

1 ۔۔۔ مسند طیالسی، مسند نافع عن ابن عمر، ص ۲۵۳، حدیث: ۱۸۵۲ بتغیر

2 ۔۔۔ ابن ماجه، کتاب الزهد، باب فضل الفقراء، ۴/۴۳۲، حدیث: ۴۱۲۱

3 ۔۔۔ مسند الفردوس، ۲/۱۹۱، حدیث: ۵۰۲۹

امیر خواتین کی بڑی خدمت کی جاتی ہے۔ افسوس! کہ دولت مند خواتین کی بھی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذراہٹ کر ڈِیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے اور ہمارے آنے پر ساری مصروفیات چھوڑ کر ہمیں خاص توجہ دی جائے۔ غریب عورت پاس بیٹھ جائے تو امیر عورت اسے اپنے اسٹیٹس کے خلاف سمجھتی ہے، کسی غریب عورت کا پاس بیٹھنا دولت مند خواتین کی طبیعت خراب کر دیتا ہے، غریب اسلامی بہن سے ہاتھ ملانا اُن کے ہاتھوں پر گویا جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ اسی طرح بعض امیر اسلامی بہنوں کی عادت ہوتی ہے کہ کبھی وہ غریبوں کا مذاق اڑاتی ہیں اور کبھی اہانت آمیز القابات سے ان کو عار دلاتی ہیں، کبھی طعنہ زنی کرتی ہیں تو کبھی دوسری خواتین کے سامنے ان کو ذلیل کرتی ہیں۔ جس سے غریب خواتین کی سخت دل آزاری ہوتی ہے۔ مگر وہ بے چاریاں اپنی غربت اور مفلسی کی وجہ سے امیر عورتوں کے سامنے کچھ بھی نہیں کہہ سکتیں۔ ایسی مالدار خواتین کو ہوش میں آجانا چاہیے اور اپنے ان کاموں سے توبہ کرنی چاہیے۔

غریبوں سے حُسنِ سلوک کی برکتیں

خدا کی قسم! وہ اسلامی بہنیں بڑی خُوش نصیب ہیں، جو غریب اسلامی بہنوں کی مدد کرتی اور پریشان حال خواتین کی پریشانیاں دُور کرتی ہیں۔ کیونکہ مخلوقِ خدا پر شفقت کرنا رضائے الٰہی پانے کا بہت بہترین راستہ ہے۔ جو غریبوں پر رحم کرے گی، ربِّ کریم اس پر رحم وکرم کی ایسی بارش برسائے گا کہ اس کی زندگی میں ہر طرف بہاریں ہی بہاریں آجائیں گی اور یہ تجربہ شُدہ بات ہے کہ جب کسی غریب کی مدد کی جائے تو انسان کو ایسی خُوشی ہوتی ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے، غریبوں کی مدد کرنے

سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔ اسے وہی سمجھ سکتی ہے جسے یہ دولت نصیب ہوئی ہو۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم غریب اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں سے مَحبّت اور شفقت کا برتاؤ کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی دل جوئی کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی مدد کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی پریشانیاں دُور کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں پر رحم کرتی رہیں۔ ☆غریب اسلامی بہنوں کی عزّت کرتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غریبوں میں شامل ہونے کی دعا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بظاہر غربت اور غریبوں کو ہمارے مُعاشَرے میں حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، مگر حقیقت میں ایسی غُربت و مسکینی میں بے شُمار برکتیں ہیں، ایسی غربت و مسکینی میں مبتلا لوگ اسلام میں حقیر نہیں بلکہ لائقِ مَحبّت ہیں اور ایسے ہی غریب و مسکین لوگوں کے گروہ میں شامل ہونے کے لئے پیکرِ حُسن و جمال، رسولِ بے مثال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دُعا کرتے اور اسی گروہ کو اپنی رَفاقت کی برکتوں سے نَوازنے کی خواہش رکھتے تھے، چُنانچہ

حضرت ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: مَساکین سے مَحبّت کرو، کیونکہ میں نے رسولِ خُدا، سَرورِ اَنبیا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُعا میں یہ اَلفاظ شامل فرماتے سنا: **اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ** یعنی اے اللہ! مجھے مسکینی کی حالت میں حیات اور مسکینی کی حالت میں ہی وِصال عطا فرما اور گروہِ

مساکین میں میرا حشر فرما۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اس مُبارک دُعا میں غریبوں اور مسکینوں کے لئے خُوشخبری اور سعادت کی بات ہے کہ انہیں بروزِ قیامت آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرب نصیب ہو گا، اسی وجہ سے ہمارے صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین نے غربت کو پسند فرمایا اور مال و دولت کما کر اس سے نکلنے کی کوشش نہیں فرمائی۔ کیونکہ غربت حضور نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت کی سوغات ہے، چُنانچہ

فقر آقا کی محبّت کی سوغات ہے

حضرت عبدُاللہ بن مُغَفَّل رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ سراپا رحمت میں عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! میں آپ سے مَحبّت کرتا ہوں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو! عرض کی: خُدا کی قسم! میں آپ سے مَحبّت کرتا ہوں۔ اُس نے تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ اِس پر مصطفےٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اگر تُو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے تو فقر کے لیے پہناوا (یعنی لباس) تیار کرلے، کیونکہ جو مجھ سے مَحبّت کرتا ہے، اُس کی طرف فقر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جس طرح سیلاب اُس جگہ کی طرف جاتا ہے جہاں اسے ختم ہونا ہوتا ہے۔[2] یاد رہے یہاں فَقر سے مراد دل کی مسکینیت

1 . . . ابن ماجه، کتاب الزهد، باب مجالسة الفقراء، ۴/۴۳۳، حدیث: ۴۱۲۶

2 . . . ترمذی، کتاب الزهد، باب ماجاء فی فضل الفقر، ۴/۱۵۶، حدیث: ۲۳۵۷۔ چڑیا اور اندھا سانپ، ص ۱۰

اور دل کا مَحَبَّتِ مال سے خالی ہو جانا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ غربت پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت کی سوغات ہے، لہٰذا جو مالداروں کو راحت میں دیکھ کر حسد کرتی، اپنی تکالیف میں دل جلاتی اور طرح طرح کے وسوسوں کا شکار ہوتی ہیں انہیں چاہیے کہ اپنے دل میں حقیقی مَحَبَّتِ رسول کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے جو کچھ حاصل ہے، اس پر قناعت اختیار کریں اور مالداروں کے مال کی طرف بالکل بھی توجہ نہ دیں، کیونکہ مالداروں کے مال کی طرف نظر کرنے سے نُورِ ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے، چُنانچہ

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: دُنیاداروں کے مال کی طرف نظر مت کرو، ورنہ اس کی چمک دمک تمہارے نُورِ ایمان کو سَلب کر لے گی۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! وہ غریب اسلامی بہنیں جن کے گھر کا گزارا مشکل سے چلتا ہے انہیں چاہئے کہ یہ نہ سوچیں کہ فلاں کو اتنا مال ملا ہے، فلاں کو اتنی دولت عطا ہوئی ہے جبکہ ہمیں رزق کے معاملے میں تنگیوں کا سامنا ہے، بلکہ ان کو چاہئے کہ خود بھی قناعت کا ذہن بنائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی قناعت کا ذہن دیں، کیونکہ ☆ قناعت اعلیٰ ترین انسانی صفات میں سے ایک بہت ہی پیاری صفت ہے، ☆ قناعت کرنے والی اپنی خواہشات کو روکنے میں کامیاب ہو جاتی ہے۔ ☆ قناعت کرنے والوں کو اللہ کریم کا شکر بجالانے کی توفیق ملتی ہے۔ ☆ قناعت انسان کی بُلند ہمتی، عالی سوچ، بُزرگی، تقویٰ

1...مرآۃ المناجیح، ٧/٤٣

2...احیاء العلوم، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الفقر علی الغنی، ٤/٢٥٠

اور صبر کی علامت بنتی ہے۔ آیئے! قناعت کی فضیلت پر مشتمل دو احادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

قناعت کی برکتیں

1. ارشاد فرمایا: اُس شخص کے لیے خُوشخبری ہے، جو اِسلام کی ہدایت پائے اور اس کی روزی بقدرِ ضرورت ہو اور وہ اس پر قناعت کرے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جسے اسلام کی ہدایت ملی اور بقدرِ ضرورت رزق ملا پھر اس نے اس پر قناعت کی وہ کامیاب ہو گیا۔[2]

رہیں سب شاد گھر والے شہا تھوڑی سی روزی پر عطا ہو دَولتِ صَبر و قناعَت یارَسُولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۳۳۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اپنے دل سے مال و دولت کی مَحبّت کو نکالنے، سادگی اپنانے، راحت و سُکون کے ساتھ زندگی گزارنے اور غربت پر صبر و قناعت کا ذہن بنانے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ ہو جائیں، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سنتوں پر عمل اور شریعتِ مُبارکہ کے مطابق زندگی گزارنے، نمازوں کی پابندی کرنے، رَبِّ کریم کی ذات پر توکُّل کرنے کے ساتھ ساتھ صبر و قناعت کا ذہن بھی دیا جاتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیه، ۱۵۶/۴، حدیث: ۲۳۵۶

2 ۔۔۔ مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی الکفاف والقناعة، ص ۴۰۶، حدیث: ۲۴۲۶

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اُس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ناخن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"101 مَدَنی پھول"** سے ناخُن کاٹنے کی سنّتیں اور آداب سنئے: ☆ جُمُعہ کے دن ناخُن (Nails) کاٹنا مُستَحَب ہے۔ ہاں اگر زیادہ بڑھ گئے ہوں تو جُمُعہ کا اِنتظار نہ کیجئے۔[2] صَدْرُ الشَّریعہ، مَولانا امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: منقول ہے: جو جُمُعہ کے روز ناخُن تَرشوائے (کاٹے) اللہ کریم اُس کو دوسرے جُمُعہ تک بلاؤں سے محفوظ رکھے گا اور تین دن زائد یعنی دس دن تک۔[3] ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو جُمُعہ کے دن ناخُن تَرشوائے (کاٹے) تو رحمت آئے گی اور گناہ جائیں گے۔[4] ☆ ہاتھوں کے ناخُن کاٹنے کے منقول طریقے کا خُلاصہ پیشِ خدمت ہے: پہلے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی اُنگلی سے شُروع کر کے ترتیب وار چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سَمیت ناخن کاٹے جائیں مگر انگوٹھا چھوڑ دیجئے۔ اب اُلٹے ہاتھ کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔ اب آخر میں سیدھے

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۶۸ ماخوذا

3 ۔۔۔ معجم اوسط، ۳/۳۲۸، حدیث: ۴۷۶۶ - بہارِ شریعت، ۳/۵۸۳، حصہ ۱۶

4 ۔۔۔ عمدۃ القاری، کتاب اللباس، باب تقلیم الاظفار، ۱۵/۹۰

ہاتھ کے انگوٹھے کا ناخُن کاٹا جائے۔[1] ☆پاؤں کے ناخُن کاٹنے کی کوئی ترتیب منقول نہیں، بہتر یہ ہے کہ سیدھے پاؤں کی چھنگلیا (یعنی چھوٹی انگلی) سے شُروع کر کے ترتیب وار انگوٹھے سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے پھر اُلٹے پاؤں کے انگوٹھے سے شُروع کر کے چھنگلیا سَمیت ناخُن کاٹ لیجئے۔[2] ☆جَنابت کی حالت (یعنی غُسل فَرض ہونے کی صورت) میں ناخُن کاٹنا مکروہ ہے۔[3] ☆دانت سے ناخُن کاٹنا مکروہ ہے اور اس سے بَرَص یعنی کوڑھ کے مرض کا اندیشہ ہے۔[4] ☆ناخُن کاٹنے کے بعد ان کو دَفن کر دیجئے۔[5]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور دو رسالے **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور ان کا مُطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ . . . الخ، ۱/ ۱۹۳

2 . . . احیاء العلوم، کتاب اسرار الطھارۃ، القسم الثالث فی النظافۃ . . . الخ، ۱/ ۱۹۳

3 . . . فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان . . . الخ، ۵/ ۳۵۸

4 . . . فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان . . . الخ، ۵/ ۳۵۸

5 . . . فتاویٰ ھندیہ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان . . . الخ، ۵/ ۳۵۸

بیان:4 ہر مُبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقْت اللہ پاک اُس سے راضی ہو تو اسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرُوْد شریف پڑھے۔[1]

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی   کوئی کمی سَروَرا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... مسند الفردوس، ۲/۲۸۴، حدیث: ۶۰۸۳

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے ہمارے بیان کا موضوع ہے "**نیکیاں چھپایئے**" ریاکاری کی تباہ کاریاں، ریاکاری کی تعریف، ریاکاری کی مَذَمَّت میں آیات و احادیث، ریاکاری کی مثالیں، نیکیاں چھپانے کے حوالے سے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے اقوال اور واقعات، اخلاص کا انعام، جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے طریقے اور دیگر کئی اہم ترین نِکات اس بیان میں ہم سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ریاکاری کی تباہ کاری

حضرت منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ارشاد فرماتے ہیں: ایک نہایت عبادت گزار، پابندِ تہجّد اور گِریہ وزاری کرنے والا شخص، مجھ سے بہت عقیدت رکھنے والا اور میرے دُکھ سُکھ کا ساتھی تھا۔ وہ اکثر ملاقات کے لئے میرے پاس آیا کرتا تھا۔ پھر کافی دن تک نہ آیا پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ شدید بیمار ہے۔ میں اس کے گھر گیا تو دیکھا کہ اس کا چہرہ سیاہ، آنکھیں نیلی اور ہونٹ موٹے ہو چکے ہیں۔ میں نے ڈرتے ڈرتے کہا: ''اے میرے بھائی! لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی کثرت کر!'' اس نے آنکھیں کھولیں اور مشکل سے میری طرف دیکھا، پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ دوسری مرتبہ بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسری مرتبہ میں نے کہا کہ ''اگر تُونے کلمہ طیبہ نہ پڑھا تو نہ میں تجھے غسل دوں گا، نہ کفن اور نہ ہی تیری نمازِ جنازہ پڑھوں گا۔'' یہ سن کر اُس نے آنکھیں کھولیں اور کہا: ''اے میرے بھائی منصور! کلمۂ طیبہ اور میرے درمیان رُکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے۔ میں نے کہا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' کہاں گئیں تیری وہ نمازیں، وہ روزے اور راتوں کا قیام؟'' یہ سن کر اس نے بڑی حسرت سے کہا: **میرے وہ اعمال اللہ پاک کی رضا کے لئے نہیں تھے**، بلکہ میں اس لئے عبادت کیا کرتا تھا تاکہ لوگ مجھے نمازی، روزے دار اور تہجد گزار کہیں۔ جب میں تنہائی میں ہوتا تو چھپ کر بَرَہْنہ (یعنی عریاں) ہو کر شراب پیتا اور نافرمانیوں سے اپنے رَبِّ کریم کا مقابلہ کرتا۔ ایک عرصے تک گناہوں کا یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر میں ایسا شدید بیمار ہوا کہ بچنے کی امید نہ رہی، میں نے قرآن پاک منگوا کر پڑھنا شروع کیا جب سورۂ یٰسین تک پہنچا تو قرآنِ کریم کو بلند

کر کے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: "اے اللہ پاک! اس قرآنِ عظیم کے صدقے مجھے شفا عطا فرما، میں آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔" اللہ کریم نے میری دعا قبول کی اور میں ٹھیک ہو گیا۔ پھر شیطان لعین نے مجھے میرے رَبِّ کریم سے کیا ہوا عہد بُھلا دیا اور میں پھر عرصۂ دراز تک گناہوں میں مشغول رہا۔ پھر مجھ پر شدید بیماری مُسَلَّط کر دی گئی۔ جب موت کے سائے گہرے ہونے لگے تو میں نے پھر قرآنِ کریم کا واسطہ دے کر معافی و صحت کی بھیک مانگی، میرے کریم پَرْوَرْدْگار نے مجھے پھر شِفا عطا فرما دی لیکن میں پھر نفسانی خواہشات اور نافرمانیوں میں پڑ گیا۔ میں نے پھر قرآنِ پاک منگوایا اور پڑھنے لگا تو ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ اب میں سمجھ گیا کہ اللہ کریم مجھ پر سخت ناراض ہے، میں نے قرآنِ کریم ہاتھ میں اٹھا کر عرض کی: "یا اللہ پاک! اس مصحف شَریف کی عظمت کا صدقہ! مجھے اس بیماری سے شفا عطا فرما۔"

اتنے میں میں نے ہاتفِ غیبی کی یہ آواز سنی: جب تجھ پر بیماری آتی ہے تُو توبہ کر لیتا ہے، جب تندرست (Healthy) ہو جاتا ہے تو پھر گناہ کرنے لگتا ہے۔ شدتِ مرض میں تُو روتا ہے اور قوّت ملنے کے بعد پھر نافرمانیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ کتنی ہی مصیبتوں اور آزمائشوں میں تُو مبتلا ہوا مگر اللہ پاک نے تجھے ان سب سے نجات عطا فرمائی۔ اس کے منع کرنے اور روکنے کے باوجود تُو گناہوں میں ڈوبا رہا اور عرصۂ دراز تک اس سے غافل رہا۔ کیا تجھے موت کا خوف نہ تھا؟ تُو عقل اور سمجھ رکھنے کے باوجود گناہوں پر ڈَٹا رہا اور تُو اپنے اوپر اللہ کریم کا فضل و کرم بھول گیا۔ خوفِ خدا سے نہ کبھی تجھ پر کپکپی طاری ہوئی نہ تیرے آنسو بہے۔ کتنی مرتبہ تُو نے اللہ کریم سے کیا ہوا

وعدہ توڑ ڈالا، بلکہ تُو ہر بھلائی کو بھول گیا۔ دُنیا ہی میں تجھے بتایا جارہا ہے کہ تیرا ٹھکانا قبر ہے، جو ہر لمحہ تجھے موت کی آمد کی خبر سنا رہی ہے۔

حضرت منصور بن عمّار رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کی باتیں سن کر میں زار و قطار روتا ہوا واپس پلٹا، گھر پہنچنے سے پہلے ہی مجھے خبر ملی کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم اللہ پاک سے حُسنِ خاتمہ کی دعا کرتے ہیں کیونکہ بہت سے روزے دار اور راتوں کو قیام کرنے والے بُرے خاتمے سے دوچار ہو گئے۔ (1)

مجھے دیدے ایمان پر اِستِقامت پئے سَیِّدِ مُحتَشَم یاالٰہی
خُدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۰)

یہاں ایک اہم مسئلہ سماعت فرمالیجئے کہ اگر کوئی مسلمان مرتے وقت کلمہ نہ پڑھ سکے یامَعَاذَاللہ اس کی زبان سے کوئی کُفریہ کلمہ نکل جائے پھر بھی اس پر کُفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ موت کی سختی کی وجہ سے عقل زائل ہو گئی ہو اور اس کی زبان سے ایسے الفاظ بغیر ارادے کے نکلے ہوں۔ بہارِ شریعت میں ہے: "مرتے وقت مَعَاذَاللہ اس کی زبان سے کلمۂ کُفر نکلا تو کُفر کا حکم نہ دیں گے کہ ممکن ہے موت کی سختی میں عقل جاتی رہی ہو اور بے ہوشی میں یہ کلمہ نکل گیا۔ بہت ممکن ہے کہ اس کی بات پوری سمجھ میں نہ آئے کہ ایسی شِدَّت کی حالت میں آدمی پوری بات صاف طور پر ادا کرلے، دشوار ہوتا ہے۔" (2)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 . . . الروض الفائق، ص۱۷ ملخصا

2 . . . بہار شریعت، ۱/۸۰۹، حصہ: ۴

ریاکاری کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ لرزہ خیز حکایت سے معلوم ہوا! ☆ریاکاری کے سبب اللہ پاک سخت ناراض ہوتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان دُنیا کے اندر ہی ذِلّت ورُسوائی کا مزہ چکھ لیتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب اللہ والوں کی برکات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہونے کا خطرہ رہتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں، ☆ریاکاری کے سبب انسان کے دل سے خوفِ خدا نکل جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان گناہوں پر دلیر ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے فضل و کرم کو بھول جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ کریم کی کرم نوازی اور اس کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے، ☆ریاکاری کے سبب انسان اللہ پاک کے وعدے کو بھول جاتا ہے، اَلْغَرَض! ریاکاری ایسا خطرناک مرض ہے جس میں مبتلا ہو کر انسان بے شُمار اچھائیوں سے محروم اور بے شُمار برائیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم شیطان کے اس خطرناک ترین وار ریاکاری کی آفت سے بچیں، اللہ کریم کی بارگاہ میں اس آفت سے پناہ طلب کریں اور ہر عمل صرف اور صرف رضائے الٰہی کے لئے کریں۔

ریاکاری کی تعریف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رِیاکاری کے بعض نقصانات کے مُتَعلِّق ہم نے سنا، آیئے! اب رِیاکاری کی تعریف (Definition) سنتی ہیں، تاکہ ہم بھی ریاکاری کی آفت

سے اپنے آپ کو بچانے میں کامیاب ہو سکیں چُنانچہ

ریاکاری یہ ہے کہ اللہ پاک کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔ گویاعبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یالوگ اس کی تعریف کریں یااسے نیک سمجھیں یااسے عزّت وغیرہ دیں۔[1]

ریاکاری کی مَذمَّت پر 2 فرامینِ الٰہی

ریاکاری کا شُمار ان گناہوں میں ہوتا ہے جن کی مَذمَّت قرآن وحدیث میں بیان کی گئی ہے۔ آیئے! ریاکاری کی مَذمَّت پر 2 فرامینِ الٰہی سنئے، چُنانچہ

پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت نمبر 110 میں ارشادِ رَحْمٰن ہے:

فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ۠﴿۱۱۰﴾ (پ١٦، الکھف: ١١٠)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: تو جسے اپنے ربّ سے ملنے کی اُمّید ہو اُسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رَبّ کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت کثیر بن زِیاد رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: میں نے حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه سے اِس آیت کا مطلب پوچھا تو فرمایا: یہ مومن کے بارے میں نازِل ہوئی۔ میں نے کہا: کیاوہ اللہ پاک کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے؟ فرمایا: نہیں، لیکن عمل میں شِرک کرتا ہے کیونکہ وہ اس عمل سے اللہ پاک اور لوگوں کی رِضاچاہتا ہے۔ اس وجہ سے وہ عمل قبول نہیں ہوتا۔[2]

---

1 ۔۔۔ الزواجر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیة۔۔۔الخ، الکبیرة الثانیة الشرک الاصغر۔۔۔الخ، ١/٨٦

2 ۔۔۔ تفسیر در منثور، پ١٦، الکھف، تحت الآیة: ١١٠، ٥/٤٧٠

پارہ 5 سُوْرَۃُ النِّسَآء کی آیت نمبر 38 میں فرمانِ باری ہے:

وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا (۳۸) (پ۵، النسآء: ۳۸)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر (توان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا۔

اسی طرح کثیر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی ریاکاری کی مَذمَّت بیان کی گئی ہے، آیئے! اس بارے میں 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے اور عبرت حاصل کیجئے، چُنانچہ

ریاکاری کی مذمت پر 2 فرامینِ مصطفےٰ

1. ارشاد فرمایا: بے شک دوزخ میں ایک وادی ہے جس سے دوزخ روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے، اللہ پاک نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ کے اُن ریاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قرآنِ پاک کے حافِظ، اللہ پاک کے علاوہ کسی اور کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ پاک کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا میں نکلنے والے ہوں گے۔ (1)
2. ارشاد فرمایا: جب اللہ کریم تمام پچھلوں اور اگلوں کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں، تو ایک مُنادی ندا کرے گا، جس نے کوئی کام اللہ کریم کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ کریم تمام شریکوں کے شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔ (2)

---

1 ... معجمِ کبیر، ۱۲/۱۳۶، حدیث: ۱۲۸۰۳

2 ... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الکھف، ۵/۱۰۵، حدیث: ۳۱۶۵

عطا کر دے اخلاص کی مجھ کو نعمت نہ نزدیک آئے ریا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیکیاں مال وزر سے زیادہ قیمتی ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیات اور فرامینِ رسول سے ان کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بلاوجہ اپنی نیکیوں کا اعلان کر کے ریاکاری کی نحوست میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! یہ نیکیاں مال و دولت اور جائیداد سے بھی زیادہ قیمتی اور اَہمیّت رکھتی ہیں، اس بات کو یوں سمجھئے کہ اگر کوئی اسلامی بہن مال و دولت جمع کرتی ہے تو اسے بس یہی فکر لگی رہتی ہے کہ کہیں میرا مال ضائع نہ ہو جائے، چوری نہ ہو جائے، ڈاکہ نہ پڑ جائے، خراب نہ ہو جائے، مجھے نقصان (Loss) نہ ہو جائے، یوں ہی جائیداد سے مُتَعَلِّق بھی فکر مند رہتی ہے کہ کہیں جائیداد پر قبضہ نہ ہو جائے، اس کی ڈبل فائل نہ نکل آئے، کوئی اور شخص ملکیت کا دعویٰ نہ کر دے وغیرہ، لہٰذا وہ اپنے مال اور جائیداد کی حفاظت کی خاطر ہر ممکن کوشش کرتی ہے، کیمرے لگاتی ہے، کسی کے سامنے اپنے اثاثہ جات کا اظہار نہیں کرتی، جبکہ ریاکار محنت کر کے مال و جائیداد سے قیمتی ترین چیز یعنی نیکیاں تو جمع کر لیتے ہیں مگر ان کو محفوظ رکھنے کا بالکل بھی ذہن نہیں رکھتے، آیئے! سنتی ہیں کہ ہم کس کس طریقے سے ریاکاری کے گناہ میں مبتلا ہو رہی ہیں۔ یاد رہے! جو مثالیں ابھی بیان کی جا رہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ رِیاکاری کا تَعَلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم

نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قیاس کرتے ہوئے کسی پر بدگمانی نہ کی جائے، بلکہ ہم سب کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ کہیں ہم تو اس مصیبت میں مبتلا نہیں، آیا یہ کام کرتے وقت ہماری نیّتیں واقعی خالص ہیں یا دوسروں کو دکھانے کے لئے یہ کررہی ہیں۔

رِیاکاری کی مختلف مثالیں

☆فنِ قراءت اس لئے سیکھنا کہ اسلامی بہنیں "قاریہ" کہیں۔☆اپنے لئے عاجزی کے الفاظ مثلاً گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ دوسری اسلامی بہنیں عاجزی کی پیکر سمجھیں۔☆اسلامی بہنوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے! اندھیری قبر میں کیا ہوگا! آہ! قیامت میں حساب کیسے دوں گی! وغیرہ۔☆دُنیا سے بے رغبتی اور اپنی نیک نامی کی چھاپ ڈالنا۔☆اسلامی بہنوں کے سامنے ہاتھ میں تسبیح رکھنا، ان کے سامنے ہونٹ ہلا کر یا آواز سے ذکر و اذکار یا درودِ پاک اس لئے پڑھنا کہ وہ نیک سمجھیں۔☆اسلامی بہنوں کے سامنے کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ مواقع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تاکہ اسلامی بہنیں اسے سنّتوں پر عمل کرنے والی قرار دیں۔☆دعوت میں یا دوسروں کی موجودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ اسلامی بہنیں اسے سنّت کی پیروی کرنے والی اور کم کھانے والی تصوُّر کریں۔☆کسی کو اپنی نیکیاں بتا کر یہ کہنا کہ **"آپ کسی اور کو مت بتانا"** تاکہ سامنے والی متاثر ہو کہ بہت مخلص ہے جو کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتی۔☆رَمضانُ المُبارَک میں اعتِکاف کرنا، سب کے سامنے تِلاوت کرنا، یا خوب گڑگڑا کر اس لئے دعائیں مانگنا کہ اسلامی بہنیں نیک سمجھیں۔☆اپنے دینی کارنامے اس

لئے بیان کرنا کہ سُننے والی اسلامی بہنیں اِسے دین کی بہت بڑی خادِمہ تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے گُن گائیں۔ ☆ پیچیدہ مسائل کو آسان کر کے اِس لئے بیان کرنا تا کہ واہ واہ ہو۔ ☆ دین و دُنیا سے مُتَعَلِّق باریک اور انوکھی باتیں اِس لئے بیان کرنا کہ اسلامی بہنوں پر اپنی کثرتِ معلومات کا سِکّہ بیٹھ جائے۔ ☆ دوسروں کی موجودَگی میں اِس لئے خاموش رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ اسلامی بہنیں سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زَبان کا قفلِ مدینہ لگانے والی تصوُّر کریں۔

☆ اسی طرح کوئی کہتی ہے: میں ہر سال رجب، شعبان اور رَمَضان کے روزے رکھتی ہوں۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں اتنے سالوں سے پانچوں نمازیں ادا کرتی ہوں۔ ☆ کوئی اپنے حج کی تعداد کا تو کوئی عُمرے کی گنتی کا اعلان کرتی ہے۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں اتنے عرصے سے بلاناغہ مَدَنی کام کر رہی ہوں۔ ☆ میں اتنے عرصے سے دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں ذِمّے داری پر ہوں۔ ☆ کوئی کہتی ہے: میں روزانہ اتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھتی ہوں۔

بدگمانی سے بچیے!

یہ بات دوبارہ ذہن نشین کر لیجئے! رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں (Examples) سننے والی کے اپنے آپ میں رِیاکاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیاکار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیاکاری کا تَعلُّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات ہر کسی کو معلوم نہیں ہو سکتے۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی اسلامی بہن پر بدگمانی نہ کی جائے۔ حضرت مکحول دمشقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تم کسی کو روتے دیکھو تو

اُس کے ساتھ رونے لگ جاؤ یہ بدگُمانی نہ کرو کہ وہ لوگوں کو دکھانے کیلئے ایسا کر رہا ہے۔ میں نے ایک بار ایک شخص کو روتا دیکھ کر بدگمانی کی تھی کہ یہ رِیاکاری کر رہا ہے تو اِس کی سزا میں ایک سال تک (خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ میں) رونے سے محروم رہا۔(1)

بدگمانی، بدنگاہی سے بچیں کیجئے رحمت اے نانائے حسین
دولتِ اخلاص ہم کو دیجئے کیجئے رحمت اے نانائے حسین

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے مُعاشَرے کو ریاکاری کی دیمک نے کس طرح کھوکھلا کیا ہوا ہے۔ یاد رکھئے! نفس و شیطان ہمارے دشمن ہیں، یہ مختلف حیلے بہانوں سے ہمیں ریاکاری کی دلدل میں گرا کر ہماری نیکیاں ضائع کروانا چاہتے ہیں، لہٰذا ان کے واروں سے ہوشیار رہئے اور اپنا یہ ذہن بنالیجئے کہ ہمیں کوئی بھی نیکی کر کے بلاوجہ نہ کسی کو دکھانا ہے، نہ سنانا ہے اور نہ ہی جتلانا ہے، اگر دکھانا یا سنانا ہی ہے تو صرف اور صرف اس ذات کو جس نے ہمیں نیکی کرنے کی توفیق بخشی ہے، جس نے ہمیں پیدا کیا ہے، جو ہمارا خالق و مالک ہے، جس کی بارگاہ سے ہمیں ثواب ملنا ہے، جو ہمارے اعمال قبول فرماتا ہے، جو ہمیں جنّت میں داخل فرمائے گا، جس کو ہماری نیتوں اور ہمارے دلوں کے حالات کا علم ہے۔ بالفرض کسی کے دل میں یہ شیطانی وسوسہ آئے کہ جب ریاکاری کی اِس قدر آفتیں ہیں تو سرے سے نیک اعمال مثلاً نماز، روزہ، مَدَنی کام اور

---

1 ...تنبیہ المغترین، ص۱۰۷

سنتوں بھرے بیانات کرنا سننا ہی چھوڑ دیئے جائیں تاکہ کم از کم ریاکاری کی تباہ کاریوں سے تو بچ جائیں گی۔ یاد رکھئے! اگر ناک (Nose) پر مکھی بیٹھ جائے تو مکھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی، لہٰذا ریاکاری کے خوف سے نیک اعمال چھوڑنا ہرگز عقلمندی نہیں، نیک اعمال چھوڑنے کے بجائے ان میں نیّت کی درستی اور اخلاص پیدا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ اللہ پاک کی عبادت کرتے ہیں اور لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر نہیں ہونے دیتے تو ربِّ کریم ان سے خُوش ہو کر ان پر انعام و اکرام کی بارشیں فرماتا ہے۔ آیئے! اس بارے میں اولیائے کرام کے چند اقوالِ زریں سنتی ہیں، چُنانچہ

تنہائی میں عبادت کی فضیلت

حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ کریم کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے (دن کی طرف) نکل جاتا ہے۔[1]

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت

مزید فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور یہ غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خُوشخبری ہے جو

1 … حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۰، رقم: ۷۵۹۰

اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مسجدیں زمین پر متقی لوگوں کی رہائش گاہیں ہیں اور اللہ کریم اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔[1]

حضرت یوسف بن اسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: اللہ کریم نے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں سے کسی نبی پر وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو کہہ دیجئے: وہ اعمال کو میرے لئے پوشیدہ کریں، میں ان کے اعمال کو ظاہر کردوں گا۔[2] یعنی جو شخص خدا کے لئے پوشیدہ عبادت کرے گا اللہ پاک اس کی عبادت کا چرچا دُنیا میں کرے گا اور دُنیا والوں میں وہ عبادت گزار مشہور (Famous) ہو جائے گا۔ البتہ فرض عبادات کا معاملہ الگ ہے مثلاً رَمضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو کھلم کھلا رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نماز بھی ادا کرنی فرض ہے۔ بہرحال جیسی عبادت ہوگی ویسے ہی اس کا حکم ہوگا اور اجر ہر ایک کو نیّت کے مطابق ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ریاکاری سے بچنے اور نیکیوں کو چھپانے سے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں۔ ریاکاری سے بچنے اور نیکیاں چھپانے کے حوالے سے اگر ہم اللہ والوں کی سیرت کا مطالعہ کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح ہم پر ظاہر ہو جائے گی کہ ان حضرات کے سینے اخلاص کی دولت سے معمور ہوتے۔ یہ حضرات اپنی نیکیوں کا

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۵/۴۲۱، رقم: ۷۵۹۵

2 ۔۔۔ لطائف المعارف، وظائف شھر رمضان المعظم، ص۱۸۶

ڈھنڈورا نہیں پیٹتے، اپنی نیکیوں کا اعلان نہیں کرتے، بلا وجہ اپنی نیکی کی دعوت کا چرچا نہیں کرتے بلکہ یہ اللہ والے تو اپنی نیکیوں کو اس طرح چھپاتے ہیں جس طرح لوگ اپنے گناہوں اور عیوب کو چھپاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کریم ان سے خُوش ہو کر ان کی نیکیاں لوگوں پر ظاہر فرما دیتا ہے، عبادت کا نُور ان کے نُورانی چہروں سے ظاہر ہوتا ہے، لوگ انہیں **متقی، پرہیزگار، تہجد گزار، عابد و زاہد، ولیِ کامل، صوفیِ باصفا** اور **عاشقِ مدینہ** کہتے ہیں، ان کا وسیلہ دے کر اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے ہیں، آیئے! ہم بھی ریاکاری کی آفت سے نجات پانے اور نیکیاں چھپانے کا ذہن بنانے کے لئے اللہ والوں کی سیرت کے 2 ایمان افروز واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

(1) نیکیاں چھپانے کا انوکھا انداز

حضرت ابُو الحسن محمد بن اسلم طُوسی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی نیکیاں چھپانے کا بے حد خیال رکھتے تھے، یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: "اگر میرا بس چلے تو میں **اعمال لکھنے والے دونوں فرشتوں سے بھی چھپ کر عبادت کروں۔**" حضرت ابو عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں بیس (20) سال سے زیادہ عرصہ ابُو الحسن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی صحبت میں رہا مگر جُمُعَۃُ المُبارَک (و دیگر فرائض و واجبات) کے علاوہ کبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دو (2) رکعت نَفْل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پانی کا کوزہ لے کر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بچّہ زور زور سے رونے لگا۔ اس کی والدہ اسے چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں۔

میں نے پوچھا: "یہ بچّہ آخر اس قدر کیوں رو رہا ہے؟" بی بی صاحبہ نے فرمایا: "اس کے ابّو یعنی حضرت ابُوالحسن طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس کمرے میں داخل ہو کر تلاوتِ قرآن کرتے اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے۔" شیخ ابو عبدُاللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: "حضرت ابُوالحسن طوسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ (ریاکاری کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطر) نیکیاں چھپانے کی بہت کوشش فرماتے تھے، یوں کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھو کر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تاکہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے۔"(1)

(2) چالیس سال نفل روزے رکھے مگر...

حضرت داود طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ مسلسل چالیس (40) سال تک روزے رکھتے رہے مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے اِخلاص کا یہ عالَم تھا کہ اپنے گھر والوں تک کو خبر نہ ہونے دی۔ وہ اس طرح کہ کام پر جاتے ہوئے دوپہر کا کھانا (Lunch) ساتھ لے لیتے اور راستے میں کسی کو دے دیتے، مغرب کے بعد گھر آکر کھانا کھا لیا کرتے۔(2)

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو ۔۔۔ کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی
رِیاکاریوں سے سیاہ کاریوں سے ۔۔۔ بچا یاالٰہی بچا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا! ☆اللہ کریم کے مقبول بندے

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، محمد بن اسلم، ۹/۲۵۴، رقم: ۱۳۸۰۳

2 ۔۔۔ تاریخِ بغداد، رقم: ۴۴۵۵، داود بن نصیر، ۸/۳۴۶

صرف اور صرف اللہ کریم کی رضا کی خاطر نیکیاں کرتے ہیں، ☆ **اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی آنکھیں رات کی تاریکی میں بھی خوفِ خدا و خوفِ آخرت کے سبب آنسوؤں سے تَر رہتی ہیں، ☆ **اللہ کریم کے مقبول بندے** ساری ساری رات نیکیوں میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اپنی نیکیوں کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہونے دیتے، ☆ **اللہ کریم کے مقبول بندوں** کی صحبت میں رہنے والوں کو بھی بعض اوقات ان کی نیکیوں کا پتا نہیں چل پاتا، اَلْغَرَض! **اللہ پاک کے مقبول بندوں** کا بس یہی ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ ان کی نیکیوں کا علم صرف رَبِّ کریم کو ہو کیونکہ وہ اس کی رضا کے لئے ہی نیکیاں کرتے ہیں۔ **اللہ کرے** ہم بھی نیکیاں چھپانے والیاں بن جائیں، **اللہ کرے** ہماری نیکیوں کے بارے میں بھی کسی کو علم نہ ہو سکے۔ **اللہ کرے** ہمارے دل میں بھی اخلاص کا ایسا جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم بھی صرف اور صرف رَبِّ کریم کی رضا و خُوشنُودی کی خاطر عمل کریں۔ کیونکہ جو خُوش نصیب مسلمان اخلاص کے ساتھ عمل کرے گا اللہ کریم کے فضل و کرم سے اسے جنّت میں داخلہ نصیب ہو گا، چُنانچہ

اخلاص کے ساتھ عمل کرنے کا انعام

اُمّت پر مہربان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جب آخری زمانہ آئے گا تو میری اُمّت تین گروہ میں تقسیم ہو جائے گی۔ ایک گروہ صرف اللہ پاک کی رضا کی خاطر عبادت کرے گا، دوسرا گروہ دکھاوے کے لیے اللہ پاک کی عبادت کرے گا اور تیسرا گروہ اس لیے عبادت کرے گا کہ وہ لوگوں کا مال ہڑپ کر جائے۔ جب اللہ پاک قیامت کے دن ان کو اٹھائے گا تو لوگوں کا مال کھا جانے

والے سے فرمائے گا: میری عزّت و جلال کی قسم!میری عبادت سے تیرا کیا ارادہ تھا؟عرض کرے گا: تیری عزّت وجلال کی قسم!لوگوں کامال کھانا مقصد تھا۔اللہ پاک فرمائے گا:اس کی کوئی نیکی میری بارگاہ میں مقبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر ریاکاری سے عبادت کرنے والے سے فرمائے گا: میری عزّت وجلال کی قسم!میری عبادت سے تیرا کیا مقصود تھا؟وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم!لوگوں کو دکھانا مقصد تھا۔ رب فرمائے گا: تیرے اعمال میں سے کچھ بھی میری بارگاہ میں قبول نہیں، اسے دوزخ میں ڈال دو۔پھر اخلاص کے ساتھ اپنی عبادت کرنے والے سے فرمائے گا:میری عزّت وجلال کی قسم!میری عبادت سے تیرا کیا مقصد تھا؟وہ عرض کرے گا: تیری عزّت و جلال کی قسم!میرے اِرادے کو تُو بہتر جانتا ہے، میں نے صرف تیری رضا چاہی۔ارشاد فرمائے گا:میرے بندے نے سچ کہا،(فرشتو!)اسے جنّت کی طرف لے جاؤ۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جو دُنیا سے اس حال میں رخصت ہوا کہ اللہ کریم کے لئے اپنے تمام اعمال میں مخلص تھا اور نماز، روزے کا پابند تھا، اللہ کریم اس سے راضی ہے۔[2]

بلا حساب ہو جنّت میں داخلہ یاربّ پڑوس خُلد میں سَرْوَر کا ہو عطا یاربّ
نبی کا صدقہ سدا کیلئے تُو راضی ہو کبھی بھی ہونا نہ ناراض یاخدا یاربّ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۸۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... معجمِ اوسط، ۴/۳۰، حدیث: ۵۱۰۵ ملخصا
2... مستدرک، کتاب التفسیر، باب خطبۃ النبی فی حجۃ الوداع، ۳/۶۵، حدیث: ۳۳۳۰ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! اخلاص کے ساتھ عمل کرنے والے ربِّ کریم کو کس قدر پسند ہیں کہ اللہ پاک اپنی رحمت سے انہیں جنّت کی نعمت سے سرفراز فرمائے گا، لہٰذا اگر ہم بھی اپنی عبادات کو اخلاص سے آراستہ کریں گی تو اللہ کریم ہمیں بھی جنّت عطا فرمائے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ اخلاص کا جذبہ کیسے پیدا ہو؟ تو آیئے! اپنے دل میں اخلاص کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے 12 طریقے سنئے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کیجئے، اللہ کریم کی رحمت سے امید ہے کہ بہت جلد اپنے عمل میں اخلاص کی خُوشبوئیں محسوس کریں گی۔

جذبۂ اِخلاص پیدا کرنے کے 12 طریقے

(1) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے سچے دل سے بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا کیجئے۔ (2) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے اخلاص کے فضائل کا مطالعہ کیجئے۔ (3) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دین رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی سیرت کے اخلاص سے بھرپور ایمان افروز واقعات کو بار بار پڑھئے۔ (4) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مخلص بندوں کو ملنے والی نعمتوں کو تصوُّر میں لایئے۔ (5) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ریاکاری کی تباہ کاریوں کو بار بار پڑھئے۔ (6) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کُتُب کا مطالعہ کیجئے، مثلاً احیاء العلوم میں موجود اخلاص اور ریاکاری کا بیان پڑھیں۔ (7) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو اپنے مطالعہ میں رکھئے۔ (8) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی چینل پر نشر (Telecast) ہونے والے مختلف پروگرامز دیکھنے یا سننے کی عادت بنایئے۔ (9) جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ سے جاری

کردہ اَمیرِ اہلسنّت اور دیگر مبلغین کے سنتوں بھرے بیانات پر مشتمل میموری کارڈز قیمتاً طلب کرکے روزانہ اس میں سے ایک بیان سننے کی عادت بنایئے۔(10)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی سے شرکت کیجئے۔(11)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کے لیے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کی ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔(12)جذبۂ اخلاص پیدا کرنے کیلیے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہیے۔

خُوب مخلص بنوں، میں ریا سے بچوں ہو نگاہِ کرم، تاجدارِ حرم

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۲۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سُنّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مسلمان مدینے والے

سونے جاگنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پُھول**" سے سونے جاگنے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: ☆سونے

1…مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی نقصان پہنچانے والا کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے، ☆سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰ[1] ☆عصر کے بعد نہ سوئیں عقل زائل ہونے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامَت کرے۔[2] ☆دوپہر کو قیلولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے۔[3] حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: غالباً یہ ان لوگوں کے لیے ہوگا جو شب بیداری کرتے ہیں، رات میں نمازیں پڑھتے ذکرِ الٰہی کرتے ہیں یا کُتُب بینی یا مطالعے میں مشغول رہتے ہیں کہ شب بیداری میں جو تھکاوٹ ہوئی قیلولے سے دَفع ہو جائے گی۔[4] ☆دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[5] ☆سونے میں مستحب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ☆کچھ دیر سیدھی کَروَٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر[6]، ☆سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوائے اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا، ☆سوتے وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تہلیل (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ) تسبیح (یعنی سُبْحٰنَ اللّٰہ) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) پڑھے

---

1 . . . بخاری، کتاب الدعوات، باب ما یقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

2 . . . مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، ۴/۲۷۸، حدیث: ۴۸۹۷

3 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۳/۴۳۵، حصہ ۱۶

5 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

6 . . . فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

یہاں تک کہ سو جائے کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اٹھے گا۔[1] ☆ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَحْیَانَا بَعْدَ مَاۤ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ**[2] یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ ☆ جب لڑکے اور لڑکی کی عُمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سُلانا چاہیے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الثلاثون فی المتفرقات، ۵/۳۷۶

2 ... بخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، ۴/۱۹۶، حدیث: ۶۳۲۵

3 ... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، باب الاستبراء وغیرہ، ۹/۶۲۹

بیان:5 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصۡحٰبِكَ یَا نُوۡرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ کریم اُس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس پر 100 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے، اللہ کریم اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور دوزخ کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے قِیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔(1)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

1 … معجم اوسط، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵

2 … معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج کے بیان کا موضوع ہے **"ایمان کی سلامتی"** اس بیان میں ہم سنیں گی کہ قرآن و حدیث میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے، ایک مسلمان کو ایمان کی سلامتی کے لئے کس قدر فکر مند رہنے کی ضرورت ہے، ہمارے بُزرگانِ دین ایمان کی حفاظت کیلئے کیسا جذبہ رکھتے تھے، انہیں سلبِ ایمان کا کتنا خوف لاحق رہتا تھا، آخرت میں کامیابی کے لئے کیا تدابیر (Remedies) اختیار کی جائیں اس کے علاوہ بعض ایسے امور کے بارے میں بھی

سنیں گی جو سلامتیِ ایمان کے لئے نقصان دہ ہیں۔ آیئے! سب سے پہلے ان اصحابِ کہف کا قرآنی واقعہ سنتی ہیں جو اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ گُزیں ہوئے: چنانچہ

اَصحابِ کہف کا واقعہ

قرآنِ کریم کے پارہ 15 سورۃُ الکہف کی آیت 9 میں ارشادِ خداوندی ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ (پ۱۵، الکہف:۹)

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑ کی کھوہ اور جنگل کے کنارے والے ہماری ایک عجیب نشانی تھے۔

اصحابِ کہف یعنی غاروالوں کا واقعہ یہ ہے کہ کافی عرصہ پہلے (بحیرۂ عرب کے کنارے مُلکِ روم کی) زمین پر "اَفْسُوس" نامی شہر (City) آباد تھا، یہ شہر بادشاہ "دقیانوس" کی سلطنت میں آتا تھا۔ دقیانوس خود بھی غیر خدا کی پوجا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس پر مجبور کرتا، جو انکار کرتا اس پر ظلم کرتا اور عبرت ناک سزا دیتا۔ اہلِ ایمان اس کے ظلم سے بچنے کے لیے چھپتے پھرتے اور اپنا ایمان بچاتے۔ اہلِ ایمان کے ایک معزز گروہ کو یہ خدشہ تھا کہ ایک نہ ایک دن دقیانوس ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں غیر خدا کی پوجا پر مجبور کرے گا، اس خطرے کے پیشِ نظر انہوں نے یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے، راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان بچانے کے لیے شہر سے باہر جارہا تھا، اس کے ساتھ ایک کُتّا بھی تھا، وہ چرواہا اور اس کا کُتّا بھی ان کے ساتھ ہو گئے۔ راستے میں موجود ایک غار کو انہوں نے اپنا ٹھکانہ (Abode) بنالیا اور وہاں آرام کرنے کی خاطر لیٹ گئے، غار میں لیٹنے کے بعد اُن کے

ساتھ کئی عجیب و غریب واقعات ہوئے: (1) یہ لوگ غار میں تین سو نو (309) سال تک سوتے رہے۔ تین سو نو سال کے بعد جب اللہ پاک نے انہیں بیدار فرمایا تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کُتّا بھی سلامت تھا۔ (2) وہ غار میں سو رہے تھے لیکن اس طرح کہ کوئی انہیں دیکھتا تو بیدار گمان کرتا۔ (3) اللہ پاک کے حکم سے سُورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہو جاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہو جاتا تھا، اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سُورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔

دقیانوس کو جب یہ خبر پہنچی کہ چند لوگوں نے غیرِ خُدا کی پوجا سے بچنے کے لیے غار کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہے تو اس نے حکم دیا کہ غار کے دہانے یا منہ پر ایک دیوار بنا دی جائے تاکہ وہ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اس میں سسک سسک کر دم توڑ دیں۔ دقیانوس نے جسے دیوار تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ نیک آدمی تھا، وہ اس فیصلے کو بدلوا تو نہیں سکتا تھا لہٰذا اس نے غار کو اپنا ٹھکانہ بنانے والوں کے نام اور کچھ تفصیلات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق (Box) میں رکھوایا اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروا دیا۔ پھر یہ اصحابِ کہف تین سو نو (309) سال کے بعد ایک نیک مومن بادشاہ کے دورِ حکومت میں اللہ پاک کے حکم سے بیدار ہوئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اصحابِ کہف کو اپنے ایمان کی

---

1 --- تفسیر خازن، پ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۹۸ تا ۲۰۲ ملخصا

حفاظت کی کس قدر فکر تھی کہ انہوں نے دقیانوس بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی غیر خُدا کی پوجا کی دعوت ٹھکرا دی اور اس کے ظلم و جبر سے بچنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے غار میں پناہ لی، یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کا ان پر کرم ہوا، رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوئی، تین صدیوں سے زیادہ عرصے تک وہ اللہ پاک کی حفظ و امان (Protection) میں رہے، بدلتے زمانے نے ان پر کوئی اثر نہ کیا، گویا ان کے حق میں وقت کا پہیہ رُک گیا، 309 سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے تو اسی طرح جوان، تر و تازہ اور زندگی سے بھرپور تھے اور یوں اللہ پاک نے انہیں اپنی عجیب نشانی قرار دیا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

سلامتیِ ایمان کی کوئی ضمانت نہیں...

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت بنایا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا، اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ ہم مسلمان ہیں مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی انتہائی قابلِ فکر بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت (Surety) نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گی، جس طرح بے شُمار غیر مسلم خُوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اسی طرح کئی بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللہ اسلام سے پھر جانا بھی ثابت ہے، چُنانچہ

اولادِ آدم کے طبقات

ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی، (1)ان میں سے **بعض** مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے، (2)**بعض** کافر پیدا ہوئے حالتِ کُفر پر زندہ رہے اور کافِر ہی مریں گے، (3)**بعض** مومِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کُفر پر رخصت ہوئے اور (4)**بعض** کافِر پیدا ہوئے، کافِر زندہ رہے اور مومِن ہو کر مریں گے۔[1]

اصل کامیابی کیا ہے؟

معلوم ہوا کہ اصل کامیابی صرف دُنیا میں مومن و مسلمان ہونا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مرتے دم بھی ایمان سلامت رکھنا اور قبر میں بھی اپنا ایمان سلامت لے جانا اصل کامیابی ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں فرمایا گیا: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔[2]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کُفر پر مرے تو کُفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں کافر رہا ہو۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ اپنے ایمان پر صرف اور صرف خُوش ہونے کے بجائے، ☆اپنے ایمان پر شکرِ خدا بجالائیں، ☆اپنے ایمان پر زندگی

---

1 ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی ... الخ، ۴/ ۸۱، حدیث: ۲۱۹۸

2 ... مسلم، کتاب الجنة وصفة ... الخ، باب الامر بحسن الظن ... الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

3 ... مرآۃ المناجیح، ۷/ ۱۵۳

بھر ثابت قدم رہنے کی دُعائیں مانگیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت و مضبوطی کے لئے عِلْمِ دین بالخصوص ایمانیات و کُفریات کا ضروری علم سیکھیں، ☆اپنے ایمان کو علمِ دین کی روشنی میں شیطان سے بچائیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے بُروں کی صحبت سے دُور رہیں، ☆اپنے ایمان کی حفاظت کے لئے زبان کو قینچی کی طرح چلانے کے بجائے اسے ذکر و دُرود اور صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کریں، ☆اپنے ایمان کو کُفر کے تمام خطرات سے بچائیں، ☆اپنے ایمان کو ایمان ضائع کرنے والے تمام کاموں سے بچائیں، ☆اپنے ایمان پر آخری دم تک استقامت کے لئے نماز و روزے اور شریعت کی پابندی کریں، ☆اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور اس کے پیارے محبوب کی رضا والے کام کرتی رہیں، ☆اپنے ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی و نافرمانی سے ہر دم بچتی رہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے والوں کو اسلام ہی کے نُور میں رہنے، کُفر کی تاریکیوں سے بچنے اور کُفر سے ہمیشہ بیزار رہنے کی ترغیب دلائی، چُنانچہ

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس (Sweetness) پالے گا (1) جس کے نزدیک اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں۔ (2) جو کسی بندے سے مَحبّت کرے اور اس کی مَحبّت صرف اللہ پاک کے لئے ہو اور (3) وہ

جو کُفر سے نکالنے کے بعد کُفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔[1]

جہنم کی ہولناکیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس بدنصیب کا کُفر پر خاتمہ ہو اسے عذابِ قبر میں تو گرفتار ہونا ہے اس کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جہنم میں بھی جانا پڑے گا اور جہنم کی ہولناکیاں بڑی سخت ہیں۔ صدرُ الشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جہنم کی ہولناکیاں بیان کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں:

☆حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قسم کھا کر عرض کی: کہ اگر جہنم سے سوئی کے ناکے کے برابر (سوراخ) کھول دیا جائے تو تمام زمین والے سب کے سب اس کی گرمی سے مر جائیں اور ☆قسم کھا کر کہا: کہ اگر جہنم کا کوئی داروغہ (یعنی محافظ و نگران) اہلِ دُنیا پر ظاہر ہو تو زمین کے رہنے والے کُل کے کُل اس کی ہیبت (Horror) سے مر جائیں اور ☆اگر جہنمیوں کی زنجیر کی ایک کڑی دُنیا کے پہاڑوں پر رکھ دی جائے تو کانپنے لگیں اور انہیں قرار نہ ہو، یہاں تک کہ نیچے کی زمین تک دھنس جائیں۔ ☆یہ دُنیا کی آگ (جس کی گرمی اور تیزی سے کون واقف نہیں کہ بعض موسم میں تو اس کے قریب جانا شاق ہوتا ہے، پھر بھی یہ آگ) خُدا سے دعا کرتی ہے کہ اسے جہنم میں پھر نہ لے جائے، مگر تعجب ہے انسان سے کہ جہنم میں جانے کا کام کرتا ہے اور اُس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی ڈرتی اور پناہ مانگتی

---

1 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف ... الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۶۵

ہے۔ ☆اُس (جہنّم) میں مختلف طبقات ووَادیاں اور کنوئیں ہیں، بعض وادیاں ایسی ہیں کہ جہنم بھی ہر روز ستّر مرتبہ یا زیادہ اُن سے پناہ مانگتا ہے، یہ خود اس مکان کی حالت ہے، اگر اس میں اور کچھ عذاب نہ ہوتا تو یہی کیا کم تھا! مگر کفّار کی سَرزَنِش کے لیے اور طرح طرح کے عذاب مہیّا کیے، ☆لوہے کے ایسے بھاری گُرزوں سے فرشتے ماریں گے کہ اگر کوئی گُرز زمین پر رکھ دیا جائے تو تمام جن وانس جمع ہو کر اُس کو اُٹھا نہیں سکتے، ☆کفّار جان سے عاجز آکر باہم مشورہ کر کے مالک عَلَیْہِ السَّلَام داروغہ جہنم (جہنم کے محافظ) کو پکاریں گے کہ اے مالک (عَلَیْہِ السَّلَام)! تیرا ربّ ہمارا قصہ تمام کر دے، مالک عَلَیْہِ السَّلَام ہزار برس تک جواب نہ دیں گے، ہزار برس کے بعد فرمائیں گے: مجھ سے کیا کہتے ہو، اُس سے کہو جس کی نافرمانی کی ہے! ہزار برس تک رَبُّ العزّت کو اُس کی رحمت کے ناموں سے پکاریں گے، وہ ہزار برس تک جواب نہ دے گا، اس کے بعد فرمائے گا تو یہ فرمائے گا: دُور ہو جاؤ! جہنم میں پڑے رہو! مجھ سے بات نہ کرو! ☆اُس وقت کفّار ہر قسم کی خیر سے نااُمید ہو جائیں گے اور ☆گدھے کی آواز کی طرح چلّا کر روئیں گے، ☆ابتداءً آنسو نکلے گا، ☆جب آنسو ختم ہو جائیں گے تو خون روئیں گے، ☆روتے روتے گالوں میں خندقوں کی مثل گڑھے پڑ جائیں گے، ☆رونے کا خون اور پیپ اس قدر ہو گا کہ اگر اس میں کشتیاں ڈالی جائیں تو چلنے لگیں (اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ)۔ (1)

عزیزوں کے رُوپ میں ایمان پر ڈاکہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں دُنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے

1 . . . بہار شریعت، ۱/ ۱۶۵تا۱۶۹، حصہ: ۱ ملتقطا

کیلئے سخت دشوار گھاٹیوں سے گزرنا ہوگا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہوگا! یادرکھئے! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے استِعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور کبھی مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت اس کے پیاروں کی صُورت اپنا کر آتا ہے اور یہود و نصاریٰ کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کرکے مرنے والے کو یہودی یا نصرانی مذہب اختیار کرنے کا کہتا ہے تو کبھی ایمان چھیننے کی کوئی اور چال چلتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوتا ہے کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم واِحسان ہو وُہی کامیاب وکامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔ جیسا کہ

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاوٰی رضویہ جلد 9 صَفْحَہ 83 پر فرماتے ہیں: دمِ نَزْع (یعنی نَزْع کے وقت) دو شیطان، آدمی کے دونوں پہلو پر آکر بیٹھتے ہیں ایک اُس کے باپ کی شکل بن کر دوسرا ماں کی۔ ایک کہتا ہے: وہ شخص یہودی ہو کر مرا تُو (بھی) یہودی ہو جا کہ یہود وہاں بڑے چَین سے ہیں۔ دوسرا کہتا ہے: وہ شخص نصرانی (ہو کر دُنیا سے) گیا تُو بھی نصرانی ہو جا کہ نصاریٰ وہاں بڑے آرام سے ہیں۔(1)

ایمان پر موت آتی ہو تو آج آجائے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے والا معاملہ انتہائی تشویشناک ہے، کاش! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استقامت

1 . . . فتاوی رضویہ، ۹/ ۸۳

مل جائے۔ صد کروڑ کاش! عافیّت کے ساتھ ایمان پر موت کی تڑپ کو دُنیا میں آسان زندَگی گزارنے کے ارمان پر سبقت حاصِل ہو جائے۔

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے منقول ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر ایمان پر موت میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور شہادت عمارت کے صدر دروازہ پر منتظر ہو تو شہادت اگرچِہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کر لوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے صدر دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شَرَف سے ہی محروم ہو جاؤں۔ [1]

جس کو بربادیِ ایمان کا خوف نہ ہو

بہر حال ہمیں ہر دم اللہ پاک کے دربارِ کرم سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رکھنی چاہئے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعامَلے میں غفلت مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعامَلہ ایمان کا ہے کہ ایمان کی حفاظت سے بے فکری اور ایمان چھن جانے سے بے خوفی سَراسَر نقصان دہ ہے۔ عُلمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ [2]

معلوم ہوا کہ ایمان کی حفاظت سے غفلت سراسر نقصان دہ ہے لہٰذا ہمیں ہر دم

---

1 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۴/۲۱۱

2 ... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵

اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔ آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے بارے میں ایک رِقّت انگیز واقعہ سنتی ہیں:

ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب

حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا ہے، "یا اللہ! مجھے دُنیا سے مسلمان رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا: میرے دو بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بلا معاوضہ اَذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآن پاک مانگا، ہم نے اسے دیا تاکہ وہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہو جاؤ کہ میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری (Displeasure) ظاہر کرتا ہوں اور نصرانی (یعنی عیسائی) مذہب اختیار کرتا ہوں (مَعَاذَ اللہ) چُنانچہ وہ کُفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی مگر وہ بھی آخری وقت میں نصرانی ہو کر مرا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس واقعے سے معلوم ہوا کہ اللہ کریم کی خفیہ تدبیر سے ہمیں ہر دم ڈرتے رہنا چاہیے اور کہیں کوئی گناہ ہماری بربادی اور تباہی کا سبب

1… الروض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۴

نہ بن جائے، اس لئے ہمیں چاہیے کہ ہر چھوٹے بڑے گناہ سے بھی بچتی رہیں اور اپنے ایمان کی حفاظت کی فکر کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ایمان کی سلامتی و حفاظت کی اَہمیّت کے بارے میں سُن رہی تھیں، اے کاش! ہمیں ایمان کی حفاظت کیلئے بُزرگانِ دین جیسی سوچ اور کڑھن نصیب ہو جائے، اللہ کے نیک بندے ایمان چھن جانے کے خوف سے بے حد پریشان رہا کرتے تھے، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق چند واقعات سنتی ہیں: چُنانچہ

سَلبِ ایمان کی فکر

حضرت یوسُف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے ایک تنکا (Straw) اٹھایا اور فرمایا کہ گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیّت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں ایمان کی دولت نہ چھن جائے۔ [1]

مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر ہے

حُجَّۃُ الاسلام، حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور چِلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے ہوئے عرض کی: یاسیِّدی! گھبرایئے نہیں، اللہ پاک کی رَحمت

---

1 … منہاج العابدین، الباب الخامس، العقبۃ الخامسۃ، الاصل الثالث فی ذکر ما وعد…الخ، ص ۱۶۹

پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے اگر ایمان پر خاتِمے کی ضَمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پروا نہیں اگرچِہ پہاڑوں (Mountains) کے برابر گناہوں کے ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کروں۔[1]

مسلماں ہے عطار تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۵)

حفاظَتِ ایمان کی دعادو!

حضرت ابن ابو جمیلہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت رَجا بن حَیوہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: اے ابومِقدام! اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ نے فرمایا: اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعادو۔[2]

ایمان کی حفاظت کیلئے تنہائی

قُوتُ القلوب میں ہے: ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت ابو دَردا رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے اس کے پاس تشریف لا کر جب اِس کا سبب دریافت کیا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔[3]

1 ... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۲۱۱/۴

2 ... حلیۃ الاولیاء، رجاء بن حیوۃ، ۱۹۶/۵، رقم: ۶۸۰۹

3 ... قوت القلوب، الفصل الثانی الثلاثون، شرح مقامات الیقین...الخ، ۳۸۸/۱ ملخصا

رَبّ کی ناراضی والا کام نہ ہو جائے

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ آپ نے فرمایا: جس شخص کی کشتی (Boat) دریا کے درمیان جا کر ٹوٹ جائے، اس کے تختے بکھر جائیں اور ہر شخص ہچکولے کھاتے تختوں پر نظر آئے تو اس کا کیا حال ہو گا؟ عرض کی گئی: بے حد پریشان کُن۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرا ابھی یہی حال ہے۔

ایک بار آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ایسے دل گرفتہ ہوئے کہ کئی سال تک نہ ہنسے۔ لوگ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو ایسے دیکھتے جیسے کوئی قیدِ تنہائی میں ہے اور اسے سزائے موت سنائی جانے والی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے اس غم و حزن کا سبب دریافت کیا گیا کہ آپ اتنی عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے باوجود فکر مند کیوں رہتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہو جائے اور وہ فرما دے کہ تم جو چاہے کرو مگر میری رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہو گی۔ بس اسی وجہ سے میں اپنی جان پگھلا رہا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ اولیاءُ اللہ کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم سے ہمارا ایمان نہ چھن جائے، ☆ اولیاءُ اللہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں اور باتوں سے بچا کرتے تھے، ☆ اولیاءُ اللہ دوسروں سے بھی ایمان پر خاتمے کی دُعا کا کہا کرتے تھے، ☆ اولیاءُ اللہ حفاظتِ

---

1 ... کیمیائے سعادت، رکن چهارم: منجیات، فصل اسباب سوء خاتمت، ۲/ ۸۳۲

ایمان کے لئے آنسو بہایا کرتے تھے، ☆اولیاءُ اللہ حفاظتِ ایمان کے لئے غیر ضروری میل جول سے بچا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، فُضول وغیر ضروری میل جول سے بچیں، نیکیوں کا شوق اپنے دل میں پیدا کریں، اپنے گناہوں پر آنسو بہائیں اور گناہوں سے سچی توبہ کریں، اللہ پاک سے دُنیا و آخرت میں عافیت و نجات کی دُعا کریں اور اس کے لئے عملی کوششیں بھی جاری رکھیں۔ آیئے! یقینی نجات کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں:

نجات کیا ہے؟

حضرت عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کہتے ہیں میں نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ یعنی (1) اپنی زبان کو روکے رکھو، (2) تمہیں تمہارا گھر کافی ہو (بلاضرورت گھر سے نہ نکلو) اور (3) اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔[1] ایک اور حدیثِ پاک میں فرمایا: خُوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور اپنے گھر کو وسیع کیا اور اپنے گناہ پر رویا۔[2]

یقینی نجات کے نسخے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک میں نجات کے تین نسخے ارشاد فرمائے گئے، (1) زبان کی حفاظت (2) بلاضرورت گھر سے نہ نکلنا (3) خطاؤں پر آنسو بہانا۔ آیئے ان تینوں کی کچھ اَہمیّت و وضاحت سنتی ہیں: چنانچہ

1 ... ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴/۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴

2 ... معجم اوسط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۳۴۰

﴿1﴾ زبان کی حفاظت

حدیثِ پاک میں نجات کا پہلا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ **اَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ** یعنی زبان کو روکے رکھ، یاد رکھئے! زبان کی حفاظت کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انسان اپنے لب سی لے اور ایک لفظ بھی زبان پر نہ لائے بلکہ زبان کی حفاظت کا مطلب وہی ہے جو ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود ہی بہت واضح اور آسان انداز میں بیان فرمایا ہے: **مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ** یعنی جو اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔[1]

معلوم ہوا کہ زبان نیک باتوں اور ضرورتاً دُنیاوی جائز باتوں کیلئے استعمال کی جاسکتی ہے، البتہ فُضُول اور بیہودہ قسم کی باتوں سے تو مکمل پرہیز ہی کرنا چاہئے مگر بدقسمتی سے آج کل زبان کی حفاظت کرنے اور فُضُول گوئی بلکہ بیہودہ باتوں سے بھی بچنے کا رُجحان بہت کم ہوچکا ہے، ہماری اکثریّت کی حالت یہ ہوگئی ہے کہ جو منہ میں آیا بک دیا! افسوس! اللہ پاک کی ناراضی کا احساس کم ہوگیا ہے۔ آیئے! زَبان سے نکلے ہوئے الفاظ کی اَہمیّت کے بارے میں ایک حدیثِ پاک سُنئے اور زبان کی حفاظت کا ذہن بنایئے: چنانچہ

ایک لفظ جہنم میں جھونک سکتا ہے

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی اللہ پاک کی خُوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجُّہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں

1 … مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار…الخ، ص۴۸، حدیث: ۱۷۳

انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللہ پاک اُس (بات) کی وجہ سے اُس کے بہُت سے دَرَجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا، اِس بات کی وجہ سے جہنّم میں گرتا ہے۔[1] ایک رِوایت میں ہے کہ مشرِق و مغرِب کے درمیان جو فاصِلہ (Distance) ہے اُس سے بھی زیادہ فاصِلہ پر جہنّم میں گرتا ہے۔[2]

بک بک کی یہ عادت نہ سرِ حَشْر پھنسادے اللہ زَباں کا ہو عطا قُفْلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۹۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نجات کا دوسرا نُسخہ حدیثِ پاک میں یہ بیان کیا گیا کہ **وَلْیَسَعْكَ بَیْتُكَ** تمہیں تمہارا گھر کافی ہو یعنی اپنے گھر میں رہو، اس کا مطلب یہ نہیں کہ کسی بھی وجہ سے گھر سے باہر نہیں نکلنا، گھر سے باہر ایک قدم بھی نکالا تو نجات سے محرومی کا سامنا کرنا پڑے گا بلکہ حکیمُ الاُمَّت، مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حدیثِ پاک کے اس حصے کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

☆ بلا ضرورت گھر سے باہر نہ جاؤ ☆ لوگوں کے پاس بلاوجہ نہ جاؤ ☆ گھر سے نہ گھبراؤ ☆ اپنے گھر کی خلوت (تنہائی) کو غنیمت جانو کہ اس میں صدہا آفتوں سے امان

1 . . . بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/۲۴۱، حدیث: ۶۴۷۸

2 . . . مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۳/۳۱۹، حدیث: ۸۹۳۱

(نجات) ہے۔ بزرگ فرماتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرنا، گھر میں رہنا، رَبّ کی عطا پر قناعت کرنا اور موت تک اس پر قائم رہنا امان (نجات) کی چابی ہے۔[1]

معلوم ہوا کہ بلا ضرورت گھر سے نہ نکلنا نجات کے لئے بے حد مفید اور بہت سی آفتوں سے حفاظت کا سبب ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اپنا زیادہ سے زیادہ وقت گھر میں ہی گزاریں، سخت مجبوری کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں، آج کل بہت سی خواتین باہر گھومنے پھرنے، بازاروں کے چکر لگانے کی شوقین ہوتی ہیں، انہیں بھی چاہیے کہ گھر میں رہیں کہ اسی میں ہماری عافیت اور سلامتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بُری صحبتوں سے بھی ہر دم بچتی رہیں، یاد رکھیں! بُری صُحبت ایمان کیلئے بہت خطرناک ہے مگر افسوس! ہم بُری سہیلیوں سے باز نہیں آتیں، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتیں، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتیں۔ آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُری صحبت چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہِمّت نہیں۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔[2]

صحبت بہر حال اثر دکھاتی ہے، اچھوں کی صحبت دُنیا و آخرت میں خُوش بختی کا سبب بنتی ہے اور بُروں کی دوستی دُنیا و آخرت میں بد بختی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۶ / ۴۶۴ ملخصاً

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی هريرة، ۱۶۸/۳، حديث: ۸۰۳۴

حضرت ابو ذر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یَارَسُوۡلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ مَحبّت کرتا ہے مگر اُن جیسے اَعمال نہیں کر سکتا؟ فرمایا: اے ابوذر! تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں مَحبّت ہے۔ میں نے عرض کی: میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحبّت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم جس کے ساتھ مَحبّت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہوگے۔ [(1)]

حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ رسول کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں۔ [(2)]

معلوم ہوا کہ ہمیں اچھی صحبت اختیار کرنی چاہیے، اچھی صحبت دُنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی سرخروئی کا باعث ہے جبکہ بُرے لوگوں اور بدمذہبوں کی صحبت صاحبِ ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3) خطاؤں پر آنسو بہانا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حدیثِ پاک میں نجات کا تیسرا نسخہ یہ بیان کیا گیا کہ وَابۡكِ عَلٰی خَطِیۡٓئَتِكَ یعنی اپنی خطا پر آنسو بہاؤ۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے گناہوں کو یاد کرکے ان پر ندامت کے آنسو بہائیں اور اللہ پاک سے توبہ واستغفار کریں۔

1...ابو داود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل، ۴/۴۲۹، حدیث: ۵۱۲۶

2...مرآۃ المناجیح، ۶/۵۹۹

بدقسمتی سے آج کل ہم روتی تو ہیں بلکہ پھوٹ پھوٹ کر روتی ہیں مگر خطاؤں پر یا خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی قسم کا مالی یا جانی نقصان وغیرہ ہو جانے پر روتی ہیں جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِم کے نزدیک دُنیا کی مَحبّت یا مال کے رُخصت ہو جانے پر رونا قابلِ تعریف نہیں تھا۔ بلکہ ان حضرات کے نزدیک خوفِ خدا میں رونا، عشقِ مصطفےٰ میں آنسو بہانا، گناہوں پر اشکباری (Weeping) کرنا اور ایمان کے چِھن جانے کے ڈر سے گریہ وزاری کرنا قابلِ تعریف تھا۔ جیسا کہ

دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے

حضرت عبدُ اللہ تُستری رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے کسی نے شکایت کے طور پر عرض کی: حضور چور میرے گھر سے تمام مال چُرا کر لے گئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہو کر ایمان لے جاتا تو پھر تم کیا کرتے ؟[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ☆خوفِ خدا سے روئیں، ☆ایمان پر خاتمے کیلئے روئیں، بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیں، ☆یادِ خدا میں آہ وزاری کریں، ☆ عشقِ مصطفےٰ میں پلکیں بھگوئیں، ☆مدینے کی یاد میں تڑپیں، ☆ جَنَّتُ الْبَقِیْع کی طلب میں گریہ وزاری کریں، ☆قیامت کی گھبراہٹ سے بچنے کیلئے آنکھیں نَم کریں، ☆پُل صراط سے بآسانی گُزر ہو جائے اس لئے روئیں، ☆میزانِ عمل پر نیکیوں کا پلڑا وزن دار ہو جائے اس لئے گڑگڑائیں، ☆بلکہ بے حساب بخشے جانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر آنکھیں سُجائیں، ☆ اپنی خطاؤں پر آنسو بہا بہا کر

1 . . . کیمیائے سعادت، رکن چهارم: منجیات، فصل بر بلا نیز شکر باید کرد، ۸۰۵/۲

گناہوں کی معافی اور سچی توبہ کی بھیک طلب کریں۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِخْتِتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔[2] حکیمُ الاُمّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنّات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔[3]

---

1 ۔۔۔مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ۔۔۔الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

3 ۔۔۔مرآۃ المناجیح، ۱/۲۶۸

☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ**۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[1] ☆جو باوُجُودِ قدرت زیب و زینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑدے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[2] ☆لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی۔ ☆پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخِل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے، مرد مردانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کالحاظ رکھئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَه کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّةً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ۵/ ۱۸۱، حدیث: ٦٢٨٥

2 ... ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ۴/ ۳۲٦، حدیث: ۴۷۷۸

بیان:6 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِىَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضرت سَمُرَہ سُوائی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ہم پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں حاضِر تھے کہ ایک شخص حاضِر ہو کر عَرض گُزار ہوا: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بارگاہِ خُداوندی میں سب سے اچّھا عمل کون سا ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سچ بولنا اور اَمانت اَدا کرنا۔ (راوی فرماتے ہیں:) میں نے عَرض کی: یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مزید کچھ اِرشاد فرمایئے! فرمایا: کثرتِ ذِکر اور مجھ پر دُرودِ پاک پڑھنا (بھی اچّھا عمل ہے) کہ یہ عمل فَقْر (غُربت) کو دُور کرتا ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔(2)

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ...الخ، ص ۲۸۳ مختصرا

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تاریخِ اسلام میں بے مثال خواتین کا ذکر ملتا ہے، ان میں صحابیات بھی گزری ہیں اور ان سے فیض لیتی ہوئی کئی صالحات (یعنی نیک خواتین) بھی گزری ہیں۔ ان بے مثال خواتین کا کردار بھی بے مثال رہا ہے، آج کے بیان میں ہم انہی بے مثال خواتین کی سیرت و کردار کے مختلف پہلو اور واقعات سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اِس کے ضمن میں حلال کھانے کھلانے اور حرام سے بچنے کے فضائل سنیں گی۔ یہ بھی سنیں گی کہ دین پر عمل کے کیا فوائد ہیں اور اصل کامیابی کیا ہے،

بیان کے آخر میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے خاندانِ عالی کی بہت ہی نیک، عبادت گُزار، عظیم وَلِیَّہ حضرت نَفِیسَہ کا ذکرِ خیر بھی کیا جائے گا، اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان بے مثال خواتین میں سے ایک بڑی مشہور صحابیہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا ہیں۔ یہ مشہور صحابیِ رسول اور خادمِ دربارِ رسالت حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی سگی والدہ ہیں۔ رسولِ خُدا، میٹھے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کئی بار اپنے مُبارک وجود سے ان کے گھر کو جگمگایا ہے۔ دین کے لیے ان کی سوچ کیسی تھی، آیئے! اس کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

بے مثال مَہر

جب حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اپنی قوم سمیت اسلام قبول کیا، تو آپ کے شوہر مالک بن نَضْر نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت بی بی اُمِّ سُلیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے اسے بھی دین کی دعوت دی، مگر اس کی قسمت میں یہ سعادت نہیں تھی، بلکہ وہ ناراض ہو کر ملکِ شام چلا گیا اور وہیں رہنے لگا۔ کچھ عرصے بعد اس کا انتقال ہو گیا، جب اس کی ہَلاکَت کی خَبَر حضرت اُمِّ سُلیم کو ملی تو اس وَقْت ان کے بیٹے حضرت اَنَس بِن مالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بَہُت چھوٹے تھے، چُنانچہ انہوں نے ارادہ کر لیا کہ ابھی کچھ عرصہ نکاح نہ کریں گی۔ جب کچھ عرصہ گزر گیا تو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ان کو نکاح کا پیغام دیا چونکہ وہ ابھی مسلمان نہ ہوئے تھے اس لیے حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا: مجھے یہ زیب نہیں کہ میں ایک غیر مسلم سے نکاح کروں۔ ایک

روایت میں ہے آپ نے فرمایا: اے ابو طلحہ! آپ جیسے لوگوں کے پیغام کو رَدّ نہیں کیا جاسکتا لیکن آپ مسلمان نہیں ہیں جبکہ میں مسلمان ہوں۔ لہٰذا میرا آپ سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمانے لگیں: اے ابو طلحہ! کیا تم نہیں جانتے کہ جس خُدا کی تم عبادت کرتے ہو وہ تو زمین سے اُگنے والا ایک درخت ہے، جسے فلاں قبیلے کے ایک حبشی نے تراشا (یعنی بنایا) ہے؟ انہوں نے اقرار کیا تو فرمانے لگیں: اس کے باوجود تمہیں شرم نہیں آتی کہ زمین سے اُگنے والی ایک لکڑی کو سجدہ کرتے ہو جسے فلاں قبیلے کے حبشی نے تیّار کیا ہے۔ تو کیا اب گواہی دیتے ہو کہ اللہ پاک کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے رسول ہیں؟ اگر یہ گواہی دیتے ہو تو میں شادی کے لیے تیّار ہوں اور تمہارا اسلام قبول کرنا ہی میرا (حق) مَہْر ہو گا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے پوچھا: آپ کا (حق) مَہْر کیا ہے؟ کہا: میرا مَہْر کیا ہو سکتا ہے؟ وہ کہنے لگے: سونا چاندی؟ اس پر حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کہنے لگیں: مجھے سونے چاندی کی ضرورت نہیں میں تو یہ چاہتی ہوں کہ آپ اسلام قبول کر لیں۔ (1)

اس پر حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے سوچنے کیلئے کچھ وَقْت مانگا اور چل دیئے، جب کچھ سوچنے کے بعد واپَس آئے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگئے۔ پھر حضرت اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے اپنے بیٹے حضرت اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہ کو حُکْم دیا کہ وہ ان کا نکاح پڑھوا دیں۔ (2)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، الرمیصاء ام سلیم، ۲/ ۷۱، رقم: ۱۵۱۲

2 . . . طبقات ابن سعد، رقم: ۴۵۷۱، ام سلیم بنت ملحان، ۸/ ۳۱۳، ۳۱۴ ملخصا

نکاح کا حق مہر کیا ہو؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات ذہن نشین فرمالیں کہ نکاح کا حق مَہر صرف مالِ مُتَقَوِّم ہی ہو سکتا ہے۔[1] اور شریعتِ محمدیہ میں حق مَہر کی کم از کم مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشے چاندی ہے۔ جبکہ (باہمی رضا مندی سے) زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد (Limit) نہیں ہے۔[2] اور ابھی جو واقعہ ہم نے سنا کہ حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم نے مَہر اسلام لانے کو قرار دیا تھا تو اس کی شرح میں علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ یا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنۡہَا نے مَہر معاف کر دیا تھا، یا یہ مطلب ہے کہ مَہرِ مُعَجَّل یعنی نکاح کا چڑھاوا کچھ نہ لیا تھا۔[3]

دین کو ترجیح دیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو موجود ہیں۔ ایک بات تو یہ پتہ چلی ہے کہ ماضی کی خواتین واقعتاً بے مثال تھیں، غور کیجئے! آج کے اس تَرَقّی یافتہ دَور میں بھی اگر کوئی خاتون خُدانخواستہ بیوہ ہو جائے تو اسے ایک مضبوط سہارے کی ضرورت ہوتی ہے اور اگر کہیں سے یہ سہارا مل جائے تو اسے اپنانے میں دیر نہیں کی جاتی اور نہ کرنی چاہئے جبکہ وہ دَور تو ابھی جہالت کی ظلمتوں سے نکل رہا تھا، وہاں بیوہ کے ساتھ کیا سُلوک ہوتا ہوگا اس کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، ایسے

1... بہارِ شریعت، ۲/ ۶۵، حصہ: ۶ ملخصا

2... فتاوٰی رضویہ، ۱۲/ ۱۶۵-۱۶۶ ماخوذا

3... مرآۃ المناجیح، ۵/ ۱۳۰

ماحول میں جب حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا کو حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صورت میں ایک مضبوط سہارا مل رہا تھا، جو مالدار تھے، اپنے دَور کے معزّز لوگوں میں شامل تھے، عزّت وحَشْمت کے مالک تھے، جب انہوں نے پیغامِ نکاح بھیجا تو حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے خُوش ہونے کی بجائے، اپنی قسمت پر ناز کرنے کی بجائے، حضرت ابو طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مال و دولت کی طرف توجہ دینے کی بجائے اور اپنے مستقبل کے اچّھے اچّھے خواب دیکھنے کی بجائے دین اور اسلام کی دعوت دینے کو سب پر ترجیح دی، اسلام کی خدمت کرنے کو انہوں نے ترجیح دی، نیکی کی دعوت دینے کو انہوں نے ترجیح دی اور اپنے اس عمل سے انہوں نے یہ بتادیا کہ دین کی مَحبّت، دین کا پیار، دین کی خدمت کی سوچ، نیکی کی دعوت کو ترجیح دینے کا جذبہ اور دین کی تبلیغ کا جذبہ زیادہ اہم ہے۔

اس سے اندازہ لگائیں کہ انہیں دین سے کتنا پیار تھا، وہ اپنی ذات سے مُتَعَلِّق بہتریوں میں بھی دین کو پہلے نمبر پر رکھتی تھیں۔ اس سے ہمیں سمجھنا چاہیے کہ ہم بھی اپنے تمام کاموں میں دین کو پہلے دیکھیں، ☆ ہر وہ کام جو ہم کرنے جارہی ہوں ہمیں چاہیے کہ سوچیں کہ اس میں ہمارا دین کیا کہتا ہے؟ ☆ اپنا جو قدم ہم بڑھانا چاہتی ہیں، ☆ ہم جو کام کرنا چاہتی ہیں، ☆ ہم جس سے ملنا چاہتی ہیں، ☆ جس کے ساتھ اُٹھنا چاہتی ہیں، ☆ جہاں جانا چاہتی ہیں، ☆ جس کے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہیں، ☆ جو پڑھنا چاہتی ہیں، ☆ جو پڑھانا چاہتی ہیں، ☆ جہاں پڑھنا چاہتی ہیں، ☆ جو کھانا چاہتی ہیں، ☆ جو پہننا چاہتی ہیں، ☆ جو کہنا چاہتی ہیں، ☆ جو بولنا چاہتی ہیں، ☆ جو سننا چاہتی ہیں، اَلْغَرَض! کوئی بھی کام کرنا چاہتی ہوں ہمیں اپنے دین کو پہلے دیکھنا چاہیے کہ ہمارا دین اس بارے

میں کیا کہتا ہے؟☆ہمارا مذہب اس بارے میں کیا رہنمائی فرماتا ہے؟☆ہمارا پاک پروردگار اس بارے میں کیا حکم فرماتا ہے؟☆ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

دین پر عمل کی جزا کیا ہے؟

یاد رکھئے! اگر یہی سوچ بن گئی اور ہم نے ہر کام کرنے سے پہلے یہی سوچنا شروع کر دیا کہ ہمارا دین کیا کہتا ہے اور اس کے مطابق ہم نے عمل شروع کر دیا، تو ہمارا یہ عمل نہ صرف دُنیا میں ہمیں کامیاب کرے گا، بلکہ ہمارا یہ عمل ہمیں قبر میں بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا اور ہمیں قیامت کے روز بھی رُسوا ہونے سے بچائے گا۔ اسی بات کو پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبَیِّنَۃ آیت نمبر 7 اور 8 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ؕ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ ﴿۸﴾ (پ۳۰، البینہ:۷، ۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے وہی تمام مخلوق میں بہتر ہیں ان کا صلہ ان کے رَبّ کے پاس بسنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہیں ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رَبّ سے ڈرے۔

تفسیر خازن میں ہے: یہ بشارتیں جو آیاتِ کریمہ میں ذکر کی گئیں یہ اس کے لیے ہیں جو دُنیا میں اپنے رَبِّ کریم سے ڈرے اور اس کی نافرمانی سے بچے۔ (1)

1 ... تفسیر خازن، پ ۳۰، البینۃ، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۴۲۹ ملتقطا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں جو اللہ پاک سے ڈرنے والی ہوگی، جو اس کی نافرمانی سے بچنے والی ہوگی، جو اس کے اَحکامات پر عمل کرنے والی ہوگی، حقیقی معنوں میں تقویٰ کے نُور سے جس کا باطن منوّر ہوگا، اسی کا معمول ہوگا کہ ہر قدم اٹھانے سے پہلے دین اور اسلام کی تعلیمات کی طرف توجہ دیتی ہوگی، اپنے محارم کے ذریعے عاشقانِ رسول علما اور مفتیانِ کرام سے رہنمائی لے گی اور جیسے دین کہتا ہوگا اسی پر وہ عمل کرتی ہوگی۔ اللہ پاک ہمیں بھی دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ امیرِ اہلِ سُنّت کتنی پیاری دُعا کرتے ہیں:

عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی! گُناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی!
ہو اخلاق اچھا ہو کردار ستھرا مجھے مُتّقی تُو بنا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۰۲، ۱۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کی بے مثال زندگیوں کے کچھ پہلوؤں سے مُتَعلِّق سُن رہی ہیں، ابھی ہم نے صحابیۂ رسول حضرت بی بی اُمِّ سُلَیم رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے مُتَعلِّق سُنا۔ آیئے! تقویٰ، پرہیز گاری اور خوفِ خُدا سے مَعْمُور ایک اور بے مثال خاتون کا واقعہ سُنتی ہیں، جس سے ہمیں اندازہ ہوگا کہ پہلے کے دَور کی خواتین کیسی بے مثال تھیں، ان کی سوچ کیا تھی۔ چُنانچہ

خلیفہ کی اہلیہ کے زیورات

حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ محترمہ حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ

عَلَیْہَا جو کہ خلیفہ عبدُالملک کی بیٹی تھیں، یوں بڑے گھرانے سے ان کا تَعَلُّق تھا۔ لیکن ان کی سیرت پر نظر ڈالی جائے تو یہ بھی تاریخِ اسلام کی بے مثال خواتین میں شُمار ہوتی ہیں۔ جب حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خلیفہ بنے تو اپنی اہلیہ محترمہ بی بی فاطمہ سے مشورہ کرتے ہوئے فرمانے لگے: تمہیں اپنے اِن زیورات کا حال معلوم ہے کہ تمہارے والد نے یہ کس طرح حاصل کئے اور پھر کس طرح تمہیں دیئے؟ اگر تم اجازت دو تو میں انہیں ایک صَنْدُوق میں بند کر کے تالا لگا کر بَیْتُ الْمال کے آخری گوشے میں رکھ دوں، اگر اس سے پہلے بَیْتُ الْمال کا سارا مال خرچ ہو جائے تو اسے بھی خرچ کر ڈالوں گا اور اگر اسے خرچ کرنے سے پہلے ہی میرا اِنتقال ہو جائے تو تمہیں یہ مل ہی جائیں گے۔ (یعنی بعد کا خلیفہ تمہیں واپس کر ہی دے گا۔) زوجہ نے سعادت مندی سے کہا: جیسی آپ کی رائے ہو، میری طرف سے اجازت ہے۔ چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے زیورات بَیْتُ الْمال میں رکھوا دیئے، یہ زیورات ابھی بَیْتُ الْمال ہی میں موجود تھے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا وِصال ہو گیا بعد میں حضرت بی بی فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بھائی یزید بن عبدُالملک خلیفہ ہوئے تو یہ زیورات اُنہیں واپس کرنا چاہے مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے اِنکار کر دیا کہ یہ نہیں ہو سکتا کہ میں حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزِیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی زندگی میں زیورات سے دَست بردار ہو جاؤں (یعنی چھوڑ دوں) اور انکی وفات کے بعد واپس لے لوں۔ چُنانچہ خلیفہ نے یہ زیورات گھر کی دوسری عورتوں میں تقسیم کر دیئے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1. . . سیرت ابن عبد الحکم، ص ۵۲

منصب کس لیے ملتا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت میں ہمارے لیے درس کے کئی پہلو ہیں۔ ایک بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ کوئی بھی منصب اور عُہدہ گھر بھرنے کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک کی مخلوق کی خدمت کر کے اس کی رضا پانے کے لیے ہوتا ہے اور جو لوگ اسی بات کو اپنا مقصد بناتے ہیں وہ اس دُنیا میں بھی کامیاب رہتے ہیں اور آخرت میں بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔

بیوی ہو تو ایسی!

دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ آج عورتوں کی ایک تعداد ہے جن کا حال یہ ہے کہ مال و دولت، زیورات و عُمدہ لباس وغیرہ کے حُصُول کے لئے بھاگ دوڑ کرتی نظر آتی ہیں، الماریاں بھری ہوئی ہوتی ہیں مگر ان کے دل کی لالچ و حرص ختم نہیں ہو رہی ہوتی، اور مل جائے، اچھا مل جائے اسی تگ و دو میں رہتی ہیں۔ افسوس کہ لاکھوں کے زیورات اور لباس ہونے کے باوجود راہِ خُدا میں ایک پائی خرچ کرتے ہوئے ہچکچاتی ہیں۔

ایسی خواتین کے لیے حضرت عُمر بن عَبْدُالعزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی بے مثال اہلیہ کا بے مثال کردار مَشْعَلِ راہ (یعنی رہنمائی کرنے والا چراغ) ہے کہ وہ زیورات جو ان کے پاس تھے، وہ ان کو ان کے والد نے دیئے تھے جو اپنے وقت کے خلیفہ تھے، قطعی طور پر حضرت عُمر بن عَبْدُالعزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی اہلیہ ان زیورات کی مالکہ تھیں۔ وہ چاہتی تو کہہ دیتیں کہ میرے والد نے دیئے ہیں، انہوں نے جہاں سے بھی لئے ہوں اب تو یہ میرے ہی ہیں۔ مگر انہوں نے ایسا کچھ نہیں کہا، بلکہ کمال تابعداری کا مُظاہرہ کرتے

ہوئے کہنے لگیں: جیسی آپ کی رائے ہو (کیجئے) میری طرف سے اجازت ہے۔

یہاں یہ بات بھی ہے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خلیفہ بنتے ہی ان کی اہلیہ کی دولت اور مال میں اضافہ ہونا چاہیے تھا کہ اب بڑا عُہدہ تھا تو آمدنی بھی بڑھنا چاہیے تھی، خود خلیفہ انہیں تحائف دیتے، دیگر لوگ نذرانے پیش کرتے، وہ خود بھی اپنے شوہر سے کسی مہنگی چیز کی فرمائش کر سکتی تھیں، کیونکہ ہم اپنے اردگرد دیکھتی ہیں کہ کسی کے خاوند کو معمولی تَرَقّی مل جائے یا کوئی عُہدہ مل جائے تو بیوی یہ سنتے ہی فرمائشوں کے انبار لگا دیتی ہے، اسے پرواتک نہیں ہوتی کہ خاوند ناجائز ذرائع سے اس کی فرمائش پوری کرتا ہے یا اپنی حلال تنخواہ سے اس مُطالبے کا انتظام کرتا ہے، اسے تو بس اپنے قیمتی لباس اور زیورات سے سروکار ہوتا ہے، اور اس طرح کی خواتین یہ کہتی دکھائی دیتی ہیں اب آپ اَفْسر بن گئے ہیں، میرے پاس تو ڈھنگ کے زیور نہیں، ڈھنگ کے سوٹ نہیں، لوگ کیا کہیں گے کہ اَفْسر کی بیوی بھکارن کی طرح بن کر گھومتی ہے؟ مجھے اچّھے اچّھے سوٹ اور زیورات لاکر دو تاکہ میں اپنے مقام و مرتبے (Status) کے مُطابق زندگی گُزاروں۔ حضرت عُمر بن عبدُ العزیز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی اہلیہ بھی اپنے شوہر سے یہی مُطالبات کر سکتی تھیں، کیونکہ ان کے شوہر تو مَشْرِق و مَغْرِب کے ایک کثیر حصے کے خلیفہ تھے، لیکن قُربان جائیے! ان کے جذبۂ اطاعت اور سادگی پر کہ فرمائشیں تو کیا کرتیں، اپنے شوہر کے کہنے پر خُوشی خُوشی اپنا سارا زیور بَیْتُ الْمال میں جمع کرا دیا۔

اور پھر سعادت مندی اور شوہر کی اطاعت کا انداز دیکھئے کہ حضرت عُمر بن عَبْدُ الْعزیز رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے انتقال کے بعد ان کی اہلیہ کا بھائی یزید بن عبدُ الملک خلیفہ بنا،

اس نے اپنی بہن حضرت فاطمہ سے کہا کہ اپنے زیورات واپس لے لیں، مگر بی بی فاطمہ نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ جب اپنے شوہر کی موجودگی میں نہیں لیے تو اب کیوں لوں؟

حلال پر قناعت کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆یہ ہیں پہلے کے دَور کی بے مثال خواتین، ☆یہ ہے ان بے مثال خواتین کی بے مثال سوچ، ☆یہ ہے ان بے مثال خواتین کا بے مثال رویہ، ☆یہ ہیں ان بے مثال خواتین کے بے مثال واقعات۔ آج تو آوے کا آوا بگڑا ہوا ہے، کیا مرد کیا عورت سب کا حال یکساں ہے، اِلَّا مَاشَاءَ اللہ۔ یاد رکھئے! رزقِ حلال سے چٹنی کھا کر اور رُوکھی سُوکھی روٹی کھا کر ساری زندگی گُزار دی جائے یہ حرام کا ایک پیسہ کھانے سے کہیں زیادہ بہتر اور فائدہ مند ہے۔ لہٰذا! اپنا یہ ذہن بنائیں کہ حالات جیسے بھی ہو جائیں صرف اور صِرف حلال پر ہی گُزارہ کرنا ہے۔ حرام کی طرف ہر گز نہیں جانا۔ اللہ پاک ہمیں حلال کھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آیئے! مالِ حلال کے کیا کیا فوائد ہیں ان کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ

مالِ حلال کے فوائد

☆جو مُسلمان اپنے اہل و عیال کو حلال کھلاتا ہے وہ پُرسکون اور خُوشحال زندگی گُزارتا ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کا لوگوں کی نظروں میں ایک خاص مقام بن جاتا ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ ☆حلال کھانے والوں کے گُناہ مُعاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ☆حلال کھانے والوں کی دُعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ جبکہ حلال کھانے کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ جی چاہتا ہے کہ بس بیان کرتی اور

سنّتی چلی جائیں۔ آئیے! بطورِ ترغیب اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی 4 احادیثِ مُبارَکہ سنتی ہیں اور عمل کی بھی نیّت کرتی ہیں:

1. ارشاد فرمایا: جس نے چالیس (40) دن تک حلال کھایا، اللہ پاک اس کے دل کو مُنوّر فرمادے گا اور اس کی زبان پر حکمت کے چشمے جاری فرمادے گا اور دُنیاو آخرت میں اس کی رہنمائی فرمائے گا۔[1]

2. ارشاد فرمایا: جس شخص نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اپنے علاوہ اللہ پاک کی دیگر مخلوق (جیسے اپنے اہل و عیال اور دیگر لوگوں) کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کے لئے برکت و پاکیزگی ہے۔[2]

3. ایک شخص نبیِ کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے اس کے پُھرتیلے پن اور چُستی کو دیکھا تو عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کاش! اس کا یہ حال اللہ پاک کی راہ میں ہوتا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: (1) اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچّوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (2) اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (3) اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ پاک کی راہ میں ہے (4) اور اگر یہ دِکھاوے اور تَفاخُر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ

1 ... اتحاف السادة، کتاب الحلال والحرام، الباب الاول، فی فضیلة الحلال...الخ، ۶/ ۴۵۰

2 ... ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقة، ۴/ ۲۱۸، حدیث: ۴۲۲۲

میں ہے۔[1]

4. حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ایک بار عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ دُعا فرمائیں کہ اللہ پاک میری دُعا قبول فرمایا کرے۔ تو قاسمِ نعمت، نبیِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **یَا سَعْدُ! اَطِبْ مَطْعَمَكَ تَكُنْ مُسْتَجَابَ الدَّعْوَةِ** یعنی اپنے کھانے کو پاکیزہ بناؤ تمہاری دُعائیں قبول ہوا کریں گی۔[2]

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب!　　　صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

تذکرہ چند بے مثال خواتین کا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم بے مثال خواتین کا تذکرہ سُن رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ اس اُمّت کی سب سے بے مثال خواتین ازواجِ مُطَھَّرات ہیں، یعنی ہمارے آقا، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک بیویاں، ان کی بے مثالی کا عالم یہ ہے کہ وہ اُمّت کی تمام خواتین کے لیے نمونۂ عمل یعنی رول ماڈل ہیں۔

اُمَّہاتُ المومنین کا ذکرِ خیر

ان میں حضرت بی بی خدیجۃُ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، جنہوں نے اپنا سارا مال دینِ اسلام کی سربلندی کے لیے خرچ کر دیا اور ہر طرح کی مشکلات پر صبر کرتے ہوئے نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دیا۔ ان سے آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے پناہ مَحبّت فرماتے تھے اور انہی سے خاتونِ جنّت حضرت بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ

1... الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقة، ۴۲/۳، حدیث: ۱۰

2... معجم اوسط، ۳۴/۵، حدیث: ۶۴۹۵

عَنْہَا کی پیدائش ہوئی۔

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت سَودہ بنتِ زَمْعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں جن کو اللہ پاک نے سخاوت جیسی عظیم نعمت سے نوازا تھا، آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ ایک دفعہ ان کے پاس حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی طرف سے دِرْہَموں سے بھرا تھیلا آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے تمام دِرْہَم راہِ خُدا میں خرچ کردیے۔(1)

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت بی بی عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، جو مُفْتِیَہ بنیں، مُحَدِّثہ بنیں، عالمہ بنیں، مُفَسِّرہ بنیں، طیّبہ طاہِرہ، عابِدہ زاہِدہ اَلْغَرَض! وہ کون سا وصف ہے جو آپ کی ذات میں نہ تھا، ان کا مقام تو یہ ہے کہ اللہ پاک نے ان کی پاک دامنی قرآنِ پاک میں بیان کرتے ہوئے سورۂ نُور کی 18 آیات نازل فرمائیں۔

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت حَفْصَہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں جو بڑی سخی تھیں، اکثر روزے سے رہا کرتی تھیں اور تلاوتِ قرآن پاک اور دیگر عبادتوں میں مصروف رہا کرتی تھیں، علمِ فِقْہ و علمِ حدیث کی ماہر تھیں۔(2)

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت زَینب بنتِ خُزَیمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا بھی ہیں، جو فقرا و مساکین پر خُصوصی شفقت فرماتیں اور ان پر خُوب خرچ کرتیں۔ یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ کو اُمُّ الْمساکین کہہ کر پکارا جاتا تھا۔(3)

1... الطبقات الکبریٰ، ذکر ازواج۰۰۰الخ، رقم:۴۱۲۷، سودہ بنت زمعہ، ۸/۴۵

2... جنتی زیور، ص ۴۸۴_۴۸۵

3... امہات المؤمنین، ص ۳۸

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت اُمِّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، جن کی علمِ دین میں مَہارت کا حال یہ تھا کہ آپ کو فقہا یعنی شرعی اَحکام و قوانین کی ماہر صحابیات میں شُمار کیا جاتا تھا۔[1]

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت زینب بنتِ جَحْش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، ان کے خُشُوع و خُضُوع کا حال یہ تھا کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے خُشُوع و خُضُوع کے مُتَعلِّق ارشاد فرمایا: زَینب بنتِ جَحْش (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) خُشُوع اختیار کرنے والی اور رَبّ کے حضور گڑگڑانے والی ہے۔[2] حضرت بی بی زینب بنت جَحْش کی عادت تھی کہ جو کچھ اپنے ہاتھ سے کماتیں وہ سب فقرا و مساکین کو دے دیا کرتی تھیں اور صرف اسی لئے محنت و مشقّت کرتی تھیں کہ فقیروں اور محتاجوں کی اِمداد کریں۔[3]

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت جُوَیْرِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں جو بڑی عبادت گُزار اور دین دار خاتون تھیں، نمازِ فجر پڑھ لینے کے بعد سے نمازِ چاشت تک اَوراد و وظائف میں مصروف رہتی تھیں۔[4]

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بہت سی حدیثوں کی حافظہ تھیں، بڑی عبادت گُزار اور نیکوکار خاتون تھیں۔[5]

---

1 . . . سیر اعلام النبلاء، رقم: ۲۰، ام سلمۃ ام المومنین، ۲/ ۲۰۳

2 . . . اسد الغابہ، رقم: ۶۹۴۸، زینب بنت جحش، ۷/ ۱۴۰

3 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۳

4 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۶

5 . . . جنتی زیور، ص ۴۹۰

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت صَفِیّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بھی اُن بے مثال خواتین میں شامل ہیں جو عبادت، تقویٰ و پرہیز گاری اور صدقہ کرنے کے اعتبار سے تمام عورتوں کی سردار ہیں۔[1]

ان ازواجِ مُطَہَّرات میں حضرت میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بھی ہیں، یہ بھی بڑی پرہیز گار اور سُنّتوں پر عمل کرنے والی خاتون تھیں، مِسواک سے مَحَبَّت کا عالم یہ تھا کہ جب کسی اور کام میں مشغول نہ ہوتیں تو مِسواک کرنے لگ جاتیں۔[2]

بے مثال خواتین کے اوصاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو بڑی نیک باز تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو بڑی عبادت گُزار تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو دین پر عمل کرنے والی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو اپنی شرم وحیا کی حفاظت کرنے والی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو پوری زندگی اللہ کریم کی اطاعت و فرمانبرداری کرتی رہیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو مخلوق کو چھوڑ کر خالق کی پیروی کرتی رہیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو سیرت و کردار میں بھی بے مثال تھی اور زہد و تقویٰ میں بھی بے مثال تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو اللہ کریم سے بھی مَحَبَّت کرتی تھیں اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام سے بھی مَحَبَّت کرتی تھیں، ☆ یہ ہیں وہ بے مثال خواتین جو نہ زَیب و زِینت میں مصروف

1... فیضان امہات المؤمنین، ص ۳۱۰

2... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارات، ماذکر فی السواک، ۲/۲۱۹، حدیث: ۱۸۱۲

رہتیں اور نہ مال و دولت کے پیچھے جاتیں تھیں، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے پوری اُمّت کو درس دیا کہ خواتین کی زندگی کیسی ہونی چاہیے۔ ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ خواتین دین کی ترویج و اشاعت میں کس طرح حصہ لے سکتی ہیں۔ ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جو اس اُمّت کی اسلامی بہنوں کے لیے رول ماڈل بنی ہیں، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہیں دیکھ کر ہم کہہ سکتی ہیں کہ آج کی خواتین کو ایسا ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیوی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کا ماں کی صورت میں کیسا کردار ہونا چاہیے، ☆ **یہ ہیں وہ بے مثال خواتین** جنہوں نے اپنے کردار سے بتایا کہ ایک عورت کو بیٹی کی صورت میں کیسا ہونا چاہیے؟

دامن کا دھاگہ

آج اگر ہم اپنے معاشرے میں پائی جانے والی خواتین کے احوال کا جائزہ لیں تو اندازہ ہوگا کہ **آج کی خواتین** ان **بے مثال خواتین** کی سیرت کو فراموش کرچکی ہیں، **آج کی خواتین** پہلے کی **بے مثال خواتین** کے کردار سے مُنہ موڑ چکی ہیں۔ افسوس! صد افسوس! آج کے اس پُرفِتَن دَور میں خواتین کو مختلف انداز سے بے حیائی، بے راہ رَوِی، بے پردگی، عُریانی، نمود و نُمائش اور اس طرح کے دیگر کاموں پر اُبھارا جارہا ہے اور بعض نادان اس کی طرف مائل بھی ہو رہی ہیں، آیئے! پہلے کی **بے مثال خواتین** میں سے ایک اور **بے مثال خاتون** عابدہ، زاہدہ اور وَلِیّہ کا بے مثال واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ہند کے مشہور شہر دہلی میں ایک دفعہ سخت قحط سالی ہوئی، لوگوں کی بہت دُعاؤں کے باوُجُود بارِش نہ ہوئی۔ سلسلہ چشتیہ نِظامیہ کے بانی اور عظیم پیشوا و ولیِ کامل حضرت سیّد محمد نِظامُ الدّین اولیا رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اپنی امّی جان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی: یااللہ! یہ اُس خاتون کے دامن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحْرَم کی نظر نہ پڑی، میرے مَولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) برسادے! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ رَحمت کے بادَل گھِر گئے اور رِم جھم رِم جھم بارِش شُروع ہوگئی۔ (1)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
حَیا سے ان کی انساں نُور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دین پر عمل کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ☆یہ ہے کردار، ☆یہ ہے شریعت کی تابعداری، ☆یہ ہے شریعت کی پاسداری، ☆یہ ہے دین پر عمل، ☆یہ ہے تقویٰ اور اللہ پاک کا ڈر، ☆یہ ہے اَحکامِ اسلام کو خود پر نافذ کرنا، ☆یہ ہے دین کی کمال اطاعت، ☆یہ ہے خود کو چھپانا، ☆یہ ہے پردے کی پاسداری، ☆اسے کہتے ہیں عفت و پاکیزگی، ☆اسے کہتے ہیں کردار کی مضبوطی، ☆اسے کہتے ہیں ایمان کی مضبوطی، ☆اسے کہتے ہیں پاکدامنی۔

1... اخبار الاخیار ص ۲۹۴

غور تو کریں! کتنی بڑی بات ہے کہ ایک خاتون شریعت اور دین کی تابعداری کے ساتھ اس حال میں زندگی گُزار دے کہ اس پر کبھی کسی نامَحْرَم کی نظر تک نہ پڑی ہو۔ جب کردار اتنا عُمدہ ہو، جب عمل میں ایسی پختگی ہو، جب شریعت کو اتنی اہمیت دی جائے تب اللہ پاک ایسا مقام عطا فرما دیتا ہے کہ ایسی بے مثال خواتین کا اپنا واسطہ دے کر نہیں، ان کے استعمال کی چیزوں کا واسطہ دے کر نہیں بلکہ ان کے استعمال شدہ کپڑوں کے ایک دھاگے کا واسطہ دیا جائے تو اللہ پاک رحمتوں کی بارشیں عطا فرما دیتا ہے۔

آج کی کچھ خواتین کو کیا ہو گیا ہے؟

جبکہ اس کے برعکس جہاں بے پردگی عام ہو، جہاں خواتین میں شرم و حیا نام کو نہ ہو، جہاں بد نگاہی عام ہو، جہاں دین پر عمل کو دقیانوسی سوچ سمجھا جائے، جہاں پردے کو پُرانے زمانے کا رَواج سمجھا جائے تو وہاں رحمتیں تو کیا برستی ہیں الٹا بے برکتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک طرف ہماری وہ بے مثال خواتین تھیں جو پردے کی ایسی پاسداری کرتیں کہ ان پر کسی اجنبی کی نظر پڑ جائے یہ تو دُور کی بات ہے، زندگی بھر ان کے کپڑوں کو کوئی اجنبی نہیں دیکھ پاتا تھا اور ایک آج کی خواتین ہیں جہاں دیکھئے بے شرمی اور بے حیائی کی دعوت دیتی نظر آتی ہیں۔ آج جدھر دیکھئے دین سے دُور خواتین بے پردَگی کو فروغ دیتی نظر آتی ہیں۔ اِشتہاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، بازاروں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما گھروں کے ہالوں میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، سنیما کے پردوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ٹی وی کی اسکرینوں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، ایئرپورٹ پر ایسی خواتین ہوتی ہیں، اسکولز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، کالجز اور یونیورسٹیز میں

ایسی خواتین ہوتی ہیں، بڑے بڑے شاپنگ مالز میں ایسی خواتین ہوتی ہیں، دکانوں کے کاؤنٹروں پر ایسی خواتین ہوتی ہیں اور یہ سب کس چیز کے نام پر ہو رہا ہے؟ یہ سب بزنس کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب ایجوکیشن کے نام پر ہو رہا ہے، یہ سب گلیمر کے نام پر ہو رہا ہے اور یہ سب تَرَقّی کے نام پر ہو رہا ہے۔ اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو ہدایت دے۔

تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسول کو ناراض کیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اللہ پاک اور اس کے رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کی جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ ناجائز و حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ غیر مسلموں کے طور طریقے اپنائے جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اپنے دین کو پسِ پشت ڈال دیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ دین کے اَحکامات کی سرِ عام دھجیاں اُڑائی جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ بے حیائی اور بے شرمی کو فَروغ دیا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ گُناہوں کے فَروغ کے اسباب پیدا کئے جائیں، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ مغرب کی اندھی اور تاریک تہذیب کو سینے سے لگایا جائے، **تَرَقّی اور کامیابی یہ نہیں** کہ اسلام کی روشن اور سنہری تعلیمات کو فراموش کر دیا جائے۔ بلکہ ایک مسلمان کے لیے حقیقی تَرَقّی اور حقیقی کامیابی کیا ہو سکتی ہے اور کیا ہونی چاہیے؟ آیئے! قرآنِ پاک سے سنتی ہیں کہ تَرَقّی اور کامیابی کیا ہے۔ چُنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ (پ۴، آل عمران:۱۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: جو آگ سے بچا کر جنّت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ حقیقی کامیابی یہ ہے کہ بندے کو جہنم سے نَجات دے کر جنّت میں داخل کردیا جائے۔(1)

اب ہمیں چاہیے کہ ہم اس کامیابی کو پانے کی کوشش کریں، اپنے گھر والوں کا ذہن بنائیں اور انہیں اس طرف مائل کریں۔ اپنے گھر کے مَردوں کو نیکی کی دعوت دیں اور انہیں حکمتِ عملی سے دین کے اَحکامات پر چلنے کی ترغیب دیں۔ اللہ پاک ہمیں دین پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سُنّت کیا ہی خوب دُعا فرماتے ہیں:

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یاخُدا یاالٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گُناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی

(وسائل بخشش مُرمّم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت نَفیسہ کی مختصر سیرت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم تاریخ کی بے مثال خواتین کی بے مثال سیرت و کردار سے مُتَعَلِّق سن رہی ہیں، آیئے! ایک اور بے مثال خاتون کی سیرت کے بارے میں سنتی ہیں: چنانچہ اس عظیم اور بے مثال خاتون کا نام ہے "سیِّدہ نَفیسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا" یہ شہزادۂ عالی وقار، نواسۂ رسول، جگر گوشۂ بتول حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ

1... تفسیر صراط الجنان، پ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ۲/۱۱۲

عَنْہُ کی پڑپوتی ہیں، بہت نیک اور بڑی پرہیزگار تھیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا مکہ مُکرَّمہ میں پیدا ہوئیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کا معمول تھا کہ دن کو روزہ رکھتیں اور رات بھر نمازیں پڑھتی رہتیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا نے تیس حج کئے، جن میں اکثر پیدل حج کئے تھے۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی کہا کرتی تھیں کہ میں نے اپنی پھوپھی جان حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی چالیس(40)سال خدمت کی، اس عرصے میں کبھی ان کو رات میں سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک بار میں نے ان سے عرض کی: آپ اپنی جان کو آرام کیوں نہیں دیتیں؟ تو وہ فرماتیں: کیسے آرام کروں؟ جب کہ میرے سامنے کٹھن منزلیں ہیں جن کو کامیاب لوگ ہی طے کر سکتے ہیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی سے پوچھا گیا کہ حضرت سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کیا کھاتی تھیں؟ جواب دیا: وہ تین روز میں بس ایک لقمہ کھالیا کرتی تھیں۔

☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے اپنے گھر میں اپنی قبر کھودی ہوئی تھی اور اس میں بکثرت نماز پڑھا کرتی تھیں، ایک روایت میں ہے کہ اس قبر میں انہوں نے دو ہزار(2000)بار قرآن ختم کیا تھا۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا یکم رجب کو بیمار ہو گئیں اور رَمَضان شریف کے مہینے تک بیمار رہیں۔ رَمَضان میں جب مرض میں تیزی آئی تو آپ کو مشورہ دیا گیا کہ آج روزہ توڑ دیں، آپ نے جواب دیا: تیس (30)سال سے میں یہ دُعا کر رہی تھی کہ جب موت آئے تو اس وقت میرا روزہ ہو اور اب جب یہ خواہش پوری ہونے کو ہے تو میں روزہ کیوں توڑ دوں؟ یہ فرما کر

سیدہ نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا قرآنِ کریم کی تلاوت فرمانے لگیں اور تلاوت کرتے کرتے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا دارِ فانی سے دارِ باقی کی طرف انتقال کر گئیں۔ ☆حضرت نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی بھتیجی کا بیان ہے کہ سَیِّدہ نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا جس مُصَلّٰے پر نمازیں پڑھتی تھیں اس کے ساتھ ایک ٹوکری تھی، جب وہ کسی شے کی خواہش کرتیں وہ شے ٹوکری میں خود بخود مل جاتی، میں ان کے پاس ایسی ایسی چیزیں دیکھتی جو میرے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتی تھیں، میں نہیں جانتی کہ وہ کون لاتا تھا۔ ایک بار میں نے ان سے حیرت کا اظہار کیا تو فرمانے لگیں: زَینب! جو اللہ پاک کے بھروسے پر ہو جائے، دُنیا اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے اور اس کی تابع فرمان ہو جاتی ہے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

عمل کا جذبہ پیدا کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی اس مختصر سیرت میں ہمارے لیے عبرت کے کئی درس ہیں، وہ دن رات عبادت میں مگن رہتی تھیں ہمیں بھی اس سے عبرت پکڑتے ہوئے عبادت کی کثرت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ زیادہ نہ بھی تو کم از کم پانچ وقت کی نمازیں تو ادا کرنی چاہئیں۔ یاد رکھئے! نماز کی ادائیگی فرض ہے، اس میں ہر گز ہر گز سستی نہیں ہونی چاہیے۔

اسی طرح ہم نے حضرت بی بی نَفِیسَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے بارے میں سنا کہ انہوں نے

1 ... نور الابصار، فصل ذکر مناقب السیدۃ نفیسہ، ص۲۰۷-۲۱۱ ملتقطا

موت قبر اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے اپنی قبر پہلے سے بنوائی اور اس میں ختمِ قرآن کرنے لگیں یہاں تک کہ دو ہزار بار ختمِ قرآن کر لیا، ہمیں بھی روزانہ کی بنیاد پر تلاوت کا معمول بنانا چاہیے۔ انہوں نے جس طرح کی زندگی گُزاری اس کا انعام انہیں اس زندگی میں یہ ملا کہ وہ جو خواہش کرتیں اللہ پاک انہیں عطا فرما دیتا تھا۔ اس میں ہمارے لیے بھی درس ہے کہ اگر ہم بھی دُنیا کے بجائے اپنے خالق و مالک کی بن جائیں، ہم بھی اپنی زندگی کو بے مثال خواتین کی طرح گُزارنے والی بن جائیں تو یہ دُنیا ہمارے لیے بھی تابع فرمان ہو جائے، بے موسم کے پھل ہمیں بھی نصیب ہوں گے اور سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیشہ رہنے والی آخرت بھی بہتر ہو جائے گی۔ ان تمام باتوں پر عمل کے لیے آپ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہو جائیے، اجتماع میں شرکت کی پکّی نیّت کر لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ! نیکیاں کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں کو نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ نصیب ہو گا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

مہمان نوازی کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے مہمان نوازی کے چند آداب سنتی ہیں۔

پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص (باوُجودِ قدرت) مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ

1 ۔۔۔ مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴

وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[1] (3)سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[2] ☆مہمان کو چاہیے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں:(1)جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2)جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو،(یہ نہ ہو کہ کہنے لگے:اس سے اچّھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3)میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4)جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[3] ☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلاً کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ ”آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟“ کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مہمان کو کہنا پڑ جائے کہ ”میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے“۔ ☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ ”اور کھاؤ“ مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[4] کہیں

---

1 ... جامع صغیر، ص۲۸۸، حدیث:۴۶۸۶

2 ... ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸

3 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۴

4 ... فتاوی هندیه، کتاب الکراهیه، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۴

اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔ ☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب "بہارِ شریعت" حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مَدَنی پھول" اور "163 مَدَنی پھول" ھَدِیَّۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

۱… فتاوی ھندیه، کتاب الکراھیه، باب ثانی عشر… الخ، ۵/۳۴۵

بیان:7 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی قِیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر دُرود شریف پڑھتا ہوگا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ ۔۔۔ الخ، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴

2 ۔۔۔ معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ جُمادَی الاُخری کا مہینا ہے، اس مہینے کی 22 تاریخ کو عاشقِ اکبر اَمِیْرُالمومنین حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اس دُنیا سے وصال فرمایا، اس لئے اس مہینے کو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں ہم حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا کچھ ذکرِ خیر، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کا مختصر تعارف، چند فضائل و کمالات، آپ کی کرامات، کرامت کی شرعی حیثیت، کرامت کا حکم اوراس کے علاوہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی ایک کرامت سنتی ہیں: چُنانچہ

کھانے میں برکت

امیرُ المومنین، حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بڑے بیٹے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بارگاہِ رسالت کے تین مہمانوں کو اپنے گھر لائے اور خود دو عالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوگئے اور گفتگو میں مصروف رہے یہاں تک کہ رات کا کھانا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دسترخوانِ نبوّت پر کھالیا اور بہت زیادہ رات گزر جانے کے بعد مکان پر واپس تشریف لائے۔ ان کی زوجہ نے عرض کیا کہ آپ اپنے گھر پر مہمانوں کو بلا کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ کیا اب تک تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا؟ عرض کیا: میں نے کھانا پیش کیا مگر ان لوگوں نے صاحبِ خانہ کی غیر موجودگی میں کھانا کھانے سے انکار کردیا۔ یہ سن کر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے اپنے صاحبزادے حضرت عبدُ الرّحمٰن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مہمانوں کے ساتھ کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور سب مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھالیا۔ ان مہمانوں کا بیان ہے کہ جب ہم کھانے کے برتن (Utensils) میں سے لقمہ اٹھاتے تھے تو جتنا کھانا ہاتھ میں آتا تھا اس سے کہیں زیادہ کھانا برتن میں نیچے سے ابھر کر بڑھ جاتا تھا اور جب ہم کھانے سے فارغ ہوئے تو کھانا بجائے کم ہونے کے برتن میں پہلے سے زیادہ ہوگیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے متعجب ہو کر اپنی زوجہ سے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے کہ برتن میں کھانا پہلے سے کچھ زائد نظر آتا ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر عرض کیا: واقعی یہ کھانا تو پہلے

سے تین گنا بڑھ گیا ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کھانے کو اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں لے گئے۔ جب صبح ہوئی تو اچانک مہمانوں کا ایک قافلہ دربارِ رسالت میں اترا جس میں بارہ قبیلوں کے بارہ سردار (leaders) تھے اور ہر سردار کے ساتھ بہت سے دیگر سوار بھی تھے۔ ان سب لوگوں نے یہی کھانا کھایا اور قافلہ کے تمام سرداروں اور دیگر مہمانوں نے اس کھانے کو پیٹ بھر کر کھایا لیکن پھر بھی اس برتن میں کھانا ختم نہیں ہوا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ کیسی زبردست اور ایمان افروز کرامت تھی، مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو کھانے میں اس قدر برکت بلکہ ظاہری کثرت ہوئی کہ مہمانوں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی زوجہ محترمہ نے مہمانوں کے پیٹ بھر کر کھا چکنے کے باوجود پہلے کے مقابلے میں اس کھانے کے تین گُنا زیادہ ہونے کی قسم کھائی، حتی کہ بارہ سرداروں اور ان کے ساتھ کئی سواروں پر مشتمل جو وفد حضور نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اس وفد کے تمام افراد نے بھی پیٹ بھر کر وہ کھانا کھایا مگر برتن میں کھانا باقی رہا۔ یاد رہے کہ جہاں یہ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کرامت ہے وہیں یہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ بھی ہے۔ کیونکہ امتی سے ظاہر ہونے

---

1 ... بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۴۹۵، حدیث: ۳۵۸۱ مختصرا
حجۃ اللہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء ...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ ...الخ، ص ۶۱۱

والی کرامت حقیقت میں اس کے نبی کا معجزہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ

حضرت علامہ سیّد محمود احمد رضوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی یہ کرامت ہے کہ وہ کھانا بہت سے لوگوں کے لئے کافی ہو گیا اور پھر بچ بھی رہا اور یہ کہ اولیا کی کرامات حق ہیں۔ مزید فرماتے ہیں کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات کبھی دوسروں سے بھی (بطورِ کرامت) ظاہر ہوتے ہیں، یعنی ولی کی کرامت دراصل نبی کا معجزہ ہوتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کرامت کے بارے میں ایک واقعہ سُنا۔ آیئے! مزید کرامت سُننے سے پہلے ان کا کچھ تعارف اور شان و کمالات کے بارے میں سنتی ہیں:

حضرت صدیقِ اکبر کا تعارف

امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے "عاشقِ اکبر" کے صفحہ 3 پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا تعارف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ☆ خلیفۂ اوّل، جانشینِ مصطفےٰ، امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عبدُ اللہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی کُنیت ابو بکر اور صِدّیق و عتیق آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَلقاب ہیں۔ سُبْحٰنَ اللہ! صِدّیق کا معنی ہے: بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ زمانۂ جاہلیت ہی میں اِس لقب سے مُلَقَّب ہو گئے تھے کیونکہ ہمیشہ ہی سچ

1 . . . فیوض الباری، ۲/ ۲۷۴ بتقدم و تاخر

بولتے تھے اور عتیق کا معنی ہے: آزاد۔ سرکارِ عالی مرتبت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو بشارت دیتے ہوئے فرمایا: اَنْتَ عَتِیْقٌ مِّنَ النَّارِ یعنی تُو نارِ دوزخ سے آزاد ہے۔ اِس لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا یہ لَقَب ہوا۔[1] ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قریشی ہیں اور ساتویں پُشت میں شجرۂ نسب رسولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خاندانی شَجَرے سے مل جاتا ہے، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عامُ الفیل کے تقریباً اڑھائی برس بعد مکّہ میں پیدا ہوئے، ☆ امیرُ المومنین حضرت صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ صَحابی ہیں جنہوں نے آزاد مردوں میں سب سے پہلے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت کی تصدیق کی، ☆ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِس قدر کمالات و فضائل والے ہیں کہ اَنبیاءِ کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد اگلے اور پچھلے تمام انسانوں میں سب سے اَفضل واَعلیٰ ہیں، ☆ تمام جِہادوں میں مجاہدانہ کارناموں کے ساتھ شریک ہوئے اور ☆ صُلح وجنگ کے تمام فیصلوں میں پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وزیر ومُشیر بن کر، زندگی کے ہر موڑ پر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ دے کر جاں نثاری ووفاداری کا حق ادا کیا، ☆ 2سال7ماہ خلافت کے منصب پر فائز رہ کر 22 جمادی الاُخریٰ 13 ہجری پیر شریف کا دن گزار کر وَفات پائی، ☆ امیرُ المومنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور روضۂ منوَّرہ میں حضورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلوئے مقدّس میں دَفن ہوئے۔[2]

---

1 ۔۔۔ تاریخ الخلفاء، ص ۲۲

2 ۔۔۔ الاکمال فی اسماء الرجال لصاحب المشکوۃ، فصل فی الصحابہ، ابو بکر الصدیق، ص ۵۸۷ - تاریخ الخلفاء، ص ۲۶ تا ۲۷ ماخوذا

آیئے! اب مولائے کائنات، مولا مشکل کُشا، حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت صدّیقِ اکبر کی جو شانیں بیان کی ہیں اُن کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

شانِ صدیق اکبر بزبانِ علیُّ المرتضیٰ

حضرت اُسَید بن صفوان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: جب حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وصال ہوا تو مدینے کی فضا میں رنج و غم کے آثار تھے، ہر شخص شِدَّتِ غم سے نڈھال تھا، ہر آنکھ سے آنسو جاری تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم پر اسی طرح پریشانی کے آثار تھے جیسے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے وقت تھے، سارا مدینہ غم میں ڈوبا ہوا تھا۔ جب حضرت صدّیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو غسل دینے کے بعد کفن پہنایا گیا تو حضرت علیُّ المرتضیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تشریف لائے اور کہنے لگے: آج کے دن نبی آخرُ الزّماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خلیفہ ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس کھڑے ہوگئے اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی شان و کمالات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے صدّیقِ اکبر! اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، آپ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بہترین رفیق، اچھے عاشق، بااعتماد رفیق اور محبوبِ خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے رازداں تھے۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لوگوں میں سب سے پہلے مومن، ایمان میں سب سے زیادہ مخلص، پختہ یقین رکھنے والے اور متقی و پرہیز گار تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دین کے معاملات میں بہت زیادہ سخی اور رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سب سے زیادہ قریبی دوست تھے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی صحبت سب سے

اچّھی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا مرتبہ سب سے بلند تھا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ہمارے لئے بہترین واسطہ تھے، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا اندازِ خیر خواہی، دعوت و تبلیغ کا طریقہ، شفقتیں اور عطائیں رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح تھیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بہت زیادہ خدمت گزار تھے۔ اللّٰہ پاک آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اسلام کی خدمت کی بہترین جزا عطا فرمائے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم عاشقِ اکبر امیرُ المومنین حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی کرامات کے بارے میں سُن رہی تھیں، آیئے! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک اور زبردست کرامت کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

بیٹی پیدا ہونے کی بشارت

مدینۂ منوّرہ کے بہت بڑے مفتی حضرت عُروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے مرضِ وفات میں اپنی صاحبزادی اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ میری پیاری بیٹی! آج تک میرے پاس جو میرا مال تھا وہ آج وارثوں کا مال ہو چکا ہے اور میری اولاد میں تمہارے دونوں بھائی عبدُ الرّحمٰن و محمد اور تمہاری دونوں بہنیں ہیں لہٰذا تم لوگ میرے مال کو قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق تقسیم کر کے اپنا اپنا حصہ

---

1 ...الریاض النضرۃ، القسم الثانی...الخ، الفصل الرابع عشر...الخ، ذکر ثناء علی...الخ ۱/۲۶۲ تا ۲۶۳ ملتقطا

(Share) لے لینا۔ یہ سن کر حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا نے عرض کیا: ابّا جان! میری تو ایک ہی بہن بی بی اسما ہیں۔ یہ میری دوسری بہن کون ہے؟

آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فرمایا کہ میری زوجہ بنتِ خارجہ جو کہ حاملہ ہے اس کے شکم میں لڑکی ہے وہ تمہاری دوسری بہن ہے۔[1] حضرت علامہ محمد بن عبد الباقی زُرقانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: چُنانچہ ایسا ہی ہوا کہ لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام "اُمِّ کُلثُوم" رکھا گیا۔[2]

دو(2) کرامتوں کا ثبوت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ روایت سے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دو کرامتیں ثابت ہوتی ہیں۔ (1) ایک کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو وفات سے پہلے ہی اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ میں اسی مرض میں اس دُنیا سے رُخصت ہو جاؤں گا اسی لئے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تقسیمِ وراثت کیلئے وصیّت (Will) کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا کہ میرا مال آج میرے وارثوں کا ہو چکا ہے۔ (2) اور دوسری کرامت یہ پتا چلی کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنی حاملہ زوجہ کے مُتَعَلِّق یقینی طور پر بتا دیا تھا کہ ان کے شکم میں لڑکی ہی ہے۔ ان دونوں باتوں کا علم یقیناً غیب کا علم ہے جو پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جانشین حضرت

---

1 ... تاریخ الخلفاء، ص ٦٣ ماخوذا، حجۃ اللّٰہ علی العالمین، الخاتمۃ فی اثبات کرامات الاولیاء... الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملۃ جمیلۃ... الخ، ص ٦١١ ماخوذا

2 ... شرح الزرقانی علی المؤطا، کتاب الاقضیۃ، باب ما لا یجوز من النحل، ج ٤، ص ٦١ ماخوذا

ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی دو عظیمُ الشّان کرامتیں ہیں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کرامت کی تعریف و حکم

حضرت علامہ سَیِّد عبدُ الغنی نابُلُسی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کرامت کی تعریف اس طرح بیان کرتے ہیں: کرامت سے مراد وہ خلافِ عادت کام ہے جو ایسے بندے کے ہاتھ پر ظاہر ہو جس کی نیک نامی مشہور و ظاہر ہو، وہ اپنے نبی کا تابع دار، درست عقیدہ رکھنے والا اور نیک عمل کا پابند ہو۔[2] خلافِ عادت کام سے مراد وہ کام ہے جو عام طور پر کسی انسان سے ظاہر نہ ہوتا ہو مثلاً ہوا میں اُڑنا، پانی پر چلنا وغیرہ افعال، کہ عام طور پر آدمی نہ تو ہوا میں اُڑ سکتا ہے اور نہ ہی پانی پر چل سکتا ہے۔[3]

مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کرامت کا حکم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کراماتِ اولیا حق ہے، اس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔[4]

ولی سے ظہورِ کرامت ضروری نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کے ولی سے کرامت ظاہر ہونا، اس ولی

1 . . . حجة اللّٰہ علی العالمین، الخاتمة فی اثبات کرامات الاولیاء...الخ، المطلب الثالث فی ذکر جملة جمیلة...الخ، ص ۶۱۲ ماخوذا

2 . . . الحدیقة الندیة شرح الطریقة المحمدیة، الباب الثانی فی الامور المهمة فی الشریعة، الفصل الاول فی تصحیح الاعتقاد، ۱/۲۹۲

3 . . . فیضانِ مزاراتِ اولیاء، ص ۴۶

4 . . . بہارِ شریعت، ۱/۲۶۸، حصہ ۱

کی عظمت و شان پر دلالت کرتا ہے، کرامت ظاہر ہونے سے لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و شرافت گھر کر جاتی ہے، مگر یاد رہے کہ ہر ولی سے کرامت کا ظاہر ہونا ضروری نہیں، بعض اولیائے کرام کرامات ظاہر فرما دیتے ہیں اور بعض اپنی کرامت ظاہر نہیں فرماتے لیکن اس سے اُن کے ولی ہونے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ چُنانچہ شیخِ اکبر محیُّ الدین ابنِ عربی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ترکِ کرامت ولیُّ اللہ نہ ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ کرامت کا چھپانا اہلِ حق اور مردانِ خدا کے نزدیک لازم ہے۔[1] مزید فرماتے ہیں: اکابر (بڑے) صوفیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کرامات کو رعونتِ نفس (یعنی نفس کا تکبُّر) سمجھتے ہیں، ہاں اگر ضرورت پیش آئے تو اسے ظاہر کر دیتے ہیں۔[2]

صحابۂ کرام افضلُ الاولیا ہیں

امیر اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ تحریر فرماتے ہیں: علما و اکابرینِ اسلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا اِس پر اِتفاق ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم "اَفْضَلُ الْاَوْلِیَاء" ہیں۔ قیامت تک کے تمام اَولیاءُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم اگرچہ دَرَجۂ وِلایت کی بلند ترین منزل پر فائز ہو جائیں مگر ہرگز ہرگز وہ کسی صحابی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے کمالاتِ وِلایت تک نہیں پہنچ سکتے۔ مزید فرماتے ہیں: اِس میں شک نہیں کہ حضراتِ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم سے اِس قدر زیادہ کرامتوں کا تذکرہ نہیں ملتا جس قدر کہ دوسرے اَولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم سے کرامتیں منقول ہیں۔ یہ واضح رہے کہ

---

1 ۔۔۔ جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء ۔۔۔ الخ، ۱/ ۳۸

2 ۔۔۔ جامع کرامات الاولیاء، المطلب الاول فی اثبات کرامات الاولیاء ۔۔۔ الخ، ۱/ ۴۱

کثرتِ کرامت، اَفضَلیّتِ وِلایت کی دلیل نہیں کیونکہ وِلایت دَرحقیقت بارگاہِ الٰہی کے قُربِ کا نام ہے اور یہ قربِ الٰہی جس کو جس قدر زیادہ حاصل ہو گا اُسی قدر اُس کا دَرجۂ وِلایت بلند سے بلند تر ہو گا۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم چونکہ نِگاہِ نبوّت کے اَنوار اور فیضانِ رِسالت کے فیوض وبَرَکات سے مُستَفِیض ہوئے، اِس لئے بارگاہِ الٰہی میں اِن بُزرگوں کو جو قُرب و تَقَرُّب حاصِل ہے وہ دوسرے اَولیاءُاللہ کو حاصِل نہیں۔ اِس لئے اگرچہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡھُم سے بہت کم کرامتیں منقول ہوئیں لیکن پھر بھی اُن کا دَرجۂ وِلایت دیگر اَولیاءِ کِرام رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡھِم سے حددَرَجہ اَفضل واَعلیٰ اور بلند وبالا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ بھی ولایت کے اعلیٰ درجے، درجۂ غوثیت پر فائز ہونے کے باوجود اُنہی اولیا میں شُمار ہوتے ہیں جنہوں نے بہت کم کرامات ظاہر فرمائیں البتہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ جلیلُ القدر صحابی تھے اور تقویٰ وپرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، اللہ پاک اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آپ کا کیا مرتبہ تھا آیئے! اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چُنانچہ

فضائلِ صدیقِ اکبر بزبانِ مصطفےٰ

(1) ارشاد فرمایا: لوگوں میں جس نے اپنی دوستی اور مال کے ذریعے مجھ پر سب

1 . . . کراماتِ فاروقِ اعظم، ص۹تا۱۰ ملتقطا

سے زیادہ احسان کیے وہ ابو بکر صدّیق ہیں، لہٰذا ان سے محبّت رکھنا، ان کا شکریہ ادا کرنا اور ان کی حفاظت کرنا میری امت پر واجب ہے۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: فرشتے ابو بکر صدّیق کو روزِ قیامت لائیں گے، اور انبیا و صدّیقین کے ساتھ جنّت میں جگہ دیں گے۔[2]

(3) حضرت عَمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں آپ کو سب سے بڑھ کر کون محبوب ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دوبارہ عرض کی: مردوں میں سے کون ہے؟ فرمایا: عائشہ کے والد (یعنی ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)۔[3]

اِنْ شَآءَ اللّٰہ اپنا بیڑا پار ہے ہم کو صدیقِ اکبر سے پیار ہے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت صدیقِ اکبر کی اہم خدمات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفاتِ ظاہری کے بعد حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے ہی تھے کہ فتنوں نے سر اٹھانا شروع کر دیا، اس موقع پر عاشقِ اکبر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے مختصر دورِ خلافت میں ایسی ایسی دینی خدمات انجام دیں جنہیں بھلایا

---

1 ... الریاض النضرۃ، الفصل التاسع فی خصائصہ، ذکر اختصاصہ...الخ، ١/١٢٩

2 ... کنز العمال، کتاب الفضائل، الباب الثالث فی ذکر الصحابۃ...الخ، جزء ١، ١/٢٥٥، حدیث: ٣٢٦٢٤

3 ... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ ذات السلاسل، ٣/١٢٦، حدیث: ٤٣٥٨

نہیں جاسکتا۔ آیئے ! آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی بعض اہم دینی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچِہ

فتنۂ اِرتداد کا خاتمہ

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی ایک اہم دینی خدمت یہ ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فتنۂ ارتداد کا خاتمہ فرمایا۔ یعنی زکوٰۃ کا انکار کرنے اور اسلام سے پھر جانے والوں کے سامنے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ مضبوط پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے اور اس کا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اس فتنے کو جڑ سے اُکھاڑ پھینکا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے کس طرح زکوٰۃ کا انکار کرنے اور مُرتَد ہوجانے والوں کی سرکوبی کی اور اس حوالے سے آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کی باطنی نگاہ کیسی تھی؟ آیئے! اس کی کچھ تفصیل سنتی ہیں: چُنانچِہ

امام جلالُ الدین سُیُوطی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "تاریخُ الخلفاء" میں فرماتے ہیں: رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کی خبر جب چاروں طرف عام ہوئی تو عرب کے بہت سے قبیلے (Tribes) مرتد ہوگئے اور ادائیگیِ زکوٰۃ سے گریز کرنے لگے (جن میں بحرین، عُمان، مہرہ، یمن، کندہ اور حضرموت کے مرتدین شامل تھے) حضرت ابوبکر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا۔ اس وقت حضرت عُمر فارُوق اور بعض دوسرے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم نے جنگ نہ کرنے کا مشورہ دیا۔ حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! ایک رسّی (Rope) یا ایک بکری کا بچّہ (یعنی معمولی سے معمولی چیز) بھی جو رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں زکوٰۃ دیا کرتے تھے، اس کے دینے سے انکار کریں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عُمر فارُوق

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: آپ کلمہ پڑھنے والوں سے کیسے جنگ کر سکتے ہیں جبکہ ان کی جان اور مال محفوظ ہوتے ہیں۔

اس پر حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: بخدا! میں ان سے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے کی وجہ سے لڑوں گا۔ (یعنی وہ نماز تو پڑھتے ہیں مگر زکوٰۃ کا انکار کرتے ہیں) حالانکہ زکوٰۃ (نماز کی طرح فرض ہے اور) بیتُ المال (Public treasury) کا حق ہے اور رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے کہ حق پر جنگ کی جائے۔ یہ جواب سن کر حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا: بخدا! مجھے یقین ہو چکا ہے کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حق پر ہیں اور اللہ پاک نے آپ کے دل کو اس جنگ کے لئے آگاہ کر دیا ہے۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے حکم پر حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے منکرینِ زکوٰۃ سے جنگ کی، کئی افراد کو گرفتار بھی کیا اور باقی لوگ پھر سے مسلمان ہو گئے۔[1]

دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب **"فیضانِ صدیقِ اکبر"** میں ہے: 11 سنِ ہجری کے اختتام اور 12 سنِ ہجری کی ابتدا سے پہلے پہلے یعنی کم و بیش ایک سال کی مدّت میں امیرُ المومنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ملکِ عرب کے فتنۂ اِرتِداد کو مکمل طور پر ختم فرما دیا۔ مُحرَّمُ الْحرام 12 سنِ ہجری میں جزیرۃُ العرب مشرکین و مرتدین سے بالکل پاک و صاف ہو چکا تھا اور اس کے کسی گوشے اور حصے میں شرک واِرتِداد نام کی کوئی سیاہی باقی نہ رہی تھی۔[2]

---

1 . . . تاریخ الخلفاء، ص ۵۶ - ۵۷ ملخصا

2 . . . فیضانِ صدیقِ اکبر، ص ۴۰۰

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی اسی دینی خدمت کے بارے میں فرماتی ہیں کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصال کے بعد نفاق نے سر اٹھایا، عرب (کے بعض قبائل) مرتد ہوگئے اور انصار نے بھی علیحدگی اختیار کرلی، اتنی مشکلیں جمع ہوگئیں کہ اگر اتنی مشکلات پہاڑ (Mountain) پر پڑتیں تو وہ بھی اس بار کو نہ اٹھا سکتا لیکن میرے والد ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے زبردست ثابت قدمی سے ہر ایک مشکل کا مقابلہ کیا اور ہر ایک کا حل نکالا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے زیادہ ثواب کے حق دار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی ایک بہت ہی اہم دینی خدمت یہ بھی ہے کہ آپ نے قرآنِ پاک کو جمع فرما کر اس اُمّت پر احسانِ عظیم فرمایا، جیسا کہ حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: اَعْظَمُ النَّاسِ فِی الْمَصَاحِفِ اَجْرًا اَبُوْ بَکْرٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ هُوَ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ کِتَابَ اللّٰهِ یعنی مَصاحِف میں سب سے زیادہ ثواب حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا ہے اور اللہ پاک ان پر رحم فرمائے کہ انہوں نے سب سے پہلے قرآنِ پاک کو جمع فرمایا۔[2]

سب سے پہلے جامعِ قرآن

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مذکورہ بالا حدیثِ پاک میں سب سے پہلے

1 . . . تاریخ الخلفاء، ص ۵۵

2 . . . عمدۃ القاری، کتاب فضائل القرآن، باب جمع القرآن، ۱۳/۵۳۴، تحت الحدیث: ۴۹۸۶

حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو جامعِ قرآن فرمایا گیا ہے اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی جامعِ قرآن کہا جاتا ہے، ان دونوں باتوں میں تفصیل اور جامعِ قرآن کی بہترین و نفیس تحقیق کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جامعِ قرآن سے مُتَعَلِّق ایک فتوے کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے:

جمعِ قرآن کا تاریخی پس منظر

قرآنِ عظیم کا حقیقی طور پر جمع فرمانے والا اللہ پاک ہے کہ خود قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّ عَلَیۡنَا جَمۡعَهٗ وَ قُرۡاٰنَهٗ ۚ﴾ (پ ۲۹، القیامۃ: ۱۷) ترجَمۂ کنزُالایمان: "بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔" پھر جامعِ حقیقی یعنی رَبِّ کریم کے مظہرِ اوّل حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ کیونکہ جس خوبصورت ترتیب پر آج قرآنِ پاک کی تمام آیاتِ مُبارَکہ مسلمانوں کے ہاتھوں میں ہیں یہی ترتیب لوحِ محفوظ کی ہے اور حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس قرآنِ پاک پہنچایا تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق اسی زمانہ میں تمام آیات اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہو گئیں۔ قرآنِ عظیم 23 برس میں مُتَفَرِّق آیتیں ہو کر اُترا، کسی سورت کی کچھ آیات اترتیں، پھر دوسری سورت کی آیتیں آتیں، پھر پہلی والی سورت کی نازل ہوتیں، حضور پُرنُور سَیِّدِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں، فلاں آیت کے بعد فلاں سے پہلے رکھی جائیں، اسی طرح قرآنِ کریم کی سورتوں اور آیتوں کی ترتیب بنتی چلی گئی، اسی ترتیب پر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سن کر

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم اسے نمازوں اور تلاوتوں میں پڑھتے۔

سورتیں اگرچہ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں ترتیب وار ہوچکی تھیں مگر ایک جگہ جمع نہ تھیں بلکہ مختلف پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہا میں مختلف جگہوں پر موجود تھیں البتہ اس وقت حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کے مُبارَک سینوں میں مکمل قرآن محفوظ تھا۔ حتی کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا سے پردہ فرمالیا۔ جب خلیفۂ برحق حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کے زمانۂ خلافت میں جنگِ یمامہ واقع ہوئی اور اس میں بکثرت ایسے صحابۂ کرام شہید ہوئے جو حافظِ قرآن تھے تو حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ صدّیقی میں عرض کی: جنگِ یمامہ میں بہت حُفّاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حُفّاظ یونہی شہید ہوتے رہے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا، میری رائے ہے کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قرآن ایک جگہ جمع کرنے کا حکم فرمائیں۔

حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو ابتدا میں اس میں تردُّد ہوا کہ جو کام حضورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ کیا ہم کیوں کریں، حضرت فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عرض کیا کہ اگرچہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے نہ کیا مگر بخُدا یہ نیکی کا کام ہے، آخرکار صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا بھی ذہن بن گیا اور آپ نے حضرت زید بن ثابت انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اور دیگر حُفّاظ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُم کو اس عظیم ترین کام کا حکم دیا اور کچھ ہی عرصے میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سارا قرآنِ عظیم ایک جگہ جمع ہو گیا۔

البتہ اب تک ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی اور وہ صحیفے حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی حیات تک آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے پاس ہی رہے، ان کے بعد امیرُ المومنین حضرت عُمر فارُوق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور ان کے بعد ان کی صاحبزادی (Daughter) اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے پاس رہے۔

عرب میں چونکہ بہت سے قبیلے رہتے تھے اور ہر قوم اور قبیلے کی زبان کے بعض الفاظ کا تلفظ (Pronunciation) اور لہجے مختلف تھے اور پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک زمانے میں قرآنِ عظیم نیا نیا اترا تھا اور ہر قوم وقبیلہ کو اپنے مادری لہجے اور پرانی عادات کو یکدم بدلنا دشوار تھا، اس لئے اللہ پاک کے حکم سے ان پر یہ آسانی فرمادی گئی تھی کہ عرب میں رہنے والی ہر قوم اپنی طرز اور لہجے میں قرآنِ مجید کی تلاوت کرے اگرچہ قرآنِ مجید "لغتِ قریش" پر نازل ہوا تھا۔ زمانۂ نبوّت کے بعد چند مختلف قوموں کے بعض افراد کے ذہنوں میں یہ بات جم گئی کہ جس لہجے اور لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآنِ کریم نازل ہوا ہے، اس طرح کوئی کہنے لگا کہ قرآن اس لہجہ میں ہے اور کوئی کہنے لگا نہیں بلکہ دوسرے لہجے میں ہے یہاں تک کہ امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانے میں یہ نوبت آگئی کہ لوگ اس معاملے میں ایک دوسرے سے لڑنے کے لئے تیار ہو گئے۔ جب امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اس بات کی خبر پہنچی تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو آئندہ تم سے کیا امید ہے؟ چُنانچہ امیرُ المومنین حضرت علیُّ المرتضٰی اور دیگر اکابر صحابہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی اتفاقِ رائے سے یہ طے پایا کہ پوری

امت کو خاص **"لغتِ قریش"** پر جس میں قرآنِ مجید نازل ہوا ہے جمع کر دینا اور باقی لغتوں سے باز رکھنا چاہئے اور حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے جو صحیفے جمع فرمائے تھے وہ اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے منگوا کر ان کی نقلیں لی جائیں اور تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کر دی جائیں، پھر وہ مَصاحِف اسلامی شہروں میں بھیج دیئے جائیں اور سب کو حکم دیا جائے کہ وہ اسی لہجے کی پیروی کریں۔ چُنانچہ اسی درست رائے کی بِناء پر امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اُمّ المومنین حضرت حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا سے وہ صحائف منگوائے اور ان کی نقلیں (Copies) تیار کر کے تمام شہروں میں بھیج دی گئیں۔ اسی عظیم کام کی وجہ سے امیرُ المومنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو بھی "جامعُ القرآن" کہا جاتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مَلِکُ العُلَماء کا تعارف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے حضرت صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی دینی خدمات کے بارے میں سُنا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اسلام سے پھر کر مرتد ہو جانے والوں کے خلاف کاروائی فرمائی اور قرآنِ کریم کی حفاظت کے پیشِ نظر جمع قرآن کا عظیم احسان ہم پر فرمایا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بعد اسی عظیم دینی خدمت کو حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پایۂ تکمیل تک پہنچایا، غرض یہ کہ ہر دور میں اللہ پاک کے نیک بندے انتہائی اخلاص کے ساتھ دِین کی مختلف خدمات سر انجام دیتے رہے، دین کے انہی عظیم خدمت

1 . . . فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۴۳۹ تا ۴۵۲ ملخصا

گاروں میں سے اعلیٰ حضرت کے خلیفہ، حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد شاہ محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بھی تھے، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنی پوری زندگی دِین کی خدمت ہی کے لئے وقف کررکھی تھی، چونکہ آپ کا عرسِ مُبارک اسی جمادی الاُخری کے مہینے کی 19 تاریخ کو منایا جاتا ہے لہٰذا اس مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا بھی کچھ ذکرِ خیر سنتی ہیں، اے کاش ان بزرگوں کے عظیم تذکرے کے صدقے ہمارے اندر بھی دِین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

حضرت مَلِکُ الْعُلَما سَیِّد محمد ظفرُ الدین بہاری قادری رضوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نُورانی اولاد میں سے ہیں۔ اپنے وقت کے ممتاز عالمِ دین، زبردست مفتی، بے مثال مُصنِّف، ماہِر مُدرِّس، اسلامی دانشور، بہترین استاد صوفیِ باصفا، وقت کے ولی اور پیرِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بہت سارے علوم میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے بہت سے لوگوں نے علم کا فیض حاصل کیا ہے۔

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی حیات پر لکھی جانے والی کتاب "حیات ملک العلماء" میں ہے: آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہندوستان کے ان عالموں اور مُصنّفوں میں سے تھے جن کی علمی شہرت دُور دُور تک پھیلی اور جن کی تصانیف سے پاک و ہند کے رہنے والے بڑی تعداد میں مستفید ہوئے، وہ ٹھوس علمی صلاحیت رکھنے والے کامیاب اور شفیق استاد، علمی تقریر کرنے والے مقرر، دل نشیں باتیں کرنے والے مؤثر واعظ، اپنے علم سے بدمذہبوں کو لاجواب کر دینے والے مُناظِر اور پچاسیوں کتابوں کے نامور مُصنِّف تھے

جن کی تالیفات وتصنیفات کا دائرہ وسیع تھا اور بہت سے عُلوم وفُنون پر مشتمل۔[1] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی تالیفات و تصنیفات کی تعداد 70 سے زائد ہے تصانیف کا سلسلہ کم و بیش 50 سال تک جاری رکھا، چُنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حدیث ، اُصولِ حدیث، فقہ ، اُصولِ فقہ، تاریخ، سیرت، فضائل، مَناقِب، اخلاق، نصائح، صرف، نحو، مَنطِق، فلسفہ، کلام، ہیئت، توقیت(یعنی نمازوروزہ اور سحر وافطار وغیرہ کے لئے اوقات کار نکالنے کے علم)، تکسیر اور مناظرے وغیرہ علوم پر مشتمل کتابیں تحریر فرمائیں۔[2]

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مَحبّتِ رسول میں سرشار رہا کرتے، بہت سی دِینی مشغولیات کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خاصا وقت وظائف و اوراد اور یادِ الٰہی کے لئے مخصوص تھا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے اس ہونہار شاگرد(Promising Student)کے لئے بارگاہِ الٰہی میں شعر یہ انداز میں اس طرح دعا مانگتے ہیں:

میرے ظفر کو اپنی ظفر دے　　　　اس سے شکستیں کھاتے یہ ہیں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

وصالِ پُرملال

مَلِکُ الْعُلَما مولانا ظفرُ الدین بِہاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ عرصے سے بلڈ پریشر کے مرض میں مبتلا تھے اور بہت کمزور ہو گئے تھے۔ لیکن ان کی عبادت و رِیاضت میں کبھی کوئی

---

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ملتقطا

2 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۷ ماخوذا

کمی نہیں آئی، نہ ان کے روزانہ کے معمولات میں کوئی فرق۔ زندگی کے آخری دن تک علمی و دینی فرائض حسبِ معمول انجام دیتے رہتے۔ پیر کی رات 19 جُمَادَی الاُخریٰ 1382 ہجری مطابق 18 نومبر 1962 عیسوی کو ذکرِ جہر، اللہ اللہ کرتے اس طرح وصال فرماگئے کہ کچھ دیر تک اہلِ خانہ کو اس بات کا احساس بھی نہیں ہوا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ وصال فرماچکے ہیں۔ دوسرے دن حضرت شاہ محمد ایوب شاہدی رشیدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سجادہ نشین خانقاہ اسلام پور ضلع پٹنہ، جن سے انہیں فردوسی، شطّاری، سہروردی اور کچھ مزید سلسلوں میں خلافت واجازت حاصل تھی، حُسنِ اتفاق سے تشریف لے آئے اور انہوں نے ہی ملکُ العلماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔[1] اللہ پاک ان کے درجے بلند فرمائے اور ان کے صدقے ہماری بلاحساب مغفرت فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[2]

---

1 . . . حیاتِ ملک العلماء، ص۱۶ ملخصاً

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

سلام کرنے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے سلام کرنے کی سُنّتیں اور آداب سنئے: ☆ مسلمان (محارم) سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔ ☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحَہ 459 پر لکھے ہوئے جُزیئے کا خلاصہ ہے: سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگی ہوں اُس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں اُن میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتی ہوں۔[1] ☆ دن میں کتنی ہی بار ملاقات ہو، ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو سلام کرنا کارِ ثواب ہے۔ ☆ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ اللہ کریم کا مُقَرَّب ہے۔ ☆ جو سلام میں پہل کرے وہ تکبُّر سے بھی بَری ہے، جیسا کہ نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بَری ہے۔[2] ☆ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں۔[3] ☆ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحْمَۃُ اللہ بھی کہیں تو 20 نیکیاں ہو

1... بہارِ شریعت، ۳/۴۵۹، حصہ ۱۶

2... شعب الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اھل الدین، ۶/۴۳۳، حدیث: ۸۷۸۶

3... کیمیائے سعادت، ۱/۳۹۴

جائیں گی اور وَبَرَکاتُہ، شامل کریں تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ جنَّتُ المقام اور دوزخُ الحرام کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے۔☆ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجِب ہے کہ جس اسلامی بہن نے سلام کیا وہ سُن لے۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:8 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نِیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 ... معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مسلمان بڑے خوش نصیب ہیں کہ ان کے پاس ایمان کی دولت ہے، کیونکہ ایمان ایک ایسی عظیم نعمت ہے، جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے لیکن خوش نصیب وہ ہے جسے ایمانِ کامل نصیب ہو، آج کے بیان میں ہم ☆ کامل مومن کون ہے؟ ☆ کامل مومن کی کیا کیا عَلامات ہیں؟ ☆ کامل مومن بننے کے لئے کن کن صفات کا ہونا ضروری ہے۔ ☆ بالخصوص قرآن وَاحادیث میں کامل مومنین کی جو علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! والدین، بھائی بہن، اَولاد اور مال و جائیداد سے مَحبّت انسان میں فِطری طور پر ہوتی ہے۔ مگر ان سب چیزوں سے بڑھ

کر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مَحَبَّت کرنا، آپ کی تَعْظِیْم کرنا ضروری اور کامل مومن بننے کی سب سے بنیادی شرط ہے، چُنانچہ

کامل مومن کی بنیاد

حضرت عَبْدُاللہ بن ہشام رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ ہم سَیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْن، حضرت عُمر فارُوقِ اَعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: **لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ اِلَّا مِنْ نَفْسِیْ** یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ** نہیں عُمر! اس رَبّ کی قسم! جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! (تمہاری مَحَبَّت اس وقت تک کامل نہیں ہوگی) جب تک میں تمہارے نزدیک تمہاری جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کی: **وَاللہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ** یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! خُدا کی قسم! آپ مجھے میری جان سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔ یہ سُن کر نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: **اَلْآنَ یَا عُمَرُ** یعنی اے عُمر! اب (تمہاری مَحَبَّت کامل ہوگئی۔)[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے ابھی جو ایمان افروز حدیثِ پاک سُنی اس میں بیان کردہ حکم صِرف فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے لئے ہی نہیں بلکہ رہتی

1 ... بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی، ۴/۲۸۳، حدیث: ۶۶۳۲

دُنیا تک آنے والے تمام مُسلمانوں کے لئے ہے، کیونکہ ☆ مَحبّتِ مصطفٰے وہ اَہم وَصف ہے جس کے بِغیر ایمان کامل ہی نہیں ہو سکتا۔ ☆ مَحبّتِ مصطفٰے ایسی دولت ہے جس دل میں جمع ہو جائے اُسے اِس فانی دنیا کی دولت سے بیگانہ کر دیتی ہے۔ ہر وقت محبوب کے تصوُّر اور جلووں میں گم رہنا، محبوب کی اداؤں کو اپنانا، محبوب کی سنّتوں پر عمل کرنا، اور محبوب کے فرامین کے مطابق چلنے کی کوشش کرنا حتّٰی کہ محبوب کے نام پر جان تک قربان کرنے کو تیار ہو جانا مَحبّتِ مصطفٰے کی ہی علامات ہے۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ صدیقِ اکبر کو اپنی ہر چیز رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں پر قربان کرنے کا جذبہ دیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ فاروقِ اعظم کو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کے قدموں پر جان قربان کرنے کے لئے تیار کیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ عثمانِ غنی کو اپنی دولت مصطفٰے کریم کی بارگاہ میں پیش کرنے پر اُبھارا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ علی المرتضٰی شیرِ خُدا کو آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی صحبت بابرکت سے جدا نہ ہونے دیا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرتِ بلالِ حبشی کو سخت مصیبتوں پر صبر کا حوصلہ دیا تھا۔ ☆ **یہی وہ سچی مَحبّت تھی** جس نے حضرت خَبّاب بن اَرَت کو کوئلوں کی گرمی پر صبر کی توفیق بخشی۔ اَلْغَرَض! ہر صحابی محبتِ مصطفٰے میں باکمال تھا۔ یاد رکھئے! بندہ اسی وقت کامل مومن بنتا ہے جب وہ ساری کائنات سے بڑھ کر آقا کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو محبوب جانے، چُنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم ہے: **لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ** یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وَقْت تک مومِن

(کامل) نہیں ہو سکتا، جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والِدَین، اولاد اور تمام لوگوں سے زِیادہ مَحْبُوب نہ ہو جاؤں۔[1]

محمد کی محبّت دینِ حق کی شرطِ اوّل ہے
اِسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمّل ہے
محمد کی محبّت خون کے رِشتوں سے بالا ہے
یہ رشتہ دُنیوی قانون کے رِشتوں سے بالا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ایک سچی عاشقِ رسول اسلامی بہن کی ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے کہ اس کے پیارے آقا اس سے راضی رہیں، جس کے لئے وہ کئی کوششیں کرتی رہتی ہے، اپنی زندگی اور اپنے تمام مُعاملات کو پیارے آقا کی پسند کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہے، ہم بھی محبتِ رسول اور عشقِ رسول کا دعوی کرتی ہیں، تو آیئے! حقیقی عاشقِ رسول کی چند علامات کو سُن کر اپنا مُحاسَبہ کرتی ہیں کہ کیا ہم مَحبّت کے اس دعوے میں سچی ہیں یا نہیں، چُنانچہ

عاشقِ رسول کی نشانیاں

ماہِ رَبیعُ الاَوّل شریف (2018) کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 31 پر عاشقِ رَسول کی کچھ علامات و نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ آپ بھی سنئے کہ (1) عاشقِ رسول اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے۔ (2) وہ رسولِ

1۔۔۔ بخاری، کتاب الایمان، باب حب الرسول من الایمان، ۱/۱۷، حدیث: ۱۵

اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔ (3)وہ اُن پر بکثرت دُرُود و سلام پڑھتا ہے۔ (4)وہ اپنے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت سن کر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ مزید شان بیان کی جائے۔ (5)وہ اپنے مُقدّس و مُطہّر نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عیب سننا ہرگز گوارا نہیں کرتا ہے۔ (6)وہ اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔ (7)اپنے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیاروں یعنی صحابہ واہلِ بیت سے مَحبّت کرتا ہے۔ (8)محبوبِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے۔ (9)پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دشمنوں سے نفرت رکھتا ہے اور (10)**عاشقِ رسول** اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت واتّباع کرتا ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان علامات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی غور کرنا چاہیے کہ کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت میں سچی ہیں یا نہیں؟ ☆کیا ہمارے اندر عشقِ رسول کی حقیقی شمع روشن ہے یا نہیں؟ ☆کیا ہمارا کردار سنّت کی خوشبوؤں سے مہکا ہوا ہے یا نہیں؟ ☆کیا ہم اپنے محبوب آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثرت سے ذکر کرتی ہیں یا نہیں؟ ☆کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر عمل کی کوشش کرتی ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اپنے آقا کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتی ہیں یا نہیں؟

افسوس! ہم ان کاموں سے بہت دور ہیں۔ سنّتوں سے دور ہیں، نیک کاموں سے دور ہیں، نماز روزے کی پابندی سے دور ہیں، گناہوں میں ڈوبی ہوئی ہیں، یاد رکھئے! آج

موقع ہے، زندگی کی ان سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے دل میں آقا کی سچی مَحَبَّت پیدا کر لیجئے اور سنّتِ مصطفےٰ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہ! دنیا بھی اچھی ہو گی اور آخرت میں بھی ربِّ کریم کی رحمتیں نصیب ہوں گی۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کامل ایمان والے کون ہیں؟ ہم ان کے بارے میں سن رہی تھیں، یاد رکھئے! کامل مومن بننے کے لئے سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سچی مَحَبَّت ہو، اس کے بعد دیگر اعمال ہیں جن کا قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ میں حکم دیا گیا ہے۔ ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ مجید کے پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی ابتدائی آیاتِ مبارکہ میں اپنے محبوب بندوں اور کامل مومنین کے اوصاف بیان فرمائے ہیں اور ان میں بیان کردہ اوصاف کو اپنانے والوں کے لئے حضور نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔(1)

یقیناً ہر ایک کی تمنّا ہے کہ مرنے کے بعد جنّت جیسی عظیمُ الشّان نعمت اس کا مُقدّر بنے اور اسے جنّت کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں حاصل ہو جائیں، تو اِس کے لئے ہمیں ان آیاتِ مبارکہ میں بیان کردہ اوصاف کو اپنانا ہو گا، آیئے! ان آیات میں بیان کردہ کامل مومنین کے اوصاف اور ان سے حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی پہلی آیت میں ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المؤمنین، ۱۱۷/۵، حدیث: ۳۱۸۴ ملخصا

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَۙ(۱) تَرجَمۂ کنزُالایمان: بیشک مراد کو پہنچے ایمان والے۔ (پ۱۸، المومنون:۱)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی اس پہلی آیتِ مُبارَکہ میں ایمان کی اَہمیّت کو بیان کیا گیا اور ایمان والوں کو بِشارت دی گئی ہے کہ بے شک وہ اللہ پاک کے فضل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئے اور ہمیشہ کے لئے جنّت میں داخل ہوکر ہر ناپسندیدہ چیز سے نجات پاجائیں گے۔[1]

یاد رکھئے! دِینِ اسلام مُعَزز و مُکرّم مذہب ہے، جن پر اللہ پاک کا فضل و کرم ہوتا ہے انہیں دنیا میں ایمان کی دولت نصیب ہوجاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں یہ سعادت اور دولت نصیب ہے، لہٰذا ہمیں اس نعمت کی حفاظت اور قدر کرنی چاہیے۔ کیونکہ اس نعمت کی حفاظت کرنا، اس کی قدر و منزلت کو سمجھتے ہوئے اس پر استقامت سے قائم رہنا ہر مسلمان پر لازم ہے، عُلمائے کرام فرماتے ہیں:

جس کو زندگی میں سَلْبِ ایمان یعنی اِیمان چِھن جانے کا خوف نہ ہو نَزع یعنی مرتے وقت اُس کا ایمان سَلْب ہوجانے کا شدید خطرہ ہے۔[2]

ہماری فکریں کیا ہیں؟

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ ہماری اکثریّت کو ایمان کی سلامتی کی کوئی فکر نہیں، فکر ہے تو اپنا بینک بیلنس بڑھانے کی، فکر ہے تو ایک دوسری پر دُنیوی بَرتَری

1… تفسیر کبیر، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱، ۲۵۸/۸

2… ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۹۵ بتغیر قلیل

حاصل کرنے کی، فکر ہے تو عزّت وشہرت کمانے کی، فکر ہے تو آسائشیں کے حصول کی، حالانکہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی گارنٹی نہیں کہ مرتے وقت ہمارا ایمان سلامت بھی رہے گا یا نہیں۔ ذرا سوچئے! اگر گناہوں کی نحوست کے سبب ہمارا ایمان برباد ہو گیا تو کیا کریں گی؟ اگر مرتے وقت ایمان چھن گیا تو کیا کریں گی؟

حضرتِ ابو درداء رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: خُدا کی قسم! کوئی شخص اس بات سے مطمئن نہیں ہو سکتا کہ مرتے وقت اس کا ایمان باقی رہے گا یا نہیں۔ (1) لہٰذا آج ہی دنیا کی مَحبّت سے پیچھا چھڑا کر اپنے ایمان کی حفاظت میں لگ جائیے، رو رو کر اپنے ربّ سے ایمان کی سلامتی اور گناہوں کی معافی مانگ لیجئے اور آئندہ گناہوں سے دُور رہنے کی بھرپور کوشش کیجئے اور ایمان کی حفاظت کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، اِنْ شَآءَ اللہ! دنیا و آخرت میں ڈھیروں کامیابیاں نصیب ہوں گی۔ آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

ہر دَم اِبلیس پیچھے لگا ہے حفظِ ایمان کی اِلتجا ہے
ہو کرم امنِ روزِ جَزا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۱۲۴-۱۲۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی دوسری آیتِ کریمہ میں کامل ایمان والوں کا وَصف بیان کرتے ہوئے، ربِّ کریم ارشاد فرماتا ہے:

---

1 ۔۔۔کیمائے سعادت، پیدا کردن سوء خاتمت، ۲/۸۲۵

الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ صَلَاتِهِمۡ خٰشِعُوۡنَ ۙ﴿۲﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ (پ۱۸، المومنون:۲)

اس آیتِ مُبارَکہ میں ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف میں سے ایک وَصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں، اس وقت ان کے دلوں میں اللہ کریم کا خوف ہوتا ہے اور ان کے اَعضا ساکن ہوتے ہیں۔[1] نماز میں خشوع ظاہری بھی ہوتا ہے اور باطنی بھی، ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے، مثلاً نظر جائے نماز (یعنی نماز کی جگہ) سے باہر نہ جائے اور آنکھ کے کنارے سے کسی طرف نہ دیکھے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ کریم کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجّہ ہٹی ہوئی ہو اور نماز میں دل لگا ہو۔[2]

اسی طرح سُوْرَۂ مُؤْمِنُوْن کی نویں آیتِ مبارکہ میں ربِّ کریم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیۡنَ هُمۡ عَلٰی صَلَوٰتِهِمۡ یُحَافِظُوۡنَ ۘ﴿۹﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں۔ (پ۱۸، المومنون:۹)

اس آیتِ مبارَکہ میں ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف میں سے ایک اور وَصف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کامل مومنین وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور انہیں اُن کے وقتوں میں، ان کے شرائط و آداب کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے ہیں اور فرائض وواجبات اور سُنَنْ ونوافل سب کی نگہبانی رکھتے ہیں۔[3]

---

1 ۔۔۔ تفسیر مدارک، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۲، ص۷۴۵

2 ۔۔۔ تفسیر صاوی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۲، ۱۳۵۶/۴

3 ۔۔۔ تفسیر خازن، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۹، ۳۲۱/۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ذرا غور کیجئے کہ ربِّ کریم نے کامل مومنین کے اوصاف بیان کرتے ہوئے نماز کا دو مرتبہ ذکر فرمایا جس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام میں نماز کو بہت زیادہ اَہمیّت و فضیلت حاصل ہے، قرآنِ کریم میں بہت سے مقامات پر اللہ پاک نے نماز کا حکم ارشاد فرمایا ہے، ☆کہیں نمازوں کو خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے۔ ☆کہیں نماز کو وقتِ مقرّرہ میں پڑھنے کا حکم دیا۔☆کہیں نمازوں میں عاجزی وانکساری اپنانے کا حکم دیا ہے۔ ☆کہیں نمازوں کو بے حیائی اور گناہوں سے بچانے والی بتایا ہے۔ ☆تو کہیں نمازوں کو اپنے قُرب کا ذریعہ ارشاد فرمایا ہے۔ ☆تو کہیں نمازوں کے ذریعے مدد حاصل کرنے کا حکم دیا۔

مگر **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں جس طرح نمازوں کی ادائیگی کے معاملے میں سُستی اور کاہلی کی جاتی ہے شاید ہی کسی دوسرے کام میں اتنی سستی کی جاتی ہو، آئے دِن بے نمازیوں کی تعداد بڑھتی چلی جارہی ہے، یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذَوق وشوق ہوتا ہے اسے نماز دل وجان سے زیادہ عزیز ہوتی ہے۔

اگر ہم اپنے بُزرگانِ دِین کی زندگیوں کا مطالعہ کریں تو ان کی سیرت میں ہمیں نمازوں کی پابندی، نمازوں میں خُشوع وخُضُوع، ذَوق وشوق اور یکسوئی کے ساتھ نمازیں پڑھنے کے واقعات ملیں گے، جیسا کہ

دائیں بائیں توجہ نہ کرتے

حضرت عبداللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان

نماز پڑھتے تو وہ اپنی نماز کی طرف متوجہ رہتے، اپنی نظریں سجدہ کرنے کی جگہ پر رکھتے تھے اورانہیں یہ یقین ہوتا تھا کہ اللہ پاک انہیں دیکھ رہا ہے اور وہ دائیں بائیں توجہ نہیں کرتے تھے۔[1] اللہ کریم صحابۂ کرام کے صدقے ہمیں بھی خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرنے اور نمازوں کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کامل مومنین کے اوصاف کے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں کہ کامل مومن میں کیا کیا صفات ہوتی ہیں؟ آیئے! سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن کی تیسری آیتِ مبارکہ میں کامل مومنین کا جو وَصْف بیان کیا گیا ہے وہ اور اس سے حاصل ہونے والے نِکات سنتی ہیں: چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 18 سُوْرَۃُ مُؤْمِنُوْن آیت نمبر 3 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾ (پ۱۸، المومنون:۳)

تَرجَمۂ کنزُالایمان: اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے۔

فضولیات کیا ہیں؟

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: لَغْو سے مراد ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنْیَوی کوئی فائدہ نہ ہو، جیسے مذاق مسخری، بیہودہ گفتگو، کھیل کود، فُضُول کاموں میں وقت ضائع کرنا، خواہش پوری کرنے میں ہی لگے رہنا وغیرہ وہ تمام کام جن سے اللہ

---

1 ... تفسیر درمنثور، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ: ۲، ۶/ ۸۴

پاک نے منع فرمایا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان کو اپنی آخرت کی بہتری کے لئے نیک اعمال کرنے میں مصروف رہنا چاہئے یا وہ اپنی زندگی بسر کرنے کے لئے بقدرِ ضرورت (حلال) مال کمانے کی کوشش میں لگا رہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کامل ایمان والیوں کا وَصْف یہ ہے کہ وہ فُضُول گوئی اور بے ہودہ گفتگو سے بچتی ہیں اور اپنی زبان کو نیک کاموں میں استعمال کرتی ہیں اور ہر وقت اپنی زبان کو اللہ پاک کے ذکر، اس کے محبوب کی ثنا اور حمدِ الٰہی سے تر رکھتی ہیں اور زبان کے اچھے استعمال کے ذَریعے ذکر و دُرُود، نعت و بیان اور نیکی کی دعوت دے کر نیکیاں کر کے جنّت کی اَبدی نعمتوں کے حقدار بننے کی کوشش کرتی ہیں۔

مگر افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصوُّر تقریباً ختم ہوتا جا رہا ہے، ہمیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وُجُود کو دُنیوی و اُخْروی مَصائب میں مُبتلا کر سکتا ہے۔ مگر نتائج سے بے پرواہ ہو کر بغیر سوچے سمجھے بولتے چلے جانا، غیبتیں کرنا، چغلیاں کرنا، فحش گوئی کرنا، گالم گلوچ کرنا اور بے ہودہ و فُضُول گوئی کرنا، یہ سب امراض آج معاشرے میں تیزی سے پھیلتے جا رہے ہیں، بچے ہوں یا جوان، مرد ہوں یا عورتیں تقریباً ہر ایک فُضُول گفتگو اور زبان کی آفتوں میں مبتلا نظر آتا ہیں۔ یاد رکھئے! قیامت کے دن اسی زبان کی وجہ سے لوگ جہنم میں اوندھے مُنہ گر رہے ہوں گے، چُنانچہ

1۔۔۔تفسیر صاوی، پ۱۸، المؤمنون، تحت الآیۃ:۳، ۴/۱۳۵۶-۱۳۵۷

جہنم میں اوندھے منہ گریں گے!

حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے: اللہ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے اور سُواری پر سُوار ہوئے تو حضرت مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مُبارک منہ کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرمایا: نیکی کی بات کے علاوہ خاموش رہنا۔ عرض کی: ہم زبان سے جو کچھ بولتے ہیں کیا اس پر اللہ پاک ہماری پکڑ فرمائے گا؟ ارشاد فرمایا: اے مُعاذ! زبانوں کا کہا ہوا ہی لوگوں کو اوندھے مُنہ جہنم میں گرائے گا۔ تو جو اللہ کریم اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ اچھی بات کرے یا بُری بات سے خاموش رہے۔ (پھر ارشاد فرمایا:) اچھی بات کہو فائدے میں رہو گے اور بُری باتوں سے خاموش رہو سلامت رہو گے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کاش کہ ہم اپنی زبان کو فُضُول اور بے ہودہ گفتگو سے بچاتے ہوئے خاموشی اختیار کرنے والی بن جائیں، اَحادیثِ مُبارکہ میں فُضُول گوئی سے بچنے اور خاموشی اختیار کرنے کے بے شمار فضائل و برکات بیان فرمائے گئے ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے ایک حدیث پاک سنتی ہیں: چُنانچہ

خاموشی بہترین عمل ہے

نبیِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے عُمدہ اور سب سے آسان عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ صحابیِ رسول نے عرض

1 ... مستدرک، کتاب الادب، باب قولوا خیرا تغنموا...الخ، ۵/۴۰۷، حدیث: ۷۸۴۴ بتغیر

کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں! ضرور ارشاد فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: وہ حُسنِ اَخلاق اور طویل خاموشی ہے، ان دونوں کو لازِمی اختیار کرلو کیونکہ تم اللہ کریم کی بارگاہ میں ان جیسا کوئی اور عمل نہیں لے جاسکتے۔[1]

یارب نہ ضَرورت کے سوا کچھ کبھی بولوں! اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ
بَک بَک کی یہ عادت نہ سرِ حشر پھنسا دے اللہ زَباں کا ہو عطا قفلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآن کریم میں بیان کردہ کامل ایمان والوں کے مُتَعَلِّق سن رہی ہیں، یاد رکھئے! جس طرح ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں کامل ایمان والوں کے اوصاف بیان فرمائے، اسی طرح رَسُول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی کثیر احادیثِ مُبارکہ میں کامل ایمان والوں کی صفات بیان فرمائی ہیں، حضور سَرْوَرِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مختلف مواقع پر مختلف صفات کے حامل مسلمانوں کو کہیں کامل، کہیں بہترین اور کہیں سب سے پسندیدہ مومن قرار دیا ہے۔ آئیے! احادیثِ مُبارکہ میں بیان کردہ کامل مومنین کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

کامل مومن اور احادیثِ مُبارکہ

1. **ارشاد فرمایا:** جسے گناہ پر رنج ہو اور نیکی پر خوشی وہ کامل مؤمن ہے۔[2]

1۔۔۔موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت وأداب اللسان، ۷/۳۴۶، حدیث:۶۵۰
2۔۔۔ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم...الخ، ۴/۶۷، حدیث:۲۱۷۲

2. **ارشاد فرمایا:** بہتر وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے۔[1]

3. **ارشاد فرمایا:** بہترین وہ ہے جو قرض اچھی طرح ادا کرے۔[2]

4. **ارشاد فرمایا:** خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہو۔[3]

5. **ارشاد فرمایا:** عُمدہ اَخلاق والا کامل مومن ہے۔[4]

6. **ارشاد فرمایا:** بہتر وہ ہے جو دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے والا ہو۔[5]

کامل مومن کی نشانیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ کامل ایمان والوں کے اوصاف کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں غور کرنا چاہئے کہ ہم میں یہ صفات پائی جاتی ہیں یا نہیں؟ کیونکہ صحیح معنوں میں **کامل مومن** وہی ہے جو ان تمام اوصاف کو اپنی ذات میں پیدا کرلے۔ مگر افسوس! فی زمانہ ہم دوسری اسلامی بہنوں کو تکلیف دینے، غیبتیں کرنے، نیک اعمال سے دور رہنے، گناہوں میں مشغول رہنے، قرآنِ پاک کی تلاوت سے محروم رہنے، والدین کا دل دُکھانے، بے پردگی کرنے، پڑوسیوں کی ایذا کا سبب بننے، گھر والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے کے باوجود خود کو کامل

1--- مسند امام احمد، حدیث صہیب، ۹/۲۴۰، حدیث: ۲۳۹۸۱

2--- مسلم، کتاب المساقاۃ، باب من استسلف شیئا... الخ، ص ۶۶۲، حدیث: ۴۱۰۸

3--- ترمذی، کتاب المناقب، باب فضل ازواج النبی، ۵/۴۷۵، حدیث: ۳۹۲۱

4--- ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق المرأۃ... الخ، ۲/۳۸۶، حدیث: ۱۱۶۵

5--- شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/۳۴۳، حدیث: ۱۰۵۲۱ ماخوذا

ایمان والی سمجھتی ہیں، حالانکہ

☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کے اَخلاق اچھے ہوں۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو دوسری اسلامی بہنوں سے مَحبَّت کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو والدین کی فرمانبرداری کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو نیکی کی دعوت عام کرنے والی ہو۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جو موت سے پہلے آخرت کی تیاری کرے۔ ☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس سے اس کا ربّ راضی ہو۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے قبر میں حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پہچان نصیب ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے بروزِ قیامت اللہ کریم کی رحمت نصیب ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے عرش کا سایہ نصیب ہو گا۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کی قبر جنّتی باغ ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جس کی قبر نورِ مصطفےٰ سے روشن ہو گی۔☆**کامل ایمان والی تو وہ ہے** جسے جنّت کی نعمتیں نصیب ہوں گی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہی گناہوں سے توبہ کرلیجئے اور کامل مومنین کی صفات اپنے اندر اجاگر کرنے، عبادات کا ذوق وشوق بڑھانے کے لئے کمر بستہ ہو جائیے، عنقریب عبادت کا بیج بونے، ربِّ کریم کی رحمتوں کا حقدار بنانے والا رَجَبُ الْمُرَجَّب کا مبارک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے۔ شیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن دیتے ہیں، آیئے! آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے حوالے سے مکتوب کا

خلاصہ سنتیں ہیں: چُنانچہ

مکتوبِ عطّار

اَمیرِ اہلسنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: میری جانب سے تمام اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، مَدارِسُ المدینہ اور جامِعاتُ المدینہ کے اَساتِذہ، طَلَبہ، مُعلِّمات اور طالِبات کی خدمات میں کَعْبَۂ مُشَرَّفَہ کے گرد گُھومتا ہوا گُنبدِ خضرا کو چُومتا ہوا رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے روزہ داروں کی بَرَکتوں سے مالامال جُھومتا ہوا اسلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ   اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

ہو نہ ہو آج کچھ مِرا ذکر حُضور میں ہوا   ورنہ مِری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

(حدائقِ بخشش، ص۹۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰه ایک بار پھر خوشی کے دن آنے لگے، ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی آمد آمد ہے۔ اِس ماہِ مُبارَک میں عِبادت کا بیج بویا جاتا، شَعْبَانُ الْمُعَظَّم میں نَدامت کے اشکوں سے آبپاشی کی جاتی اور ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں رحمت کی فصل کاٹی جاتی ہے۔

تین ماہ کے روزے

رَجَبُ الْمُرَجَّب کے قدر دانو! تعلیم و تعلُّم (یعنی سیکھنے اور سکھانے) اور کسبِ حلال میں رُکاوٹ نہ ہو، ماں باپ بھی بے سبب منع نہ کریں، کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوتی ہو تو جلدی جلدی اور بہت جلدی مسلسل تین ماہ کے یا رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے مکمّل فرض روزوں کے ساتھ ساتھ جس سے جتنے بن پڑیں اُتنے نفل روزوں کے لیے کمر بستہ ہو جائے،

سَحَری اور اِفطار میں کم کھا کر پیٹ کا قفلِ مدینہ بھی لگائے۔ کاش! ہر گھر میں اور میرے جملہ مَدارِسُ المدینہ اور تمام جامِعاتُ المدینہ میں روزوں کی بہاریں آجائیں، بس پہلی رَجَب شریف سے ہی روزوں کا آغاز فرما دیجئے۔

رجب کے ابتدائی تین روزوں کی فضیلت

رَجَب شریف کے ابتدائی تین روزوں کے فضائل کی بھی کیا بات ہے! حضرتِ عبدُ اللہ اِبنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُما سے روایت ہے:

بے چین دلوں کے چین، نانائے حَسنین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رَحمت نشان ہے: رجب کے پہلے دن کا روزہ تین سال کا کفّارہ ہے اور دوسرے دن کا روزہ دو سال کا اور تیسرے دن کا ایک سال کا کفّارہ ہے، پھر ہر دن کا روزہ ایک ماہ کا کفّارہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: اگر مُطالَعَہ کر لیا ہو تب بھی دونوں رِسالے (۱) **"کفن کی واپسی مع رجب کی بہاریں"** اور (۲) **"آقا کا مہینا"** پڑھ لیجئے۔ ہر سال شَعْبانُ الْمُعَظَّم میں فیضانِ سُنّت جلد اوّل کا باب **"فیضانِ رَمضان"** بھی ضَرور پڑھ لیا کریں۔ ہوسکے تو عِیدِ مِعْرَاجُ النَّبِی کی نسبت سے 127 یا 27 رسالے یا حسبِ توفیق فیضانِ رَمضان بھی تقسیم فرمایئے اور ڈھیروں ڈھیر ثواب کمایئے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اسلامی بھائیوں کو ڈونیشن جمع کرنے کی ترغیب دلاتے ہیں اسی طرح اسلامی بہنوں کو

1 ۔۔۔ جامع صغیر، ص ۳۱۱، حدیث: ۵۰۵۱

بھی ترغیب ارشاد فرماتے ہیں، لہٰذا اسلامی بہنیں دیگر اسلامی بہنوں اور محارِم کو ڈونیشن کی ترغیب دلائیں اور مل کر اپنی دعوتِ اسلامی کے لئے خوب خوب ڈونیشن جمع کرنے میں حصہ لیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہم سب کی دعوت اسلامی 107 شعبہ جات کے ذریعے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کر رہی ہے اور دن بہ دن اس کے اخراجات بڑھ رہے ہیں، تمام اسلامی بہنیں ابھی سے دعوت اسلامی کے جملہ اخراجات کے لئے ڈونیشن جمع کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک سے مُتَعلِّق مفید نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حدیثِ پاک سے متعلق چند مفید نکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: جو شخص دینی معاملات کے مُتَعلِّق چالیس (40) حدیثیں یاد کرکے میری امت تک پہنچا دے گا اللہ پاک (قیامت کے دن) اس کو اس شان کے ساتھ اٹھائے گا کہ وہ فقیہ ہو گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے لئے گواہی دوں گا۔[1] (2) فرمایا: اللہ پاک اس کو تَروتازہ رکھے جو میری حدیث کو سنے، یاد رکھے اور دوسروں تک پہنچائے۔[2]

☆ حدیث حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قول، فِعل، حال اور تقریر کو کہتے

---

1 - - - مشکاۃ، کتاب العلم، الفصل الثالث، ۱/۶۸، حدیث: ۲۵۸

2 - - - ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث...الخ، ۴/۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵

ہیں۔[1] ☆اس علم کو حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اگر ساری اُمّت میں اس کا عالِم نہ پایا جائے تو ساری امت گنہگار ہو گی۔[2] ☆قرآنِ مجید کی طرح حدیثِ رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی احکامِ شریعت کا بنیادی ماخذ ہے۔☆حدیث کی رہنمائی کے بغیر احکامِ الٰہی کی تفصیلات جاننا اور آیاتِ قُرآنی کا منشاو مُراد سمجھنا ممکن نہیں۔ ☆بہت سے قرآنی احکام ایسے ہیں کہ ان کے اِجمال کی تفسیر حدیث سے ہوتی ہے۔[3] ☆قرآنِ مجید کے بعد احکامِ شریعت کی دلیل بننے میں حدیث ہی کا درجہ ہے۔☆قرآنِ مجید و حدیث دونوں ہی دینِ اسلام کی مرکزی بنیاد اور احکامِ شرع کی مضبوط دلیلیں ہیں۔[4]☆بغیر احادیثِ رسول پر ایمان لائے ہوئے نہ کوئی قرآن کے مَعانی و مَطالب کو کماحَقُّہٗ سمجھ سکتا ہے نہ دینِ اسلام پر عمل کر سکتا ہے۔[5]☆اسلام میں کلام اللہ (قرآن) کے بعد کلامِ رَسُولُ اللہ (حدیث) کا درجہ ہے۔[6]☆ہر انسان پر حضور عَلَیْہِ السَّلَام کی اِطاعت فرض ہے اور یہ اِطاعت بغیر حدیث و سنت جانے ناممکن ہے۔[7] ☆احادیث سے انکار کے بعد قرآن پر ایمان کا دعویٰ باطل محض ہے۔[8]☆جب تک یہ معلوم نہ ہو

---

1 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۸۷

2 . . . نصاب اصول حدیث مع افادۃ رضویہ، ۲۸

3 . . . منتخب حدیثیں، ص۱۱

4 . . . منتخب حدیثیں، ص۳۰

5 . . . منتخب حدیثیں، ص۳۴

6 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۲

7 . . . مرآۃ المناجیح، ۱/ ۹

8 . . . نزہۃ القاری، ۱/ ۶۳

جائے کہ یہ واقعی حدیث مبارکہ ہے، اُس وقت تک بیان نہ کریں۔[1] ☆اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: جب تک تمہیں یقینی علم نہ ہو میری طرف سے حدیث بیان کرنے سے بچو، جس نے جان بوجھ کر میری طرف جھوٹ منسوب کیا اسے چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔[2]

بنالے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** **ھدِیَّۃً** حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

1... فیضان فاروق اعظم، ۲/۴۵۱

2... ترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایہ، ۴/۴۳۹، حدیث: ۲۹۶۰

حدیث: ۲۹۶۰

بیان:9 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھ پر 100 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا، اللہ پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قِیامت شُہدا کے ساتھ رکھے گا۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی الصلوۃ علی النبی... الخ، ۱۰/۲۵۲، حدیث: ۱۷۲۹۸

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نگاہیں نیچی کیئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب اپنی خُوشبوئیں لُٹاتا اور رحمتیں بکھیرتا ہمارے درمیان جلوہ گر ہو گیا ہے۔ ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کے جہاں بے شمار فضائل ہیں، وہیں اس مہینے کو ایک بُزرگ ہستی **"خواجہ غریب نواز، مُعینُ الدین سیّد حسن چشتی اجمیری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ"** سے بھی نسبت حاصل ہے، اسی مُناسبت سے آج کے بیان میں ہم سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کی مختلف جھلکیاں، آپ کے اَوصاف، اَخلاق و کرامات اور بالخصوص آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی تبلیغِ دین کے لئے کوششوں کے ساتھ ساتھ دیگر بُزرگانِ دِین اور اَمیرِ اَہلسنّت کی نیکی کی دعوت کے لئے قربانیوں سے مُتعلِّق سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

آیئے! سب سے پہلے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دل سے دنیا کی مَحبّت نکل گئی

حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عمر شریف جب پندرہ سال کی ہوئی تو والدِ گرامی کا سایۂ شفقت سَر سے اُٹھ گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکّی ملی اسی کو اپنے لئے روزی کا ذریعہ بنایا، خود ہی باغ کی حفاظت کرتے اور اس کے درختوں کو پانی دیتے۔ ایک روز آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے باغ میں پَودوں کو پانی دے رہے تھے کہ اُس دَور کے مشہور مجذوب، حضرتِ ابراہیم قَندوزی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باغ میں داخِل ہو گئے۔ جُوں ہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نظر اُس اللہ کے نیک بندے پر پڑی، فوراً سارا کام چھوڑ کر دَوڑے اور سلام کرکے ہاتھوں کو چُوما اور نہایت ہی اَدَب سے ایک درخت کے سائے میں بٹھایا، پھر ان کی خدمت میں تازہ انگوروں کا ایک خوشہ انتہائی عاجِزی کے ساتھ پیش کیا اور دو زانو ہو کر بیٹھ گئے۔ اللہ کریم کے ولی کو اس نوجوان کا یہ ادب اور انداز اچھا لگا تو خوش ہو کر ایک خشک روٹی کا ٹکڑا نکالا اور چبا کر خواجہ غریبِ نواز کے مُنہ میں ڈال دیا۔ روٹی کا ٹکڑا جُوں ہی حَلق سے نیچے اُترا، خواجہ صاحب کے دل کی کیفیت بدل گئی اور دل میں نورِ معرفت چمکنے لگا۔ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے باغ، پن چکی اور سازو سامان بیچ ڈالا، ساری قیمت فُقَرا و مساکین میں تقسیم کر دی اور علمِ دِین حاصل کرنے کے لئے راہِ خدا کے مسافِر بن گئے۔[1]

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص۵۹۳، ماخوذا

باادب بانصیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور مقولہ ہے **باادب بانصیب، بے اَدَب بے نصیب** یعنی جو ادب کرتا ہے اس کا نصیب اچھا ہوتا ہے، اَدَب انسان کو بہت بلند صفات کا حامل بنادیتا ہے، ☆اَدَب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنیوی واُخروِی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے، ☆اَدَب ایسی سیڑھی ہے جو انسان کو ترقی کی منزلوں پر پہنچا دیتی ہے، ☆اَدَب کرنے والے دنیاو آخرت میں کامیاب ہوجاتے ہیں، ☆اَدَب کرنے والوں کو اللہ کریم بلند مقام و مرتبہ عطافرماتا ہے، بالخصوص اللہ کریم کے نیک بندوں سے ادب و مَحَبَّت کا تعلق رکھنا دنیاوآخرت میں کامیابی کا سبب بن سکتا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہر مُقدّس چیز اور بالخصوص اللہ والوں کا دل سے اَدَب واحترام بجالائیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا بے ادبوں سے　　اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ والوں کا اَدَب و احترام قسمت والوں کو ہی نصیب ہوتا ہے اوران کے اَدَب و احترام کی وجہ سے اللہ پاک بندوں کو بے شمار انعامات سے نوازتا ہے، یقیناً ادب کی وجہ سے اللہ پاک نے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کو ولایت کا ایسا عظیمُ الشان منصب عطافرمایا کہ آپ کی نگاہِ ولایت سے گناہگاروں کو توبہ کی اور غیر مسلموں کو ایمان کی دولت نصیب ہوجاتی تھی، چُنانچہ

غیر مُسلم ولیِ کامل بن گئے

ایک دن سات غیر مسلم آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے پاس آئے، تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

نے ان پر اپنی نظر ڈالی تو ان کے چہروں کے رنگ زرد ہو گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں پر لرزہ طاری ہو گیا، تو وہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے قدموں میں گر گئے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: اے دینِ حق سے دور رہنے والو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم غیرِ خُدا کی عبادت کرتے ہو، انہوں نے کہا: ہم آگ کی عبادت اس لئے کرتے ہیں تاکہ یہ قیامت کے دن ہمیں نہ جلائے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: جب تک اللہ کریم کی عبادت نہیں کرو گے آتشِ دوزخ سے نہیں بچ سکو گے، انہوں نے کہا: اگر آگ آپ کو نہ جلائے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا: آگ تو میرے جوتے کو بھی نہیں جلا سکتی، یہ فرما کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اپنا جوتا آگ میں ڈال دیا اور فرمایا: "اے آگ! میرے جوتے کو نہ جلانا" یہ کہنا تھا کہ آگ ٹھنڈی ہو گئی اور غیب سے ایک آواز آئی، جو سب حاضرین نے سنی کہ آگ کی کیا مجال کہ میرے دوست کا جوتا جلائے، چُنانچہ یہ سارا منظر دیکھ کر وہ غیر مسلم فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔ اور خواجہ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی خدمت میں رہ کر اولیائے کاملین بن گئے۔(1)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ کریم نے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو کس قدر شان و عظمت سے نوازا کہ آپ کی نَظرِ عنایت سے ان غیر مسلموں کے دل میں ایمان کی روشنی داخل ہو گئی، یقیناً ☆ جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کو ربِّ کریم کی طرف سے بے شمار انعامات و اکرامات عطا ہوتے ہیں،

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۵۴ بتغیر قلیل

☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی زبان میں ربِّ کریم تاثیر پیدا فرما دیتا ہے، ☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی مَحبّت لوگوں کے دلوں میں سَما جاتی ہے، ☆جو اللہ کریم کے نیک بندے ہوتے ہیں ان کی برکت سے لوگ اسلام کی طرف بھی مائل ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ آج کئی سو سال گزر جانے کے بعد بھی لوگوں کے دلوں میں خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحبّت و عقیدت ہے اور پوری دنیا میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مَحبّت رکھنے والے آپ کی بارگاہ میں ایصالِ ثواب پیش کرتے ہیں، آیئے! ہم بھی اپنے دلوں میں خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مَحبّت اجاگر کرنے کے لئے آپ کا مختصر تعارف سنتے ہیں: چُنانچہ

مختصر تعارف

☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا اِسمِ گرامی "حَسَن" ہے۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں باپ کی طرف سے حَسَنی و حُسینی سَیِّد ہیں۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مشہور و معروف اَلقابات مُعِیْنُ الدّین، خواجہ غریبِ نواز، سُلطانُ الہند اور عطائے رسول ہیں۔☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 537 ہجری میں سِجِسْتان یا سیستان (موجودہ ایران) کے علاقہ "سَنْجَر" میں پیدا ہوئے۔[1]☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حُصُولِ عِلْم کے لئے شام، بغداد اور کِرمان سمیت کئی ملکوں اور شہروں کے سفر کئے۔[2] ☆**خواجہ غریبِ نواز** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی بُزرگانِ دِین سے اِکْتِسابِ فیض کیا۔ جن میں آپ

---

1 . . . فیضانِ خواجہ غریب نواز، ص۳ ماخوذا

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۶تا۲۸ ملتقطا

کے پیر و مُرشِد حضرت خواجہ عثمان ہَروَنی اور پیرانِ پیر حُضُور غوثِ پاک حضرت شیخ سیّد عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہما بھی شامل ہیں۔ ☆ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو زیارتِ حَرَمَیْنِ طیّبین کے دوران بارگاہِ رِسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہند کی وِلایت عطا ہوئی۔[1] ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ذریعے لاکھوں غیر مسلموں نے اسلام قبول کیا۔ ☆ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ زندگی بھر اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ مُعاشَرہ میں مصروف رہے۔ ☆ بالآخر علم و حِکمت اور نور و معرفت کا یہ چراغ 6 رجب 627 ہجری کو اجمیر شریف (راجستھان، ہند) میں اس فانی دنیا کو الوَادع کہہ گیا اور وہیں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مزار شریف آج بھی برکتیں لٹا رہا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عام طور پر دیکھا یہ جاتا ہے کہ لوگ جوانی میں خُوب موج مستیاں کرتے اور عیش و عشرت میں زندگی گزارتے ہیں اور پھر جب جوانی ڈھلنے لگتی ہے تو دل گناہوں سے بھر جاتا ہے یا گناہ کی طاقت نہیں رہتی تو اب ایسے لوگ نیک کاموں کی کوشش شروع کر دیتے ہیں، جبکہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ صرف بڑی عمر میں نیک اوصاف کی طرف مائل تھے، بلکہ آپ کی بچپن اور لڑکپن کی زندگی بھی بے مثال تھی، آیئے! آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بچپن کے پیارے پیارے واقعات سنتی ہیں کہ جس میں ہمارے لئے بھی سیکھنے کے بہترین نِکات موجود ہیں، چُنانچہ

خواجہ صاحب کے بچپن کی اَدائیں

(1) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے بچپن میں عام بچوں کی طرح کھیل

1 . . . سیر الاقطاب، ص ۱۴۳، ماخوذاً

کُود سے دُور رہتے تھے۔

(2) حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان یہ تھی کہ بچپن میں ہی اپنے ہم عمر بچوں کو مکان میں لاتے، ان کو کھانا کھلاتے اور اس عمل پر خوش ہوتے۔

(3) اپنے ہم عمر بچوں کو وَعظ و نصیحت کرتے ہوئے فرماتے: بچّو! ہم دنیا میں کھیل کُود کے لئے نہیں آئے بلکہ ہماری زندگیوں کا مقصد یہ ہے کہ اللہ کریم کو راضی کریں۔ (1)

(4) ایک بار بچپن میں عید کے موقع پر خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اچھا لباس پہنے عید کی نماز کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا (Blind) لڑکے پر آپ کی نظر پڑی جو پھٹے پُرانے کپڑے پہنے ہوئے تھا، جب خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس کو دیکھا تو آپ کو بہت رنج ہوا اور آپ نے اپنے کپڑے اس غریب اور نابینا لڑکے کو دیئے اور خود دوسرے کپڑے پہن کر اسے اپنے ساتھ عید گاہ لے گئے۔ (2)

جھولیاں بھرتے ہو منگتوں کی مجھے بھی ہو عطا
حِصّۂ جُود و سَخا خواجہ پِیا خواجہ پِیا

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۵۳۷)

بچوں کو اسلام کی تعلیمات سے آگاہ کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں ہی دنیا سے نفرت، کھیل کود سے دور رہنے اور غریبوں، بے سہاروں کی مدد

1 . . . غریب نواز، ص۱۸ بتغیر

2 . . . معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص۲۲ بتغیر قلیل

کرنے جیسے اوصاف کے پیکر تھے، یقیناً یہ ماں کی گود سے ملی ہوئی تربیت کا نتیجہ تھا کہ آپ ان اوصاف کے حامل تھے، کیونکہ بچے کی تربیت کا سب سے پہلا اسکول ماں کی گود اور گھر ہوتا ہے، بچے کی چھوٹی عمر میں کی جانے والی تربیت اس پر اثر انداز ہوتی ہے، چھوٹی عمر میں کی جانے والی نصیحتیں بچے ہمیشہ یاد رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی یہ غور کرنا چاہیے کہ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر رہی ہیں؟☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو دِین کی تعلیمات کی جانب متوجہ کر رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو نیکیوں کی طرف مائل کر رہی ہیں؟☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو نمازوں کی مَحبّت سکھا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو سنّتوں پر چلنے کی ترغیب دلا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو قرآنِ کریم کی مَحبّت کے جام پلا رہی ہیں؟ ☆کیا ہم بھی اپنے بچوں کو اپنے بزرگوں کے واقعات سنا رہی ہیں؟تو یقیناً ہمارا جواب نہیں میں ہو گا۔

کیونکہ ☆ہم تو اپنے بچوں کے ڈانس کرنے پر تالیاں بجا کے ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔☆ہم تو اپنے بچوں کو گالیاں دیتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔☆ہم تو اپنے بچوں کو بڑوں کی بے ادبی کرتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔☆ ہم تو اپنے بچوں کو فلمی ایکٹروں کی نقلیں کرتا دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔☆ہم تو اپنے بچوں کو گانے سنتے اور گاتے دیکھ کر خوش ہوتی ہیں۔حالانکہ ہمیں چاہئے کہ اپنے بچوں کی دنیا بہتر بنانے کے ساتھ ساتھ ان کی آخرت بہتر بنانے اور ان کو جہنم کی آگ سے بچانے کی کوشش کریں، انہیں آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحبّت سکھائیں اور سنّتوں پر عمل کی ترغیب دلائیں، تاکہ ہماری اولاد ہمارے لئے نجات کا ذریعہ بنے۔ آیئے! پیارے آقا

کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ عالی میں اِستغاثہ پیش کرتی ہیں:

مری آنیوالی نسلیں، ترے عشق ہی میں مچلیں انہیں نیک تُو بنانا مدنی مدینے والے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۴۲۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ غریب نواز کی عبادات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اَولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کی سیرت اور ان کے روشن کردار میں ایک بات لازمی پائی جاتی ہے وہ یہ کہ ان حضرات کی ساری زندگی اللہ کریم کے احکامات اور رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین اور سنّت کے عین مُطابِق ہوتی ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی بھی ساری زندگی نیک اعمال، خَلقِ خُدا کی خدمت اور ربِّ کریم کی عبادت میں گزری۔

نماز اور قرآن سے محبّت

حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی عبادت سے مَحبّت کا عالَم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے، حتّٰی کہ عشا کے وُضُو سے نمازِ فجر ادا کرتے۔[1]

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو تلاوتِ قرآن سے اس قدر مَحبّت و لگن تھی کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم کر لیتے تھے اور دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تلاوت جاری رہتی۔[2]

1۔۔۔ مرآۃ الاسرار، ص۵۹۶ ماخوذا

2۔۔۔ مرآۃ الاسرار، ص۵۹۵، فیضان خواجہ غریب نواز، ص۱۳

نماز و تلاوت کے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو نماز و تلاوتِ قرآن سے کیسی مَحبّت اور اُنسیت تھی کہ ساری ساری رات نماز ادا فرماتے تو دن میں دو ختمِ قرآن کیا کرتے تھے حتی کہ تلاوتِ قرآن سے ایسی مَحبّت تھی کہ سفر میں بھی تلاوت جاری رکھتے، مگر افسوس! فی زمانہ ہم اپنی حالت پر غور کریں تو نہ ہم نمازوں کی پابندی کرتی ہیں اور نہ ہی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کرتی ہیں، حالانکہ نماز ادا کرنے اور تلاوتِ قرآن کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، ☆نماز ربِّ کریم کی رضا کا سبب ہے، تو تلاوتِ قرآن ربِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل ہونے کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز آفتوں، مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ ہے تو تلاوتِ قرآن رزق میں برکت و خوشحالی کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز سے رحمتیں اور برکتیں نازل ہوتی ہیں تو تلاوتِ قرآن سے پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ ☆نماز سے روزی میں برکت ہوتی ہے تو تلاوتِ قرآن سے بے برکتی دور ہوتی ہے۔ ☆ نماز گناہوں سے محفوظ رکھتی ہے تو تلاوتِ قرآن بیماریوں سے بچاتی ہے۔ ☆نماز پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے تو تلاوتِ قرآن آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چاہت ہے۔ ☆نماز سے دل و دماغ کو سکون حاصل ہوتا ہے تو تلاوتِ قرآن سے روح کو راحت پہنچتی ہے۔ ☆نماز دِین کا ستون ہے تو تلاوتِ قرآن اس ستون کو مضبوط کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆نماز گناہوں سے بچاتی ہے تو تلاوتِ قرآن نیکیوں پر استقامت کا سبب ہے۔ آیئے! نمازوں کی پابندی کا ذہن پانے کے لئے خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

کے نماز سے مُتَعلِّق کیا جذبات تھے، سنتی ہیں: چُنانچہ

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ☆نماز تمام مقامات سے بڑھ کر ایک مقام ہے۔ ☆نماز ربِّ کریم سے ملاقات کا وسیلہ ہے۔[1] ☆وہ کیسے مسلمان ہیں جو نماز وقت پر ادا نہیں کرتے اور اس قدر دیر کرتے ہیں کہ وقت گزر جاتا ہے۔[2]

قرآن وحدیث میں بھی نماز پڑھنے والوں کے لئے بے شُمار فضیلتیں بیان کی گئی ہیں، چُنانچہ

پارہ 6 سُوْرَۃُ النِّسَاء کی آیت نمبر 162 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا﴿۱۶۲﴾ (پ۶، النساء: ۱۶۲)

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

سُبْحٰنَ اللّٰہ! نمازیوں کے لئے اللہ کریم کی بارگاہ میں کیسے کیسے اِنْعامات ہیں کہ نمازیوں کے لئے جنّت و مغْفِرت کی بِشارتیں اور اَجرِ عَظِیم کی خُوشخبریاں ہیں۔ آیئے! نمازوں کی پابندی کا ذہن بنانے کے لیے ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں۔ چُنانچہ

نماز سے گُناہ دُھلتے ہیں

حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے پیارے رسول صَلَّی

1 . . . ہشت بہشت، دلیل العارفین، ص۵۸ ماخوذا

2 . . . ہشت بہشت، دلیل العارفین، ص۶۸

اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: تم کیا کہتے ہو کہ اگر تم میں سے کسی کے صحن میں نہر جاری ہو اور وہ ہر روز پانچ بار اُس میں غُسل کرے تو کیا اُس پر کچھ مَیل رہ جائے گا؟ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عَرض کیا: جی نہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: نَماز گُناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے، جیسا کہ پانی مَیل کو دھوتا ہے۔ [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لوگوں کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آیئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں سُن رہی تھیں، خواجہ مُعینُ الدین اجمیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ مُبارکہ کے جس گوشے کی طرف نظر کریں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں سب سے اعلیٰ ہی نظر آتے ہیں، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حِلْم و بُردباری، جُود و سَخاوت اور دیگر اَخلاقِ عالیہ کا ہی نتیجہ تھا کہ لوگ آپ کے اچھے اَخلاق سے متأثر ہو کر عمدہ اَخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر بن گئے اور آپ کی کوششوں سے تقریباً نوّے (90) لاکھ لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

اسلام قبول کرلیا

آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب لاہور سے اجمیر شریف جاتے ہوئے، دہلی میں قیام پذیر تھے تو ایک غیر مسلم شخص آپ کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

1۔۔۔ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة۔۔۔الخ، باب ماجاء فی ان الصلاة کفارة، ۲/۱۶۵، حدیث: ۱۳۹۷

کو معلوم ہو گیا کہ اس کا ارادہ کیا ہے؟ مگر اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ اس سے بڑی شفقت و مہربانی سے ملے اور بڑی مَحَبّت سے اسے اپنے پاس بٹھا کر فرمایا: جس ارادے سے آئے ہو اسے پورا کرو۔ یہ جُملہ سُن کر وہ شخص حیران ہو گیا اور آپ کے قدموں میں گِر کر معافی مانگنے لگا۔ تو حضرت خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اسے معاف کر دیا۔ وہ شخص آپ کے کرِیمانہ انداز اور حُسنِ اخلاق سے ایسا متأثر ہوا کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ خواجہ غریبِ نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس کے لیے دُعائے خیر بھی فرمائی۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ اس نے پینتالیس (45) بار حج کی سعادت پائی اور آخر میں خانۂ کعبہ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔[1]

حسنِ سلوک کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! چشتیوں کے عظیم پیشوا کیسے حُسنِ اخلاق کے مالک تھے۔ قتل کا ارادہ رکھنے والے کے ساتھ بھی انتہائی شفقت بھرا برتاؤ کیا اور اسے معاف کر دیا۔ ہمیں بھی خود پر غور کرنا چاہیے کہ ☆ کیا ہم دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کے ساتھ نرمی والا سلوک کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ جھگڑا کرنے والیوں کو معاف کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ ظلم و زیادتی کرنے والیوں سے درگزر کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی بہنوں کا دل خوش کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی پریشان حالوں کی مدد کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی دوسری اسلامی

1 . . . حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص ۴۰ ملخصا

بہنوں کے ساتھ ہمدردی کرکے ان کے غم دُور کرنے کی کوشش کرتی ہیں؟ ☆ کیا ہم بھی اپنے ساتھ بُرا سُلوک کرنے والیوں کو معاف کرتی ہیں؟ حالانکہ معاف کرنے اور دوسری اسلامی بہنوں سے عفوو درگزر کرنے کے بے شمار فضائل ہیں، آیئے! ترغیب کے لئے ایک حدیثِ مبارک سنتی ہیں: چُنانچہ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنّت میں) محل بنایا جائے اور اُس کے دَرَجات بلند کیے جائیں، اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطعِ تعلُّق کرے اُس سے تعلُّق جوڑے۔ [1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! افسوس! فی زمانہ ہم نے تو دوسری اسلامی بہنوں کی غَلَطیوں کو مُعاف کرنا اپنی زندگی کی ڈکشنری سے گویا کسی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا ہے، حالانکہ دوسروں سے درگزر کرنا ربِّ کریم کا بہت پسندیدہ عمل ہے۔ مگر شیطان ہمارا اَزَلی دشمن ہے، اُسے ہرگز یہ گوارا نہیں کہ ہم آپس میں مَحَبّت سے رہیں، ایک دوسرے کی خیر خواہی کریں، ایک دوسرے کی عزّت و ناموس کی حفاظت کریں، ایک دوسرے کی غَلَطیوں کو نظر انداز کریں، اپنے اندر برداشت کا مادہ پیدا کریں، اپنے حُقُوق مُعاف کرنے کا جذبہ پیدا کریں، دوسری اسلامی بہنوں کے حُقُوق کا لحاظ رکھیں، ایک دوسرے کے ساتھ تعاوُن کریں۔ اے کاش! خواجہ غریبِ نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے صَدقے میں ربِّ کریم ہمیں بھی دوسری اسلامی بہنوں کو مُعاف کرنے اور

---

1 . . . مستدرک، کتاب التفسیر، باب شرح آیة کنتم خیر امة . . . الخ، ۱۳/۳، حدیث: ۳۲۱۵

ان کے ساتھ حُسنِ اَخلاق سے پیش آنے کا جذبہ نصیب فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

خواجہ صاحب اور تبلیغِ دِین

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی سیرت اور آپ کی زندگی کے روشن پہلوؤں کے بارے میں سُن رہی تھیں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زندگی کا سب سے اَہم ترین مقصد تبلیغِ دین تھا، یہ وہ مقصد تھا جو آپ کو بارگاہِ رسالت سے نصیب ہوا تھا، چُنانچہ

سلطانُ الہند، حضرت خواجہ غریبِ نواز حسن سَنْجَری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جب مدینہ مُنَوَّرہ کی حاضری کے لئے گئے تو اس حاضری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلین، خَاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے یہ بشارت ملی:

اے مُعینُ الدِّین! تُو ہمارے دِین کا مُعین (دین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجُود سے بے دِینی دُور ہو گی اور اسلام رونق پذیر ہو گا۔[1]

اس فرمانِ عالی کو سننے کے بعد خدمتِ دین کے اسی مقدس جذبے کے پیشِ نظر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر کی مشکلات برداشت کر کے، طویل سفر کر کے ہند اجمیر شریف تشریف لائے اور لاکھوں لوگوں کی اندھیری زندگیوں کو اسلام کی روشنی سے نہ صرف مُنَوَّر کیا، بلکہ ان کے دلوں سے دنیا کی مَحَبَّت کو مٹا کر انہیں میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مَحَبَّت و عقیدت کا دیوانہ بنا دیا اور ہر طرف اسلام کا پرچم بلند کر دیا۔

---

1 . . . سیر الاقطاب، ص ۱۴۲ ماخوذا

دل سے دنیا کی محبت کی مصیبت دور ہو دیدو عشقِ مصطفےٰ خواجہ پیا خواجہ پیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۳۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تبلیغِ دین اور مسلمانوں کو نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے جیسے عظیم کام کے لئے اپنا گھر بار، رشتہ دار اور دوست احباب تک کو چھوڑ دیا، اسی طرح کئی بزرگانِ دِین نے اپنا تن، من، دھن سب دینِ اسلام کا پیغام عام کرنے اور تبلیغِ دِین کے لئے قربان کر دیا اور ہر دور میں بُزرگانِ دِین نے خوب محنت اور لگن سے علمِ دِین حاصل کیا اور اسلامی تعلیمات سے لوگوں کے دلوں کو بھی مُنوَّر کیا۔ آیئے! نیکی کی دعوت دینے کا جذبہ پانے کے لئے دیگر اولیائے کرام کے خدمتِ دِین کے واقعات سنتی ہیں: چُنانچہ

داتا علی ہجویری کی تبلیغِ دین

حضرتِ داتا علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی نیکی کی دعوت کے اَہم فریضے کو نبھانے کیلئے لاہور پہنچے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے لاہور میں علم وحِکْمت کے ایسے دریا بہائے کہ وہ شہر جو پہلے کفر اور شرک کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوششوں سے اسلام کا قلعہ بن گیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حُسنِ اخلاق سے کئی دلوں میں اسلام کی مَحبّت راسخ ہوگئی۔ لاہور میں آپ کے قیام کی مدت تقریباً تیس (30) سال ہے۔[1] اس تمام عرصے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ شب وروز دِین کی تبلیغ میں مشغول رہے، آپ کی دلکش گفتگو، پُر نُور شخصیت اور دلوں میں اُتر جانے والے ارشاداتِ عالیہ لوگوں کو

1 . . . اللہ کے خاص بندے، ص۴۶۸

گمراہی کے دلدل سے نکال کر ہدایت کی راہ پر گامزن کرتے رہے۔

کاش! پھر لاہور میں نیکی کی دعوت عام ہو فیض کا دریا بہا دو سَروَرا داتا پیا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۵۳۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! تبلیغِ دین اور نیکی کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اپنے گھر بار اور وطن سے ہجرت کرنے والے بُزرگوں میں سے پیرانِ پیر، روشن ضمیر، قندیلِ نورانی، محبوبِ صمدانی، حضرتِ شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی ذاتِ گرامی بھی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے بھی علمِ دِین حاصل کرنے اور تبلیغِ دِین کو عام کرنے کے لئے کئی شہروں کی طرف سفر فرمایا، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی تبلیغِ دِین کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ محمد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

غوثِ اَعظم کی تبلیغِ دین

جب حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عِلْمِ دِین سے فراغت حاصل کرلی، تو آپ درس و تدریس کرنے اور فتوی لکھنے کے ساتھ ساتھ لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے اور علم کی تبلیغ میں مصروف ہوگئے، چُنانچہ دُنیا بھر سے عُلما آپ کی بارگاہ میں علم سیکھنے کے لئے حاضر ہوتے۔[1] حضرت قاضی ابو سعید مُبارک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کا بغداد میں ایک مَدْرَسہ تھا، وہ اس میں وعظ و نصیحت اور لوگوں کو علم سکھایا کرتے تھے، جب قاضی صاحب کو آپ کے علمی و عملی کمالات کا علم ہوا تو قاضی صاحب نے اپنا مَدْرَسہ آپ

۱ ۔۔۔ قلائد الجواھر، ص ۵ ماخوذا

کے حوالے کر دیا، پھر جب لوگوں نے آپ کے فضل و کمال کا چرچا سنا تو لوگوں کی کثیر تعداد آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی بارگاہ میں عِلْمِ دِین حاصل کرنے کے لئے حاضر ہونے لگی۔[1]

ہوئے دیکھ کر تجھ کو کافر مسلماں بنے سنگدل مُوم ساں غوثِ اعظم

(قبالۂ بخشش، ص۱۰۴)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین نے نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کس قدر کوششیں کیں اور اس راہ میں آنے والی مصیبتوں پر صبر کیا،

مگر افسوس! فی زمانہ اس قدر آسانیاں اور آسائشیں ہونے کے باوجود بھی ہم نیکی کی دعوت دینے سے غافل نظر آتی ہیں، ☆ہمارے بزرگانِ دین تو دشمنوں کے سامنے بھی نیکی کی دعوت عام کریں اور ہم اپنی اسلامی بہنوں کو گناہوں میں دیکھنے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں۔ ☆ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکی کی دعوت کی خاطر تکلیفیں برداشت کریں اور ہم اتنی آسانیاں ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت کی دُھومیں نہ مچائیں۔ ☆ہمارے بُزرگانِ دین تو نیکی کی دعوت کی خاطر طرح طرح کی اذیتوں سے گزریں اور ہم طرح طرح کی سہولتیں مُیَسَّر ہونے کے باوجود بھی نیکی کی دعوت نہ دیں۔ ☆ہمارے بزرگانِ دین تو گھر بار چھوڑ کر نیکی کی دعوت عام کریں اور ہم اپنے گھر میں رہتے ہوئے بھی نیکی کی دعوت عام نہ کریں۔ حالانکہ نیکی کی دعوت عام کرنا کس قدر عظیم کام ہے اس کا اندازہ اس روایت سے کیجئے، چُنانچہ

1 . . . سیرت غوث اعظم، ص۵۸ ماخوذا

سایۂ عرش کس کو ملے گا؟

حضرت کَعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ فرماتے ہیں: اللہ کریم نے تورات شریف میں حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے موسیٰ! جس نے نیکی کا حکم دیا، برائی سے منع کیا اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف بلایا تو اسے دنیا اور قبر میں میرا قُرب اور قیامت کے دن میرے عرش کا سایہ نصیب ہوگا۔[1]

کرم سے نیکی کی دعوت کا خُوب جذبہ دے دوں دھوم سنّتِ محبوب کی مچا یاربّ

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۷۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں بھی چاہئے کہ ہم بھی نیکی کی دعوت عام کریں اور تبلیغِ دین کے لئے اپنی کوششوں کو جاری رکھیں اور اس کے لئے بہترین ذریعہ اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کے دامنِ کرم اور دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجانا بھی ہے۔

اَمیرِ اہلِ سنت کی تبلیغِ دِین

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہ! بُزرگانِ دِین کی صحبت سے تربیت یافتہ اَمیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ بھی دورِ حاضر میں دِین کی خدمت اور نیکی کی دعوت عام کرنے میں مصروف ہیں۔ آیئے! اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی نیکی کی دعوت عام کرنے اور تبلیغِ دین کے لئے کی جانے والی خدمات کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

1 … حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/ ۳۶، رقم: ۷۷۱۶

آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکی کی دعوت اور تبلیغِ دین کو عام کرنے کے لئے کئی اَہم کاموں میں مصروف ہیں، آپ لوگوں کو نرمی و مَحَبَّت سے نیکی کی دعوت دے کر گناہوں سے روکنے کے لئے ہر دم کوشاں ہیں۔ اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جہاں انفرادی کوشش کے ذریعے نیکی کی دعوت عام کر رہے ہیں، وہیں آپ اپنے بیانات اور مَدَنی مذاکروں کے ذریعے بھی تبلیغِ دین میں اَہم کردار ادا کر رہے ہیں، آپ کے بیانات اور مَدَنی مذاکرے تاثیر کا تیر بن کر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ آپ کے سنّتوں بھرے اِصلاحی بیانات اور مَدَنی مذاکروں کو سننے والوں کی توجّہ کا عالَم دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اجتماعات ہوں یا ہر ہفتے کو ہونے والا مَدَنی مذاکرہ کثیر عاشقانِ رسول آپ کے بیان اور رنگ برنگے مَدَنی پھولوں سے فائدے حاصل کر رہے ہیں۔

ہیں شَرِیعَت اور طَرِیقَت کی حَسِیں تصویر جو زُہد و تَقْوٰی کے نَظارے حضرتِ عطّار ہیں

دعوتِ اسلامی اور تبلیغِ دین

اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے تبلیغِ دین کے جذبے سے سرشار ہو کر عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی بنیاد رکھی اور اپنے مریدین و محبین کو بھی نیکی کی دعوت عام کرنے کا ذہن دیا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تَحریک دَعْوتِ اِسلامی سے وابَستہ مُبَلِّغِین عاجزی و اِنکساری کے ساتھ نیکی کی دَعوت دے کر بگڑے ہوئے لوگوں کی اِصلاح کی کوششیں کر رہے ہیں۔ یقیناً اَمیرِ اہلِ سنت اور مُخْلِص مُبَلِّغِین کی اِنْفِرادی و اِجتماعی کوششوں کا ہی تو صَدَقہ ہے کہ آج مُعاشرے میں سُنّتوں کی مَدَنی

بَہاریں عام ہیں، کَل تک جو کُفر کی تارِیکیوں میں بھٹک رہے تھے، مُعاشرے کے نَاسُور سمجھے جاتے تھے، وَالِدَین کے نافرمان تھے، فیشن (Fashion) کے شیدائی تھے، بد عقیدہ، گُلوکاروفنکار تھے، حَرام خوری اور عِشْقِ مَجازی کی آفت میں گِرِفتار تھے، اَلْغَرَض طرح طرح کے گُناہوں کی دَلدَل میں دھنسے ہوئے تھے، مگر جب نیکی کی دعوت کادَرد رکھنے والے مُخْلِص مُبَلِّغِیْن دعوتِ اِسلامی نے خَوفِ خُدا میں ڈُوب کر اُنہیں فِکْرِ آخِرت پر مَبْنی نیکی کی دَعْوَت پیش کی تو اُن کے دل نَرم پڑ گئے اور وہ بھی دعوتِ اِسلامی سے وابَستہ ہوکر سُنَّتوں کی دُھومیں مَچانے والے بن گئے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ساتھ تعاوُن کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سب کی پیاری تحریک دعوتِ اسلامی اللہ پاک کے فضل وکرم، اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نظرِ عنایت اور بُزرگانِ دین کے فیضان سے ترقّی کے سفر پر گامزن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اب تک دعوتِ اسلامی 107 سے زائد شعبہ جات کے ذریعے خدمتِ دین میں مصروفِ عمل ہے۔ جس کے لئے کروڑوں اربوں روپے کے اخراجات درکار ہوتے ہیں، لہٰذا آپ تمام اسلامی بہنوں سے گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتظام تمام شعبہ جات کے جُملہ اَخراجات کے لیے آپ خود بھی اپنے ڈونیشن کے ذریعے تعاون کیجئے اور اپنے والدین، بہن بھائی، محارم رشتے دار اور دیگر اسلامی بہنوں کو بھی دعوتِ اسلامی کے

مَدَنی کاموں کا تعارف کروایئے اور فنڈ جمع کرانے کی بھرپور ترغیب دلایئے، بالخصوص رَجَبُ الْمُرَجَّب، شَعْبانُ الْمُعَظَّم اور رَمَضانُ الْمُبارَك میں تو اس کی کوشش خوب بڑھا دیجئے اور ثوابِ جاریہ کی حق دار بن جایئے۔ اللہ پاک ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں اور جملہ شعبہ جات کے لیے خوب خوب ڈونیشن دینے اور دُوسروں سے بھی جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔(1)

لباس پہننے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلِ سنت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے لباس پہننے کی سنّتیں اور آداب سنتی ہیں: پہلے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆ جِنّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللّٰہ کہہ لے۔(2) حکیمُ الاُمَّت، حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ

---

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام۔۔۔ الخ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

2 ۔۔۔ معجم اوسط، ۲/۵۹، حدیث: ۲۵۰۴

اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جِنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جِنّات شرمگاہ کو دیکھ نہ سکیں گے۔[1]

☆جو کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔[2] ☆جو باوُجودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔[3] ☆لباس حلال کمائی سے ہو۔ ☆پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں، ☆اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب (کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے برعکس (یعنی اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے۔ ☆عورت زَنانہ ہی لباس پہنے، چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔ ☆تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے، تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت تھی اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آ گیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔[4]

1۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ١/٢٦٨

2۔۔۔ شعب الایمان، باب الملابس والاوانی، ١٨١/٥، حدیث: ٦٢٨٥

3۔۔۔ ابو داود، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، ٣٢٦/٤، حدیث: ٤٧٧٨

4۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، مطلب فی اللبس، ٥٧٩/٩، بہارِ شریعت، ٤٠٩/٣، حصہ: ١٦

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصہ 16 (312 صفحات) 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** امیرِ **اہلِ سنت** دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان:10 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اَمیرُ المومنین، حضرت علیُّ المُرتَضٰی، شیرِ خُدا کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا، تمہاری دُعاؤں کا محافظ، رَبِّ کریم کی رِضا کا باعث اور تمہارے اَعمال کی پاکیزگی کا سبب ہے۔[1]

گرچہ ہیں بے حد قُصور تم ہو عفُوّ و غفور بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروروں دُرود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاة...الخ، ص ۲۷۰

2 ...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سمٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"دُعا کے فضائل و آداب"** دعا بندوں کے لئے ربِّ کریم سے رابطے کا بہترین ذریعہ ہے، دُعا عبادت کا مَغز ہے، دُعا مومن کا ہتھیار ہے، دُعا مُحسِن کا شکریہ ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔ دُعا کی برکت سے دِینی و دُنیوی بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں، مومن کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے، اسی مناسبت سے آج کے بیان میں دُعا کرنے کے فضائل، دُعا کرنے کے آداب، قرآن و احادیث میں دُعا کرنے کی ترغیبات، دعائیں قبول ہونے اور نہ ہونے کی وجوہات کے ساتھ بُزرگانِ دِین کے دُعا کے حوالے سے واقعات و ترغیبات سنیں گی،

اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے! سب سے پہلے دُعا کے مُتَعلّق ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دُعا کی برکت سے ظالم حاکم سے نجات

تابعی بُزرگ، حضرت صَفْوان مازِنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ جو کثرت سے عبادت، خُوب گریہ وزاری اور کثرت سے دعا کرنے والے بُزرگ تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے بھتیجے کو ظالم وجابر حاکم ابنِ زیاد نے قید کرلیا تو آپ بہت پریشان ہوئے اور اپنے بھتیجے کی رہائی کے لئے بصرہ کے اُمَرا اور بااثر لوگوں سے سفارش کروائی لیکن کامیابی نہ ہو سکی، ابنِ زیاد نے سب کی سفارشوں کو رَد کردیا، حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے بڑی تکلیف دِہ حالت میں رات گزاری اور رات کے پچھلے پہر انہیں اچانک اُونگھ آگئی تو خواب میں کسی کہنے والے نے کہا: اے صَفْوان! اُٹھ اور اپنی حاجت طلب کر! یہ خواب دیکھ کر ان کی آنکھ کھل گئی، ایک انجانے سے خوف نے ان کے جسم پر لرزہ طاری کردیا تھا تو انہوں نے وضو کرکے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر رو رو کر بارگاہِ خُداوندی میں دُعا مانگی، یہ اپنے گھر میں مصروفِ دُعا تھے اور وہاں ابنِ زیاد بے چینی اور کَرب میں مبتلا تھا، اس نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ مجھے حضرت صَفْوان کے بھتیجے کے پاس لے چلو، سپاہی فوراً ابنِ زیاد کے پاس آئے، ظالم حکمران اپنے سپاہیوں کے ساتھ جیل کی جانب چل دیا، وہاں پہنچ کر اس نے جیل کے دروازے کھلوائے اور بلند آواز سے کہا: حضرت صَفْوان کے بھتیجے کو فوراً رہا کردو، اس کی وجہ سے میں نے ساری رات بے چینی کے عالم میں گزاری ہے، حاکم کی آواز سن کر سپاہیوں نے فوراً حضرت صَفْوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے

بھتیجے کو جیل سے نکالا اور ابنِ زیاد کے سامنے لا کھڑا کیا، ابنِ زیاد نے بڑی نرمی سے گفتگو کی اور کہا: جاؤ! خُوشی خُوشی اپنے گھر چلے جاؤ، تم پر کسی قسم کا کوئی جُرمانہ وغیرہ نہیں، اتنا کہہ کر ابنِ زیاد نے اسے رہا کر دیا۔ وہ سیدھا اپنے چچا حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی، اندر سے پوچھا: کون؟ تو آواز آئی آپ کا بھتیجا۔ اپنے بھتیجے کی اس طرح اچانک آمد پر آپ بہت حیران ہوئے اور دروازہ کھول کر اندر لے گئے، پھر حقیقتِ حال دریافت کی تو اس نے سارا واقعہ سنا دیا، حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اللہ کریم کا شکر ادا کیا اور اپنے بھتیجے سے گفتگو کرنے لگے۔[1]

مہرباں تُو ہی تُو ہی مددگار اُس دُکھی دل کا تُو حامیِ کار
جس کو دُنیا نے ٹھکرا دِیا ہے یا خدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۳۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ حضرت صَفْوَان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے رات کے پچھلے پہر اُٹھ کر جب دُعا کی اور اپنی حاجت بارگاہِ الٰہی میں پیش کی تو وہ دعا فوراً قبول ہوئی اور آپ کے بھتیجے کو ظالم حاکم کی قید سے رہائی نصیب ہوگئی۔ واقعی دُعا کی بڑی برکتیں ہیں، دعا آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے، دعا عافیت کا ذریعہ ہے، دُعا برکت کا ذریعہ ہے، دعا رحمتِ الٰہی کا دروازہ ہے، دعا بلاؤں کو دور اور مقاصد کو پورا کرتی ہے، دعا کی برکت سے مشکل کام آسان ہو جاتے ہیں، دعا کی برکت سے مصیبت اور غم دور ہوتے ہیں، دعا کی برکت سے ظالموں سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے اور بالخصوص صُبح کے وقت مانگی جانے والی دُعائیں اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہیں، چُنانچہ

1 ...عیون الحکایات، الحکایۃ الحادیۃ والسبعون بعد الثلاثمائۃ...الخ، ص ۳۲۴

جلد قبول ہونے والی دعا

نبیِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کونسی دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہوتی ہے؟ تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کے پچھلے پہر اور فرضوں کے بعد مانگی جانے والی دعا۔(1)

یاد رکھئے! رات کے پچھلے پہر میں دعا زیادہ قبول ہوتی ہے، کیونکہ یہ تجلیاتِ الٰہیہ کے نزول کا وقت ہوتا ہے اور ہر فرض نماز کے بعد بھی دعا قبول ہوتی ہے، کیونکہ نماز ربّ سے مناجات کا نام ہے اور اس سے فضل مانگنے کا محل ہے۔ ترمذی کی روایت میں یوں ہے: رات کے پچھلے پہر ربّ کی رحمت بندے سے زیادہ قریب ہوتی ہے، اگر ہو سکے تو اُن کے ساتھی بن جاؤ جو اِس وقت اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صُبح کے وقت مانگی جانے والی دعائیں قبول ہوتی ہیں، صُبح کے وقت بارگاہِ الٰہی سے نِدا دی جاتی ہے: ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اس کو عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا میں اس کی دُعا کو قبول کروں؟ ہے کوئی مجھ سے سوال کرنے والا میں اسے عطا کروں؟

مگر افسوس صد افسوس! فی زمانہ راتوں کو اُٹھ کر عبادت کرنے اور دعائیں کرنے کی بجائے ساری ساری راتیں فضولیات اور گناہوں میں گزار دی جاتی ہیں، کبھی ساری رات فلمیں ڈرامے دیکھے جاتے تو کبھی ساری رات سہیلیوں کے ساتھ فُضُول باتوں

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی عقد التسبیح بالید، ۵/ ۳۰۰، حدیث: ۳۵۱۰

2 ... دلیل الفالحین، کتاب الدعوات، باب فی مسائل من الدعاء، ۴/ ۳۰۳، تحت الحدیث: ۱۴۹۸ ملتقطا

میں گزار دی جاتی ہے۔ کبھی موبائل فون پر باتیں کرتے ہوئے تو کبھی موبائل پر گانے باجے اور ویڈیوز دیکھتے ہوئے اپنی راتوں کو برباد کیا جاتا ہے، رات کے پچھلے پہر دعائیں کیا کی جاتیں نمازِ فجر ہی چھوڑ دی جاتی ہے اور پھر نماز کا وقت بستر پر ہی گزار دیا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمیں چاہئے کہ گناہوں سے بچ کر نہ صرف نمازِ فجر بلکہ ساری نمازیں پابندی سے ادا کرنے کی کوشش کیا کریں، آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

گناہوں سے مجھ کو بچا یاالٰہی　　عمل کا ہو جذبہ عطا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۱۰۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعاکے فوائد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ☆دُعا دُنیا و آخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے، ☆دُعا اللہ پاک سے مُناجات کرنے، اس کا قُرب پانے، اس کی عظیم بارگاہ سے مُرادیں مانگنے، اس کے فضل و انعام کا مستحق ہونے، بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے اور دُنیوی و اُخروی مَصائِب و مُشکِلات کے حل کا بڑا آسان اور مُجرَّب ذریعہ ہے، ☆دُعا مانگنا اللہ ربُّ العزت کے پیارے بندوں کی پیاری عادت بھی ہے، ☆دعا ایک بہترین عبادت بھی ہے، ☆دُعا مانگنا پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنّتِ مبارکہ بھی ہے اور ☆دُعا گنہگار بندوں کے حق میں اللہ پاک کی طرف سے ایک بہت بڑی نعمت و سعادت بھی ہے، دُعا کی اَہمیّت اور قدر و منزلت کا اندازہ اس بات سے لگایئے کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک اپنے بندوں کو نہ صرف اپنی بارگاہ میں دُعا مانگنے اور مناجات کرنے کا حکم دے رہا ہے، بلکہ ساتھ ہی ان

دعاؤں کی قبولیت کی خُوشخبری سے بھی نوازرہا ہے، چُنانچہ

اللہ پاک پارہ 24 سورۂ مومن آیت نمبر 60 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ ترجَمۂ کنزالایمان: اور تمہارے ربّ نے فرمایا مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔ (پ۲۴، المومن:۶۰)

اس آیتِ کریمہ کے تحت اِمام فخر الدین رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تفسیرِ کبیر میں فرماتے ہیں: یہ بات معلوم ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اللہ پاک کی عبادت سے ہی نفع پہنچے گا اس لئے اللہ کریم کی عبادت میں مشغول ہونا انتہائی اَہم کام ہے اور چونکہ عبادات کی اَقسام میں دُعا ایک بہترین قسم ہے اس لئے یہاں بندوں کو دعا مانگنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا۔[1] اسی طرح پارہ 2 سُورۃُ البقرۃ کی آیت نمبر 186 میں ارشاد ہوتا ہے:

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِۙ ترجَمۂ کنزالایمان: دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔ (پ۲، البقرة:۱۸۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ اللہ پاک اپنے پاکیزہ کلام قرآنِ پاک میں فرمارہا ہے مجھ سے دُعا کرو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ امیری ہو یا غریبی، خوش حالی ہو یا تنگدستی، بیماری ہو یا تندرستی، مصیبت میں ہوں یا عافیت میں، دنیوی پریشانی ہو یا دینی، اَلْغَرَض! ہر حال میں اللہ پاک کی بارگاہ میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ بھی دعائیں کرتے تھے، آپ وقتاً فوقتاً دُعا کی اَہمیّت کو بھی بیان فرماتے اور رات

---

1 ... تفسیرکبیر، پ۲۴، المؤمن، تحت الآیۃ: ۶۰، ۹/۵۲۷

دن مصروفِ دُعا رہنے کی ترغیب بھی ارشاد فرماتے۔ آیئے! دُعا کی اَہمیت و فضیلت کے بارے میں چند اَحادیثِ مُبارکہ سنتی ہیں: چُنانچہ

دُعا کی فضیلت پر احادیثِ مُبارکہ

1. ارشاد فرمایا: **اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ** یعنی دُعا عبادت کا مَغز ہے۔[1]
2. ارشاد فرمایا: دعا مسلمانوں کا ہتھیار، دین کا ستون اور آسمان وزمین کا نور ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: **لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاءِ** یعنی اللہ کریم کی بارگاہ میں دُعا سے زیادہ کوئی چیز محترم ومُکرَّم نہیں۔[3]
4. ارشاد فرمایا: جس شخص کے لئے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا تو اس کے لئے رحمت کا دروازہ کھول دیا گیا، اللہ پاک سے کئے جانے والے سوالوں میں سے پسندیدہ سوال عافیت کا ہے۔ جو مصیبتیں نازل ہوچکیں اور جو نازل نہیں ہوئیں، ان سب میں دُعا سے نفع ہوتا ہے، تو اے اللہ پاک کے بندو! دُعا کرنے کو (اپنے اوپر) لازم کرلو۔[4]
5. ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں، جو تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دے اور تمہارے رزق کو وسیع کردے؟ رات دن اللہ پاک سے دُعا مانگتے رہو کہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔[5]

---

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۲

2 ... مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر... الخ، باب لیس شیء اکرم... الخ، ۲/۱۵۸، حدیث: ۱۸۴۴

3 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، ۵/۲۴۳، حدیث: ۳۳۸۱

4 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، ۵/۳۲۱، حدیث: ۳۵۵۹

5 ... مسند ابی یعلی، مسند جابر بن عبد اللہ، ۲/۲۰۱، حدیث: ۱۸۰۶

دعا کی برکتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ احادیثِ مُبارکہ میں دُعا مانگنے کے کیسے فضائل بیان فرمائے گئے ہیں، ان کے علاوہ بھی دعا کرنے کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، مثلاً☆ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔☆ دعا دین کا ستون ہے۔☆ دُعا مصیبت و بلا کو اترنے نہیں دیتی۔ ☆ دعا مانگنا دشمن سے نجات اور رزق وسیع ہونے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ ☆ دُعا رحمت کی چابی ہے۔ ☆ دعا اللہ پاک کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ ☆ دُعا بلاؤں کو ٹال دیتی ہے۔ ☆ دعا کرنے والے کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ☆ دعا اللہ پاک کی بارگاہ میں قدر و منزلت حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا بے سہاروں اور غم کے ماروں کا سہارا ہے۔ ☆ دعا مددِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ☆ دُعا کرنے سے بارگاہِ الٰہی میں مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔

چیخ مار کر بے ہوش ہوگئے

منقول ہے کہ ایک دن حضرت عُتْبَۃُ الْغُلام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مجلس میں آئے، تو اُس وقت حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پارہ 27 کی اس آیت کریمہ:

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ

ترجَمۂ کنزُالایمان: کیا ایمان والوں کو ابھی وہ وقت نہ آیا کہ ان کے دل جھک جائیں اللہ کی یاد (کے لئے)۔

(پ۲۷، الحدید:۱۶)

کی تفسیر بیان کر رہے تھے اور آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے اس آیت کی ایسی تفسیر بیان کی کہ لوگ رونے لگے، اس دوران ایک جوان مجلس میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اے مومن بندے! کیا مجھ جیسا فاسق و فاجر بھی اگر توبہ کر لے تو اللہ کریم قبول فرمائے گا؟ آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: ربِّ کریم تیرے گناہوں کو معاف کر دے گا، جب حضرت عتبہ نے یہ بات سنی تو ان کا چہرہ زرد پڑ گیا اور کانپتے ہوئے چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے، جب انہیں ہوش آیا تو حضرتِ حسن بصری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے ان کے قریب آ کر یہ اشعار پڑھے، جن کا ترجمہ کچھ یوں ہے کہ

اے اللہ پاک کے نافرمان جوان! تُو جانتا ہے کہ نافرمانی کی سزا کیا ہے؟ نافرمانوں کے لئے پُر شور جہنم ہے اور حشر کے دن کی سخت ناراضی ہے۔ اگر تُو نارِ جہنم پر راضی ہے تو بے شک گناہ کرتا رہ، ورنہ گناہوں سے رُک جا۔ تُو نے اپنے گناہوں کے بدلے اپنی جان کو رہن رکھ دیا ہے، اس کو چھڑانے کی کوشش کر۔

عُتْبہ نے پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے: اے شیخ! کیا مجھ جیسے بدبخت کی توبہ ربِّ رحیم قبول کر لے گا؟ آپ نے کہا: درگزر کرنے والا ربّ ظالم بندے کی توبہ قبول فرمالیتا ہے، اس وقت عُتْبہ نے سر اٹھا کر ربِّ کریم سے تین دعائیں مانگیں:

(1)...اے اللہ! اگر تُو نے میرے گناہوں کو معاف اور میری توبہ کو قبول کر لیا ہے تو ایسے حافظے اور عقل سے میری عزت افزائی فرما کہ میں قرآنِ مجید اور علومِ دین میں سے جو کچھ بھی سنوں، اُسے کبھی فراموش نہ کروں۔

(2)...اے اللہ! مجھے ایسی آواز عنایت فرما کہ میری قراءت کو سن کر سخت سے سخت دل بھی موم ہو جائے۔

(3)...اے اللہ! مجھے رزقِ حلال عطا فرما اور ایسے طریقے سے رزق دے جس کا میں تصوُّر بھی نہ کر سکوں۔

چُنانچہ اللہ کریم نے حضرت عُتْبہ کی تینوں دعائیں قبول کر لیں، ان کا حافظہ اور فہم و فراست بڑھ گئی اور جب وہ قرآن کی تلاوت کرتے تو ہر سننے والا گناہوں سے تائب ہو جاتا تھا اور ان کے گھر میں ہر روز شوربے کا ایک پیالہ اور دو روٹیاں (رزقِ حلال سے) پہنچ جاتیں اور کسی کو معلوم نہیں تھا کہ یہ کون رکھ جاتا ہے اور حضرت عُتْبَةُ الغُلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی ساری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا۔[1]

ہو مقبول ہر اِک دُعا یااِلٰہی نہ کر رَد کوئی اِلتجا یااِلٰہی
رہے ذِکْر آٹھوں پَہَر میرے لب پر ترا یااِلٰہی ترا یااِلٰہی

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۱۰۶)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جب حضرت عُتْبَةُ الغُلام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے توبہ کی اور بارگاہِ اِلٰہی میں دُعا اور استغاثہ پیش کیا تو آپ کی تینوں دعائیں قبول ہوئیں اور آپ کو اللہ کریم کی بارگاہ میں مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور آپ ربِّ کریم کے محبوب بندوں میں شامل ہو گئے۔ یقیناً دُعا کے بے شمار فضائل و برکات ہیں، دُعا بندے کو رب کے قریب کر دیتی ہے، دُعا افضل ترین عبادت ہے۔

1...مكاشفة القلوب، الباب الثامن في التوبة، ص۲۸، ۲۹۔ نیکی کی دعوت، ص۴۰۶

یاد رکھئے! جس طرح تمام عبادتوں کے کچھ نہ کچھ شرائط و آداب ہوتے ہیں، جن پر اُن عبادات کے قَبول و دُرست ہونے کا دار ومدار ہوتا ہے، اسی طرح دُعا کے بھی کچھ آداب ہیں، دُعاؤں کی قبولیت میں اُن آداب کو ایک خاص اَہمیّت حاصل ہے، اگر دُعامیں اُن آداب کا خیال رکھا جائے تو قبولیتِ دُعا کے اِمکانات بڑھ جاتے ہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوجائیں تو ہمیں چاہیے کہ دُعاکے آداب کا خاص خیال رکھا کریں۔ چُنانچہ

آدابِ دعا

والدِ اعلیٰ حضرت، حضرتِ علامہ مولانا نَقی علی خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے دُعا کے موضوع پر ایک بہترین کتاب بنام **"اَحسَنُ الوِعَاء لِآدَابِ الدُّعَاء"** تحریر فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کی علمی و تحقیقی مجلس المدینۃ العلمیہ نے انتہائی محنت و لگن کے ساتھ اس کتاب کی تسہیل و تخریج کا کام سرانجام دیااور **فضائلِ دعا** کے نام سے شائع کیا۔ یہ کتاب دعا سے مُتَعَلِّق تمام احکام کی جامع ہونے کے ساتھ ساتھ کئی قرآنی آیات کی تفسیر، احادیث کی تشریح، نہایت اَہم عقائد کی تحقیق اور اَہم وضاحتوں کے ساتھ ایک زبردست علمی شاہکار ہے۔اس کتاب کا مطالعہ ہر اسلامی بہن کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ لہٰذا اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے ھدیّۃً حاصل کیجئے اور اس کو پڑھئے۔ آیئے! اس کتاب سے دعا کے کچھ آداب اور ان سے حاصل ہونے والے ایمان افروز نِکات سنتی ہیں:

دُرُودِ پاک پڑھیے

یاد رکھیے! دُعا کے آداب میں سے ایک اَدَب دعا سے پہلے اور بعد میں دُرُودِ پاک پڑھنا بھی ہے، کیونکہ درودِ پاک کی برکت سے دُعا قبولیت کے زیادہ قریب ہو جاتی ہے: چُنانچہ

دُرُودِ پاک کی برکت سے قبولیتِ دُعا

حضرت اَبُو سلیمان دارانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جو شخص اللہ پاک سے اپنی حاجت کا سوال کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھے پھر اللہ پاک سے اپنی حاجت طلب کرے اور اپنی دُعا کو نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھ کر ختم کرے، کیونکہ اللہ پاک دونوں دُرُودوں کو قبول فرماتا ہے اور وہ پاک ہے اس بات سے کہ (دُعا کے اَوّل و آخر) دونوں دُرُودوں (کو تو قبول کرے اور ان) کے درمیان (والی چیز یعنی) دُعا کو چھوڑ دے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کریں، بالخصوص اپنی دُعاؤں کے شُروع اور آخر میں تو نبیِ کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ مُبارکہ پر دُرُودِ پاک لازمی پڑھا کریں، اس کی بَرَکت سے ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں مَقبول ہوں گی۔ دعا سے پہلے درودِ پاک پڑھنے کی تو خود نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بھی ترغیب ارشاد فرمائی ہے: چُنانچہ

1 . . . دلائل الخیرات، فصل فی الفضل الصلوة، ص ۴

دُعا سے پہلے دُرُودِ پاک پڑھنے کی ترغیب

حضرت فُضَالہ بن عُبَید رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ (مسجد میں) تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا، اس نے نماز پڑھی اور پھر یوں دُعا مانگی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رَحم فرما۔ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ یعنی اے نمازی! تُو نے جلدی کی، (پھر دُعا کا طریقہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:) جب تُو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ پاک کی ایسی حَمد کر جو اس کے لائق ہے، پھر مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ اور اُس کے بعد دُعا مانگ۔ راوی کا بیان ہے کہ اِس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، پھر اللہ پاک کی حَمد بیان کی اور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھا تو آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَیُّھَا الْمُصَلِّی اُدْعُ تُجَبْ، اے نمازی! تُو دُعا مانگ! تیری دعا قبول کی جائے گی۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تمام مسلمانوں کے لئے دُعا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب ہم اپنے لیے دُعا مانگیں تو سب اہلِ اسلام کو اس دُعا میں شریک کر لیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر دُعا مانگنے والا خود قابلِ عطا نہ بھی ہو تو کسی بندے کا طُفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔

1 ... ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی جامع الدعوات... الخ، ۵/۲۹۰، حدیث: ۳۴۸۷

حضرت ابو الشیخ اَصبہانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت کرتے ہیں: جو شخص مسلمان مَردوں اور عورتوں کے لیے دُعائے خیر کرتا ہے قیامت کو جب ان کی مجلسوں پر گزرے گا تو ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لیے دُنیا میں دُعائے خیر کرتا تھا پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور بارگاہِ اِلٰہی میں عرض کر کے اسے جنّت میں لے جائیں گے۔

قرآنِ کریم میں تمام مسلمانوں کیلئے دُعا کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے اللہ پاک پارہ 26 سورۂ محمّد کی آیت نمبر 19 میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ (پ۲۶، محمد: ۱۹) ترجَمۂ کنزُالایمان: اوراے محبوب اپنے خاصّوں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔

حضرتِ عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: **مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللہُ لَہٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَ مُؤْمِنَۃٍ حَسَنَۃً** یعنی جو شخص سب مسلمان مردوں اور عورتوں کیلئے استغفار کرے، اللہ کریم اس کے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے بدلے ایک نیکی لکھے گا۔[1]

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے **"فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ"** میں فرماتے ہیں: جھوم جایئے! اربوں، کھربوں نیکیاں کمانے کا آسان نسخہ ہاتھ آ گیا! ظاہر ہے اِس وَقت روئے زمین پر کروڑوں مسلمان موجود ہیں

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب التوبۃ، باب الاستغفار للمؤمنین۔۔۔الخ، ۱۰/۳۵۲، حدیث: ۱۷۵۹۸

اور کروڑوں بلکہ اَربوں دنیا سے چل بسے ہیں۔ اگر ہم ساری اُمّت کی مغفِرت کیلئے دعا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه! ہمیں اَربوں، کھربوں نیکیوں کا خزانہ مل جائے گا۔

آیئے! میں اور آپ مل کر تمام مومنین و مومنات کے لئے دُعا کرتی ہیں، میرے ساتھ مل کر پست آواز سے پڑھئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَّمُؤْمِنَۃٍ۔

یعنی اے اللہ! میری اور ہر مومن و مومِنہ کی مغفِرت فرما۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ جب بھی پریشانیاں دور ہونے، بیماریوں سے شفا پانے، رزق میں برکت پانے اور حصولِ مغفرت کے لئے دُعائیں مانگیں تو اپنی دُعاؤں میں اپنے مسلمان بھائیوں، مسلمان بہنوں، اپنی استانیوں اور والدین کے لئے بھی ضرور دُعا کریں، یاد رہے کہ والدین کے لئے دُعا کرنا انسان کے حق میں نعمتوں کا سبب ہے، حدیثِ پاک میں ہے: **اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَاءَ لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّہٗ یَنْقَطِعُ عَنْہُ الرِّزْقُ** یعنی جب بندہ والدین کے لئے دُعا کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اس سے رِزق روک دیا جاتا ہے۔(1) لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو اپنے گھر والوں اور بالخصوص والدین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

یقینِ کامل کے ساتھ دُعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم دُعا کے آداب سن رہی تھیں، دُعا ایک

---

1 ... کنز العمال، کتاب النکاح، الباب الثامن فی بر الوالدین، جز ۱۶، ۸/۲۰۱، حدیث: ۴۵۵۴۸

نعمت اور دونوں جہانوں میں کام آنے والی دولت ہے، دُعا اپنے ربّ کی بارگاہ میں اپنی التجا پیش کرنے کا ذریعہ ہے، لہٰذا جب بھی دُعا مانگیں تو رحمتِ الٰہی پر یقینِ کامل، اخلاص اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے اپنے دل کو حاضر رکھیں اور دُعا مانگنے والی اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ پاک میری دُعا اپنے فضل وکرم سے ضرور قبول فرمائے گا۔ کیونکہ غفلت سے مانگی جانے والی دُعا اللہ پاک قبول نہیں فرماتا، چُنانچہ

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک سے اس طرح دُعا مانگا کرو کہ تمہیں قبولیتِ دُعا کا پورا یقین ہو اور یاد رکھو کہ اللہ پاک غافل دل کی دُعا نہیں سُنتا۔[1]

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ بے توجُّہی و بے یقینی سے صرف رسمی انداز میں دُعا نہ مانگیں بلکہ جب بھی دُعا کریں تو انتہائی توجّہ اور یکسوئی کے ساتھ، دل ودماغ کو حاضر کر کے یقینی انداز میں کریں۔ کیونکہ مومنوں کے لئے سب سے بڑی سعادت اور خوشخبری کی بات یہ ہے کہ ان کی دُعائیں بارگاہِ الٰہی سے رَدّ نہیں ہوتیں، چُنانچہ

مومن کی دُعا رَدّ نہیں ہوتی

حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ بروزِ قیامت بندۂ مومن کو بارگاہِ الٰہی میں کھڑا کیا جائے گا، اللہ پاک پوچھے گا: اے بندے! کیا تُو میری ہی عبادت کرتا تھا؟ عرض کرے گا: ہاں! ربِّ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھ سے ہی دُعا کرتا تھا؟ کہے گا: ہاں! اللہ کریم پھر پوچھے گا: کیا تُو مجھے ہی یاد کرتا تھا؟ عرض کرے گا:

---

1 … ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی جامع الدعوات، ۵/۲۹۲، حدیث: ۳۴۹۰

ہاں! تو ربِّ کریم ارشاد فرمائے گا: مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! جس جگہ بھی تُو نے مجھے یاد کیا میں نے اسی جگہ تجھے یاد رکھا اور جب بھی تُو نے دعا مانگی تو میں نے تیری دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ پھر حضرت ثابت بُنانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **بندۂ مومن کی کوئی دُعا ردّ نہیں کی جاتی (1) جو کچھ اس نے مانگا یا تو وہ اسے دنیا ہی میں عطا کر دیا جاتا ہے (2) یا اس کا ثواب آخرت کے لئے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے (3) یا اس دُعا کے سبب اس کی خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔**[1]

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں　　قُدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

(حدائق بخشش، ص۱۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اِمام بخاری کے وسیلے سے دعا

علامہ تاج الدّین سُبکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے (دو سو سال) بعد سمرقند میں خشک سالی کی وجہ سے قحط پڑ گیا، لوگوں نے بارہا نمازِ استسقا پڑھی اور دعائیں مانگیں لیکن بارش نہ ہوئی، پھر ایک نیک شخص جو زُہد و تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے مشہور تھا، شہر کے قاضی کے پاس گیا اور اسے مشورہ دیا کہ تم شہر کے لوگوں کو لے کر امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے مزار پر جاؤ اور وہاں جا کر اللہ پاک سے بارش کی دُعا مانگو، شاید تمہاری دُعا قبول ہو جائے۔ قاضی نے یہ مشورہ قبول کر لیا اور لوگوں کے ساتھ امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی قبر پر آیا، امام بخاری کے وسیلے

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، ثابت البنانی، ۲/۳۶۸، رقم: ۲۵۹۵

سے دعائیں کیں اور گریہ وزاری کی، امام بخاری سے قبولیتِ دُعا کے لیے سفارش کی، نہایت ہی خشوع و خضوع سے اس نے دُعا مانگی، اسی وقت آسمان پر بادل چھاگئے اور سات روز تک مسلسل بارش ہوتی رہی اور اتنی بارش ہوئی کہ لوگوں کے لیے مقام خرتنگ سے سمرقند تک پہنچنا بھی مشکل ہو گیا۔[1]

نیکوں کے وسیلے سے دعا مانگئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے ربِّ کریم کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں، اولیائے کرام و بزرگ ہستیوں کے وسیلے سے مشکلات آسان ہوتی اور مصیبتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھئے! دُعا کے آداب میں سے ایک ادب یہ بھی ہے کہ اللہ پاک کے نیک بندوں اور صالحین کے وسیلے سے دعا کریں، ہمارے صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان اور بُزرگانِ دین بھی اللہ پاک کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعائیں مانگتے تھے، آیئے! ایک واقعہ سنتی ہیں: چُنانچہ

امامِ اعظم کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگتے

حضرت امام شافعی رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا بیان ہے کہ جب کسی مسئلہ کا حل میرے لئے مشکل ہو جاتا تھا تو میں بغداد جا کر حضرت امامِ اعظم ابُو حنیفہ رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی قبر مبارک کے پاس بیٹھ کر اپنے اور خُدا کے درمیان امامِ اعظم رَحۡمَةُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی مُبارک قبر کو وسیلہ

1 … طبقات الشافعیة الکبری، الطبقة الثانیة، ۲/۲۳۴

بنا کر دعا مانگتا تھا تو میری مراد پوری جاتی اور مسئلہ حل ہو جایا کرتا تھا۔[1] لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی دُعا کریں تو نیک بندوں کے وسیلے سے دُعا کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ! ہماری دُعائیں بارگاہِ الٰہی میں ضرور قبول ہوں گی۔ اللہ پاک ہمیں خوب خوب دُعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعائیں قبول نہ ہونے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ربِّ کریم سے مانگی گئی دُعائیں رائگاں نہیں جاتیں، بالفرض اگر ہماری کوئی دُعا قبول نہ ہو تو اسے اپنا قصور ہی سمجھا جائے اور غور کرنا چاہئے کہ کس وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں، ہمیں دعا مانگنا نہیں آتی، دُعا کے آداب نہیں آتے یا پھر ہم نے ایسے اسباب اپنا لیے ہیں، جن کی وجہ سے ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتی ہیں۔ آیئے! قبولیتِ دعا میں رکاوٹ کے سب سے بڑے سبب کے بارے میں سنتی ہیں: چُنانچہ

گناہوں میں مبتلا رہنا

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ گرامی مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ دُعائیں قبول نہ ہونے کا سبب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: گناہوں سے **تلوُّث** (یعنی گناہوں میں مبتلا رہنا)

1 ... الخیرات الحسان، ص ۹۴

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دُعا قبول نہ ہونے کے اس سبب پر ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے کہ ایک طرف ہم گناہوں میں مبتلا ہیں اور دوسری طرف دعاؤں کے قبول نہ ہونے پر ہم شکوہ و شکایت کرتیں اور دُعا قبول نہ ہونے پر طرح طرح کی باتیں بناتی ہیں کہ نہ جانے ہم سے ایسی کون سی خطا ہو گئی جس کی ہمیں سزا مل رہی ہے۔

اگر پوچھا جائے کہ آپ نَماز تو پڑھتی ہی ہوں گی؟ تو شاید جواب ملے: نہیں۔ دیکھا آپ نے! زَبان پر تو بے ساختہ جاری ہو رہا ہے، نہ جانے کیا خَطا ہم سے ایسی ہوئی ہے؟ جس کی ہم کو سزا مل رہی ہے! اور نَماز میں غَفلت تو نظر ہی نہیں آ رہی! گویا نَماز نہ پڑھنا تو (مَعَاذَ الله) کوئی گُناہ ہی نہیں ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی بھی وقت ہے اپنے گناہوں سے توبہ کر لیجئے، نیک اعمال اور نمازوں کی پابندی شروع کر دیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه! نیکیاں کرنے اور عبادت کا بیج بونے کا مہینا جاری و ساری ہے، اس مہینے میں خوب خوب نیکیاں کر لیجئے، آج سے ہی فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل پر کمر باندھ لیجئے، نفلی روزے رکھئے اور ماہِ رَجَبُ الْمُرَجَّب کی بہاریں لوٹنے والی بن جائیے۔ اس مہینے کی جہاں بے شمار برکتیں ہیں وہیں اس مہینے کی 15 تاریخ کو حضرت اِمام جعفر صادق رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا عُرس منایا جاتا ہے۔ آیئے! اپنے دل میں نیکیوں کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی سیرتِ مُبارکہ کا مختصر ذکرِ خیر سنتی ہیں: چُنانچہ

تذکرۂ حضرتِ امام جعفر صادق

حضرتِ **امام جعفر صادِق** رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی وِلادت 17 ربیع الاوّل 83 ہجری پیر شریف

کے دن مدینۃ المنورہ میں ہوئی۔ حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی کُنْیَت ابو عبداللہ اور ابو اسماعیل جبکہ لقب صادق، فاضل اور طاہر ہے۔ حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ حضرتِ امام محمد باقر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ ظاہری و باطنی علوم کے جامع تھے، عبادت و ریاضت اور مجاہدے میں مشہور تھے۔ مالکیوں کے عظیم پیشوا حضرت امام مالک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: میں ایک زمانے تک حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کی خدمتِ بابرکت میں آتا رہا، میں نے ہمیشہ آپ کو تین عبادتوں میں سے کسی ایک میں مصروف پایا، یا تو آپ نماز پڑھتے ہوئے نظر آتے یا تلاوتِ قرآن میں مشغول ہوتے یا پھر روزہ دار ہوتے۔[1]

حضرت امام جعفر صادق رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے دنیا کو حکم اِرشاد فرمایا: اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تُو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تُو اسے تھکا دے۔[2] آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کو 68 برس کی عمر میں 15 رجب المرجب 148 ہجری کو کسی بدنصیب نے زہر دیا، جو ان کی شہادت کا سبب بنا۔ آپ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کا مزارِ اقدس جنّتُ الْبَقِیع والدِ محترم حضرت امام محمد باقر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ کے پہلو میں ہے۔[3]

صدقِ صادِق کا تَصَدُّق صادِقُ الاسلام کر بے غضب راضی ہو کاظم اور رضا کے واسطے

(حدائقِ بخشش، ص۱۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۸ بتغیر قلیل

2... حلیۃ الاولیاء، جعفر بن محمد صادق، ۳/۲۲۶، رقم: ۳۷۸۵

3... شرح شجرہ قادریہ، ص۵۹

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ شَہَنْشاہِ نبوّت، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کافرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

گھر میں آنے جانے کی سنّتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طریقت، اَمیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "101 مَدَنی پُھول" سے گھر میں آنے جانے کی سنّتیں وآداب سنتی ہیں: ☆جب گھر سے باہر نکلیں تو یہ دُعا پڑھئے: **بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ترجمہ: اللہ پاک کے نام سے، میں نے اللہ کریم پر بھروسا کیا، اللہ پاک کے بغیر نہ طاقت ہے نہ قوت۔[2] اِنْ شَآءَ اللہ! اس دعا کو پڑھنے کی بَرَکت سے سیدھی راہ پر رہیں گی، آفتوں سے حفاظت ہوگی اور اللہ کریم کی مدد شاملِ حال رہے گی۔ ☆گھر میں داخل ہونے کی دعا: **اَللّٰھُمَّ اِنِّیْۤ اَسْاَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَ خَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا** ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تجھ سے داخل ہونے کی اور نکلنے کی بھلائی مانگتی ہوں، اللہ پاک کے نام سے ہم (گھر میں) داخل ہوئیں اور اسی کے نام سے باہر آئیں اور اپنے ربِّ کریم پر ہم نے بھروسا کیا۔[3] دعا پڑھنے کے بعد گھر

1 ۔۔۔ مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ١/٩٧، حدیث: ١٧٥

2 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج ۔۔۔ الخ ٤/٤٢٠، حدیث: ٥٠٩٥

3 ۔۔۔ ابوداود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل اذا دخل ۔۔۔ الخ، ٤/٤٢٠، حدیث: ٥٠٩٦

والوں کو سلام کریں پھر بارگاہِ رسالت میں سلام عرض کریں اس کے بعد سورۃُ الاخلاص شریف پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ! روزی میں بَرَکت اور گھریلو جھگڑوں سے بچت ہو گی، ☆اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن** ترجمہ: "ہم پر اور اللّٰہ کریم کے نیک بندوں پر سلام "تو فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔[1] یا اس طرح کہے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ** (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحِ مُبارَک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔[2] ☆جب کسی کے گھر میں داخل ہونا چاہیں تو اِس طرح کہئے: **اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم** کیا میں اندر آسکتی ہوں؟ ☆اگر داخلے کی اجازت نہ ملے تو بخوشی لوٹ جائیے ہو سکتا ہے کسی مجبوری کے تحت اجازت نہ دی ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفحات کی کتاب **"سنتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/ ۶۸۲

2 ۔۔۔ بہارِ شریعت، ۳/ ۴۵۳، حصہ: ۱۶

بیان:11 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

سُلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمعہ کے دن اور رات میں سو(100) مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے، اللہ پاک اُس کی سو(100) حاجتیں پوری فرمائے گا، ستّر(70) آخرت کی اور تیس(30) دُنیا کی اور اللہ کریم ایک فرشتہ مُقرّر فرمادے گا، جو اس دُرودِ پاک کو میری قبر میں یُوں پہنچائے گا، جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلاشُبہ میرا علم میرے وِصال کے بعد ویسا ہی ہو گا، جیسا میری حیات میں ہے۔[1]

تُو زندہ ہے واللہ تُو زندہ ہے واللہ
مِرے چشمِ عالَم سے چھپ جانے والے

(حدائقِ بخشش، ص۱۵۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی

1 ... جمع الجوامع، ۷/۱۹۹، حدیث: ۲۲۳۵۵

اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بیان سُنوں گی۔ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں،جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دُنیا سے بے پرواکر دیا

حضرت عامر بن رَبیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابیِ رسول تھے، جائیداد، مال و دولت اور عطیات و جاگیروں سے دُور رہنے والے تھے، غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے۔انہوں

2...معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث:۵۶۴۲

نے بڑی عزّت و کرامت کے ساتھ زندگی بسر کی اور سلامتی کے ساتھ اپنے رَبِّ کریم سے جا ملے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک عربی اُن کے پاس آیا تو اُنہوں نے اس کا اِکرام کیا اور اسے بہترین جگہ ٹھہرایا۔ پھر اس کی ضروریات کے مُتَعَلِّق رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ پھر ایک اور شخص نے ان کے پاس آکر کہا: میں نے حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرب کی بہترین زمین سے ایک حصّہ پیش کیا ہے اور ایسی ہی زمین کا ایک ٹکڑا آپ کو بھی پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ اور آپ کے بعد آپ کی اولاد کو کام آئے۔ حضرت عامِر بن رَبیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: مجھے تیری زمین کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ آج قرآنِ مجید کی ایسی آیت نازل ہوئی ہے جس نے ہمیں دُنیا سے غافل و بے پروا کر دیا ہے (وہ یہ ہے):

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ ۚ ① (پ۱۷، الانبیاء: ۱)

ترجَمۂ کنزُالایمان: لوگوں کا حساب نزدیک اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہیں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صحابیِ رسول، حضرت عامِر بن رَبیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی اس حکایت میں ہمارے لئے درس ہی درس ہے۔ پہلے تو اس بات پر غور کیجئے کہ جناب عامِر بن رَبیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابی ہیں، رَسُوْلُ الله صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تربیت یافتہ ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صحبت میں رہنے والے ہیں، کاشانۂ نبوت ان کا

---

1 ... حلیۃ الاولیاء، عامر بن ربیعۃ، ۱/ ۲۳۴، رقم: ۵۷۹

مکتب ہے، اب ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ نفس پر اعتماد کرتے اور بلا تکلّف زمین قبول فرما لیتے، لیکن آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ زمین کا ٹکڑا اس وجہ سے قبول نہ فرمایا کہ کہیں اس کی دیکھ بھال میں مصروف ہو کر میں بھی غفلت میں نہ پڑ جاؤں۔ کہیں اس کی مصروفیت مجھے یادِ آخرت سے غافل نہ کر دے، کہیں اس میں مشغولیت مجھے علمِ دین سے دُور نہ کر دے، بس اسی وجہ سے وہ اس زمین سے دست بردار ہو گئے۔ یہاں ہمارے لیے یہ درس ہے کہ حضرت عامر بن ربیعہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ صحابی ہونے کے باوجود ہر اس کام سے دُور رہنا چاہتے ہیں جس میں مصروفیت کی وجہ سے وہ آخرت سے غافل ہو جائیں تو ہم جو غفلت میں مبتلا ہیں بلکہ غفلت میں غرق ہو چکی ہیں، غفلت میں ڈوبی ہوئی ہیں، ہمیں ایسے کاموں سے بچنے کی کتنی ضرورت ہے جو ہمیں آخرت سے غافل کرنے والے ہوں۔

غفلت کی تعریف

غفلت کہتے کسے ہیں، آیئے سنتی ہیں: چنانچہ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب باطنی بیماریوں کی معلومات کے صفحہ نمبر 179 پر ہے: غفلت سے مراد وہ بُھول ہے جو انسان پر احتیاط کی کمی کے باعث طاری ہوتی ہے۔[1] فرائض، واجبات اور سنّتِ مُؤکّدہ کی ادائیگی میں غفلت ناجائز، حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا ہر اسلامی بہن کو اس سے بچنا لازم ہے۔

غفلت کے نقصانات

غفلت انسان کو بہت سے نقصانات سے دوچار کرتی ہے۔ ☆غفلت ہی وہ شے

1 . . . باطنی بیماریوں کی معلومات، ص۱۷۹

ہے **جو** انسان کو آخرت بھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو دُنیا میں غرق کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو قبر کی تیاری بُھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے** جو انسان کو موت سے بے پروا کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو میدانِ محشر کے ہولناک مراحل بُھلا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو حساب کتاب کی سختی سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو دین پر عمل سے دُور کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو شریعت کی پیروی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو اچھے بُرے کی تمیز سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کی نظروں میں غلط اور صحیح کا فرق مِٹا دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کی نظروں میں صرف دُنیا ہی کو سب کچھ دکھاتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** منافع کے بجائے نقصان کے سودے کرواتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو فرض نماز کی ادائیگی سے محروم کر دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو واجبات پورا کرنے سے روک دیتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** سنّتوں پر عمل میں رُکاوٹ بنتی ہے۔ ☆**غفلت ہی وہ شے ہے جو** انسان کو اس کے مقصدِ حقیقی سے ہٹا کر اسے خسارے میں مبتلا کر دیتی ہے۔ لہٰذا اس سے ضرور بالضرور ہوشیار رہنا چاہیے اور اس سے بچنے کی پوری کوشش کرنی چاہیے۔

غفلت سے بچنے کا قرآنی حکم

قرآنِ پاک میں بالکل واضح طور پر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ انسان غفلت میں مبتلا

نہیں ہونا چاہیے۔ چنانچہ پارہ 9 سورۃُ الاعراف آیت نمبر 205 میں فرمانِ خداوندی ہے:

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ﴿۲۰۵﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور غافلوں میں نہ ہونا۔

(پ ۹، الاعراف: ۲۰۵)

قرآنِ پاک میں ایک اور مقام پر غفلت سے دُور رہنے کی ترغیب کے ساتھ اس کے اسباب بھی بیان فرمائے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ کریم کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ ترجَمۂ کنزُالایمان: اے ایمان والو! تمہارے مال نہ تمہاری اولاد کوئی چیز تمہیں اللہ کے ذِکر سے غافِل نہ کرے۔

(پ ۲۸، المنافقون: ۹)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُبارَکہ کے تحت علّامہ خازن رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی تفسیرِ خازن میں لکھتے ہیں: اس آیتِ مُبارَکہ میں ایمان والوں کو نصیحت کی جارہی ہے کہ اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ پاک کے ذِکر سے غافل نہ کردے جیسا کہ انہوں نے منافقوں کو اللہ کے ذکر سے غافل کردیا۔[1]

غفلت کی حقیقت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں شک نہیں کہ اولاد اللہ پاک کی نعمت ہے، اس میں شک نہیں کہ رزقِ حلال بھی اللہ پاک کی نعمت ہے، اس میں بھی شک نہیں کہ عالیشان اور عمدہ مکان، دیگر آسائشیں اور جائز سہولیات سب اللہ پاک کی نعمتیں ہیں، جبکہ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اولاد کی تَربِیَت کرنا کارِ ثواب ہے۔ لیکن

1 ... تفسیر خازن، پ ۲۸، المنافقون، تحت الآیۃ: ۹، ۴/۲۹۴

اس طرح سے ان چیزوں میں مگن ہو جانا کہ آخرت تک یاد نہ رہے، اس طرح سے اولاد کو اہمیت دینا کہ ان کی خاطر فرائض و واجبات ترک ہونے لگیں، اس طرح سے آسائشیں جمع کرنے میں لگ جانا کہ ان میں مشغولیت دین اور شریعت سے دُور کر دے، اس طرح سے دُنیا بنانے کی فکر میں مبتلا ہو جانا کہ اسلامی احکامات کی پروانہ کی جائے، دَھن کی دُھن میں ایسی مصروفیت کہ موت اور اس کے بعد کے احوال کی یاد نہ آئے اسی کو غفلت کہتے ہیں۔ یہی غفلت کہلاتی ہے۔

ہم دُنیا میں کیوں آئیں؟

یاد رکھئے! ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ پیسے پر پیسہ رکھیں اور نوٹ پر نوٹ جوڑیں بلکہ دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ حلال مال میں سے اللہ کی راہ میں خوب خرچ کریں، ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ دُنیا کے معاملات سیکھیں اور دُنیا کے لیے تگ و دو کرتی کرتی موت کی دہلیز تک پہنچ جائیں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ دین سیکھیں، پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں سیکھیں اور ان پر عمل کر کے اپنی زندگی گل و گلزار بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بچوں کو انگریزی تعلیم دلائیں اور انہیں مغربی تہذیب کا دلدادہ بنائیں بلکہ اولاد کی نعمت اللہ پاک نے اس لیے دی ہے کہ اس کی بہترین اسلامی تَربِیَت کر کے اسے مُعاشَرے کا ایک بہترین فرد بنائیں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ اپنے بینک بیلنس میں اضافہ کریں بلکہ ہم دُنیا میں اس لیے آئیں ہیں کہ اپنی نیکیوں والے اعمال نامے میں اضافہ کریں۔ ہم دُنیا میں اس لیے نہیں آئیں کہ غفلت میں مبتلا ہو کر اپنے مقصدِ حیات کو بھول جائیں بلکہ دُنیا میں

ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ غفلت سے بچ کر صرف اور صرف اللہ پاک اور اس کے رسول، رسولِ مقبول صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رضا کے کاموں میں زندگی بسر کریں۔

موت آئے گی اچانک یاد رکھ!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی وقت ہے کہ خوابِ غفلت سے بیدار ہو جائیے، ابھی سے دین پر عمل کی تگ و دو میں لگ جائیے، یاد رکھئے! ہم نہیں جانتیں کہ ہماری موت کب آئے گی، ہم نہیں جانتیں کہ ہماری یہ چلتی سانسوں کی مالا کب بکھر جائے گی، یہ مت سوچئے کہ صرف بوڑھے مرتے ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو میں جوان ہوں تھوڑی بڑی ہوں گی تو دین پر عمل کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی تو زندگی کے کئی دن باقی ہیں، یہ مت سوچئے کہ ابھی تو موج مستی کے دن ہیں، بعد میں نماز روزے کی طرف مائل ہوں گی۔ یہ مت سوچئے کہ ابھی سے میں ان کاموں میں کیوں پڑوں ابھی تو موت بہت دُور ہے۔ یاد رکھئے! موت کی کوئی ضمانت نہیں، آج کا دن ہماری زندگی کا آخری دن ہو گا یا آنے والی رات ہماری زندگی کی آخری شب ہو گی، ہمیں کچھ پتہ نہیں، بلکہ ہمارے پاس تو اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ ایک کے بعد دوسرا سانس بھی لے پائیں گی یا نہیں؟ ممکن ہے جو سانس ہم لے رہی ہیں وہی آخری ہو، دوسرا سانس لینے کی نوبت ہی نہ آئے۔ آئے دن یہ خبریں ہمیں سُننے کو ملتی ہیں کہ فُلاں بالکل ٹھیک ٹھاک تھی، اسے بظاہر کوئی مَرض بھی نہ تھا، لیکن اچانک دِل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے چند ہی لمحوں میں موت کے گھاٹ اُتر گئی، فلاں تندرست تھی اچانک حادثہ ہوا اور وہ موت کے منہ میں چلی گئی۔

فلاں یوں اچانک چلی گئی اور فلاں یوں اچانک چلی گئی۔ آیئے! خود کو غفلت سے جگانے کیلئے 2 عبرت ناک واقعات سنتی ہیں، اے کاش! ہم گناہوں سے سچی پکّی توبہ کر کے نیکیوں میں مشغول ہو جائیں۔

(1) سیلاب میں غرق ہو گیا

منقول ہے ایک شخص نے سیلاب (Flood) آنے کی جگہ اپنا گھر بنا رکھا تھا۔ جب اس سے کہا گیا کہ یہ بہت خطرناک جگہ ہے یہاں سے ہٹ جاؤ۔ تو اس نے کہا: مجھے معلوم ہے کہ یہ جگہ خطرناک ہے لیکن اس کی خُوبصورتی و شادابی نے مجھے تعجب میں ڈال دیا ہے۔ اس سے کہا گیا کہ تمام رونقیں اور خُوبصورتیاں زندگی کے ساتھ ہیں، لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کر، اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈال۔ اُس نے کہا: میں یہ جگہ ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ پھر ایک رات حالتِ نیند میں اسے سیلاب نے آلیا اور وہ غرق ہو کر مر گیا۔[1]

(2) شادی کے ارمان خاک ہو گئے

فیصل آباد کے میڈیکل کالج کے فائنل ائیر (Final Year) کا ایک ذہین ترین طالبِ علم اپنے دوست کے ہمراہ پکنک منانے چلا۔ پکنک پوائنٹ پر پہنچ کر اُس کا دوست ندی میں تیرنے کیلئے اُترا مگر ڈُوبنے لگا، مستقبل کے ڈاکٹر نے اُس کو بچانے کی غرض سے جذبات میں آ کر پانی میں چھلانگ لگا دی، اب وہ تیرنا تو جانتا نہیں تھا لہٰذا خود بھی پھنس گیا۔ قسمت کی بات کہ اُس کا دوست تو جُوں تُوں کر کے نکلنے میں کامیاب ہو گیا مگر آہ! **مستقبل کا ڈاکٹر** بے چارہ ڈُوب کر موت کے گھاٹ اُتر گیا۔ کُہرام مچ گیا، ماں باپ کے

---

1 ۔۔۔ عیون الحکایات، الحکایۃ الثامنۃ بعد الخمسمائۃ، ص ۴۴۶

بڑھاپے کا سہارا پانی کی موجوں کی نذر ہو گیا، اس کے روشن مُستقبل سے مُتَعَلِّق ماں باپ کے سُہانے سپنے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے اور وہ بے چارہ ذہین طالبِ علم (Student) M.B.B.S کے فائنل امتحان کا رِزلٹ ہاتھ میں آنے سے قبل ہی قبر میں جا پہنچا۔

ملے خاک میں اہلِ شاں کیسے کیسے　　مکیں ہو گئے لا مکاں کیسے کیسے
ہوئے نامور بے نشاں کیسے کیسے　　زمیں کھا گئی نوجواں کیسے کیسے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے　　یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

موذی اَمراض کی تباہ کاریاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے اچانک موت آنے کے دو واقعات سنے ہیں، آج کل موذی اَمراض چلتے پھرتے انسانوں کو جس تیزی سے موت کے منہ میں دھکیل رہے ہیں اس میں بھی ہمارے لیے عبرت کا سامان ہے، اور جدید سائنس کی تمام تر کوششوں کے باوجود موذی اَمراض سے ہونے والی اَموات میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جارہا ہے، دُنیا بھر کے ممالک ان اَمراض کی لپیٹ میں ہیں، آیئے! ان جان لیوا بیماریوں میں مرنے والوں کی تعداد اور ان کی تباہ کاریاں ملاحظہ کیجئے، تاکہ ہماری غفلت کا پردہ چاک ہو جائے اور ہم اپنی موت سے پہلے پہلے آخرت کی تیاری کرنے والی بن جائیں۔ چنانچہ

ہیپاٹائٹس کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک ہیپاٹائٹس ہے، یہ ایک ایسی بیماری ہے جو جگر کو

اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اور آہستہ آہستہ انسان کو موت کے منہ کی طرف دھکیلنا شروع کر دیتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں ہونے والی اموات کی آٹھویں سب سے بڑی وجہ ہیپاٹائٹس ہے۔ اس بیماری کے باعث سالانہ تقریبا 1.4 ملین یعنی تقریباً 14 لاکھ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ کچھ عرصہ پہلے کی ایک رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں ہیپاٹائٹس کے پینتیس کروڑ مریض تھے ان مریضوں میں ڈیڑھ کروڑ پاکستانی بھی شامل تھے۔

کینسر کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک کینسر بھی ہے۔ اسے اپنی تباہ کاری کی وجہ سے "خاموش موت" بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ یہ انسان کو بڑی خاموشی اور تیزی سے موت کے منہ کی طرف لے جاتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک سال میں ایک کروڑ افراد کینسر کی وجہ سے جان کی بازی ہار گئے۔ ایک جائزے کے مطابق سال 2017 میں کینسر موت کی دوسری سب سے بڑی وجہ تھا۔ اُس وقت دُنیا میں ایک تہائی اموات کینسر سے ہوئیں۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق 21 ویں صدی میں اموات کی سب سے بڑی وجہ کینسر ہو سکتی ہے۔ 2018 میں کینسر سے ہونے والی اَموات میں ایشیا پہلے نمبر پر رہا۔

ٹی بی کی تباہ کاریاں

ان موذی اَمراض میں سے ایک ٹی بی بھی ہے۔ اس کو اگرچہ خطرناک نہیں سمجھا جاتا لیکن یہ بھی ایسی بیماری ہے جو موت کا شکار بنا سکتی ہے۔ صرف ہمارے مُلکِ

پاکستان میں 9 لاکھ سے زائد افراد ٹی بی کا شکار ہیں اور دُنیا بھر میں ہونے والی اموات میں سے 5 فیصد اموات کی وجہ ٹی بی ہوتی ہے۔

ہارٹ اٹیک کی تباہ کاریاں

ان جان لیوا اَمراض میں سے ایک ہارٹ اٹیک بھی ہے، پاکستان میں ہونے والی اَموات میں سے 35 فیصد سے زائد کی وجہ ہارٹ اٹیک ہے۔عالمی ادارۂ صحت کی رپورٹ کے مطابق دُنیا بھر میں سالانہ ایک کروڑ 70 لاکھ افراد عارضۂ قلب میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلے جاتے ہیں۔

بلڈ پریشر کی تباہ کاریاں

ان مُوذی بیماریوں میں سے ایک ہائی بلڈ پریشر (High Blood Pressure) بھی ہے۔ایک وقت تھا جب یہ مرض صرف زیادہ عمر کے افراد تک محدود تھا مگر اب یہ مرض اس قدر عام ہو چکا ہے کہ اب 6 سال کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں رہے۔اسے خاموش قاتل (Silent Killer) بھی کہا جاتا ہے۔ 30 سے 40 سال کی عمر میں ہونے والی اَموات کی ایک بڑی وجہ ہائی بلڈ پریشر بھی ہے۔

دمہ کی تباہ کاریاں

ان بیماریوں میں سے ایک دمہ بھی ہے۔ایک تحقیق کے مطابق پاکستان میں 7 فی صد آبادی اس مرض میں مبتلا ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کے مطابق دُنیا بھر میں تقریباً 23 کروڑ افراد دمہ کے مریض ہیں اور تقریباً اڑھائی لاکھ انسان اس مرض سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

روڈ ایکسڈنٹ کی تباہ کاریاں

روڈ ایکسیڈنٹ بھی دُنیا میں موت کی ایک بڑی وجہ ہے۔ صرف شہر کراچی میں سالانہ 26 ہزار چھوٹے بڑے حادثات رپورٹ ہوتے ہیں۔ اور جو رپورٹ نہیں ہوتے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔ سال 2012 میں روڈ ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ہلاکتوں کی کل تعداد 10 لاکھ 20 ہزار تھی اور سال 2016 میں یہ تعداد بڑھ کر 13 لاکھ 35 ہزار تک پہنچ گئی۔ رواں برس مزید 15 ہزار کا اضافہ ہو کر یہ تعداد ساڑھے 13 لاکھ ہو گئی، جبکہ زخمیوں کی تعداد 5 کروڑ سے زائد ہے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ان موذی اَمراض سے ہونے والی تباہ کاریوں کے اعداد و شمار ہماری آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہیں۔ ان میں سے بعض اَمراض تو ایسے ہیں جو جب تک اپنی آخری اسٹیج تک نہیں پہنچتے مریض کو پتہ ہی نہیں چلتا، اور اس وقت سوائے ندامت، افسوس، بے بسی، بے کسی اور ڈاکٹروں کی تسلیوں اور گھر والوں کی حسرت بھری نگاہوں کے کچھ نظر نہیں آتا۔ آیئے! ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ یا اللہ پاک ہمیں ان تمام موذی اَمراض سے ہمیشہ کے لیے محفوظ فرما، ہماری غفلت کے پردوں کو بھی چاک فرما اور ہمیں جلد از جلد نیک بننے کی توفیق عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک کام اور ہماری غفلتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی کا

ایک ایک لمحہ بڑا قیمتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ ہر ہر لمحہ ہمارے لیے اللہ پاک کی طرف سے نعمت بھی ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری زندگی ہر آن تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا ثبوت دیتے ہوئے اِس فانی دُنیا کے دھوکے میں مبتلا ہو کر سونے (Gold) اور جَوَاہِرات سے زیادہ قیمتی لمحات کی ناقدری کرنے کے بجائے تقویٰ و پرہیز گاری اپنائیے، اپنے شب و روز فُضُولیات اور دُنیوی عَیش کوشیوں میں برباد مت کیجئے، شریعت نے جن کاموں کا حُکم دیا ہے ان کی ادائیگی میں سُستی نہ کیجئے اور جن سے منع کیا ہے اُن سے رُکنے میں لمحہ بھر بھی تاخیر نہ کیجئے۔ ہمیں بہت سے ایسے کاموں کا حکم دیا گیا ہے جو ہماری دُنیا و آخرت کے لیے بہترین سرمایہ ثابت ہوسکتے ہیں مگر افسوس کہ ہماری سستیاں ہی ختم نہیں ہوتیں۔ آیئے! چند ایک ایسے کام سنتی ہیں۔

نماز کے فائدے اور ہماری غفلتیں

ہمیں قرآن واحادیث میں نماز کا حکم دیا گیا ہے مگر ہم غَفلت کے سبب نماز نہیں پڑھتیں حالانکہ نماز حُقوقُ اللہ میں سے اِنتہائی اَہم فریضہ ہے اور دین کے بنیادی کاموں میں سے ایک نماز ہے۔ پانچ ارکانِ اسلام میں ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض نماز ہی ہے۔ آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تصنیف فیضانِ نماز سے نماز کے 25 فضائل سنتی ہیں،

نماز کے 25 فضائل

☆ نماز اللہ پاک کی خُوش نودی کا سبب ہے[1] ☆ نماز میٹھے مصطفٰے، مکی مَدَنی

[1]... تنبیه الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ١٥٠

آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے[1] ☆نماز انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنّت ہے ☆نماز اندھیری قبر کا چراغ ہے[2] ☆نماز عذابِ قبر سے بچاتی ہے[3] ☆نماز قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے ☆نماز پُل صراط کے لیے آسانی ہے[4] ☆نماز نور ہے[5] ☆نماز جنّت کی کنجی ہے[6] ☆نماز جہنّم کے عذاب سے بچاتی ہے ☆نماز سے رحمت نازل ہوتی ہے ☆اللہ پاک بروزِ قیامت نمازی سے راضی ہوگا ☆نماز دین کا ستون ہے[7] ☆نماز سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں[8] ☆نماز دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے ☆نماز بیماریوں سے بچاتی ہے ☆نماز سے بدن کو راحت ملتی ہے ☆نماز سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے ☆نماز بے حیائی اور بُرے کاموں سے بچاتی ہے ☆نماز شیطان کو ناپسند ہے ☆نماز قبر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے ☆نماز نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنادیتی ہے[9] ☆نماز مومن کی معراج ہے[10] ☆نماز کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے[1] ☆نمازی کے لیے سب

---

1 . . . سننِ کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب حب النساء، ۵/۲۸۰، حدیث:۸۸۸۸ ماخوذا

2 . . . تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذا

3 . . . احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت و مابعدہ، الباب السابع فی حقیقت الموت۔۔۔الخ، ۵/۲۵۹ ملخصا

4 . . . تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱

5 . . . مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۴

6 . . . مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/۱۰۳، حدیث: ۱۴۶۶۸

7 . . . شعب الایمان، باب فی الصلوات، ۳/۳۹، حدیث: ۲۸۰۷

8 . . . معجم کبیر، ۶/۲۵۰، حدیث ۶۱۲۵ ماخوذا

9 . . . تنبیہ الغافلین باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱ ماخوذا

10 . . . مرآۃ المناجیح، ۲/۶۲

سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار ہو گا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! نماز کے کتنے فائدے ہیں۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ پانچوں نمازیں ان کے اوقات میں پابندی سے ادا کیا کریں۔ اللہ پاک ہمیں پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زکوٰۃ اور ہماری غفلتیں

شریعت نے ہمیں صاحبِ نصاب ہونے کی صورت میں پورے سال میں ایک مرتبہ اپنے مال میں سے صرف اڑھائی فیصد زکوٰۃ نکالنے کا حکم دیا ہے ہم صرف مال جمع کرنے میں تو مشغول ہیں مگر اس کا حق ادا کرنے سے غافل ہیں حالانکہ زکوٰۃ دینے سے مال میں برکت ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے گھر میں امن وسکون ہوتا ہے، زکوۃ دینے والی پر رحمتِ الٰہی کی چھما چھم برسات ہوتی ہے، زکوٰۃ دینے سے مصیبتیں دُور ہوتی ہیں جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دے گا تو بے شک اللہ پاک اس سے اس کے مال کے شر کو دُور کر دے گا۔[2]

تقویٰ اور ہماری غفلتیں

شریعت ہمیں تقویٰ و پرہیز گاری اپنانے کا حکم دیتی ہے، افسوس! کہ ہم اس بہترین خصلت سے محروم ہیں، جب کسی کے سینے میں تقویٰ و پرہیز گاری کی شمع روشن ہو جاتی ہے تو اگرچہ وہ کوئی سیاہ فام ہی کیوں نہ ہو اس کے تو وارے ہی نیارے ہو جاتے ہیں، جس

1... تنبیہ الغافلین، باب الصلوات الخمس، ص ۱۵۱

2... معجم اوسط، ۱/ ۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

خوش نصیب کے دل میں تقویٰ کا نور پیدا ہو جائے نیکیاں کرنا اور گناہوں سے بچنا اس کے لیے آسان ہو جاتا ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: **علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ (یعنی پرہیز گاری) ہے۔** (1)

فرض حج اور ہماری غفلتیں

شریعتِ مطہرہ نے ہمیں استطاعت ہونے پر پوری زندگی میں صرف ایک فرض حج کرنے کا حکم دیا ہے، لیکن افسوس بہت سی اسلامی بہنیں کثیر مال و دولت رکھنے اور حج کی شرائط مکمل ہونے کے باوجود فرض حج کرنے سے محروم رہتی ہیں اور یوں بہانے بناتی نظر آتی ہیں کہ ابھی تو بچوں کی شادی کرنی ہے، ابھی تو مکان بھی بنوانا ہے ان سب معاملات سے فارغ ہو کر آرام سے حج بھی کر لیں گی۔ حالانکہ حج فرض ہونے پر بغیر عذرِ شرعی اس میں تاخیر کرنا گناہ ہے۔ جو اسلامی بہنیں بلاوجہ حج کرنے میں سستی کرتی رہتی ہیں انہیں چاہیے اس حدیثِ پاک سے عبرت حاصل کریں، چنانچہ رسولِ کریم، نبیِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: **جو شخص (استطاعت ہونے کے باوجود) فرض حج نہ کرے اور مر جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر۔** (2)

سنّتوں بھرے کام اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعت کے تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ ہم سنّتوں کے

1 ... معجم اوسط، ۳/۹۲، حدیث: ۳۹۶۰

2 ... المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الحج، باب فی الرجل یموت ولم یحج ... الخ، ۸/۴۵۷، حدیث: ۱۴۶۶۵ ملتقطا

مطابق زندگی بسر کرنے والی بنیں۔ ہمارا اٹھنا، بیٹھنا، چلنا، پھرنا، دیکھنا، سننا، بولنا، کھانا، پینا، پہننا، سونا، جاگنا، گھر بسانا، اندازِ مُعاشَرَت، نظامِ تَرْبِیَت، تعلیم و تعلم، رہن سہن، چال چلن، عادات اطوار اَلْغَرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو۔ ہم گفتگو کریں تو سنّت کے مطابق، بیٹھیں تو سنّت کے مطابق، چلیں تو سنّت کے مطابق، دیکھیں تو سنّت کے مطابق، ملاقات کریں تو سنّت کے مطابق، کھائیں تو سنّت کے مطابق، کچھ پئیں تو سنّت کے مطابق، ہم سوئیں تو سنّت کے مطابق، عبادت کریں تو سنّت کے مطابق، پہنیں تو سنّت کے مطابق، پڑھیں تو وہی علم جو ہمیں سنّت کے قریب کردے، اَلْغَرَض! ہمارا ہر ایک کام سنّت کے مطابق ہو مگر افسوس کہ ہم سنّتوں سے بہت دُور ہیں۔ جدید تہذیب نے ہمیں کئی سنّتوں پر عمل سے غافل کر دیا ہے، حالانکہ ایک مسلمان کو سنّتوں پر عمل کا شیدائی ہونا چاہیے۔ تاجدارِ انبیا، رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

حُقُوقُ العباد اور ہماری غفلتیں

اسی طرح شریعتِ مطہرہ ہمیں حُقُوقُ العباد ادا کرنے کی تاکید کرتی ہے۔ مگر افسوس اس سے بھی ایک تعداد ہے جو غافل نظر آتی ہے۔ حُقُوقُ العباد سے غفلت برتنے کا ہی نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بدامنی و بے چینی عام ہے، بے سکونی کی فضا نے چین کی نیند سے محروم کر رکھا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ ہے کہ آج ایک تعداد ہے

1 . . . مشکاة، کتاب الایمان، باب الاعتصام...الخ، ۱/۵۵، حدیث:۱۷۵

جو اپنے تو تمام تر حُقوق چاہتی ہے لیکن دوسروں کے حُقوق ادا کرنے سے گریز کرتی نظر آتی ہے۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ گھریلو زندگی میں بے چینی اور بد امنی کی فضا قائم ہوتی جارہی ہے۔ دوسروں کے حُقوق دبانے والیاں عبرت حاصل کریں کہ حضرت عبدُ اللہ بن اُنیس رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اللہ کریم قیامت کے دن ارشاد فرمائے گا کہ کوئی دوزخی دوزخ میں اور کوئی جنّتی جنّت میں داخل نہ ہو جب تک وہ حُقوق العباد کا بدلہ نہ ادا کر دے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہماری غفلتیں اور ہمارے اَسلاف

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غفلت کی نیند سے بیدار ہو جائیے، فکرِ آخرت پیدا کیجئے، اور مرنے سے پہلے موت کی تیاری کر لیجئے۔ ذرا سوچیں تو سہی کہ اگر ہم یونہی دُنیا کی رونقوں میں مست رہیں، مال و دولت اور جائیداد کو سنبھالتی رہیں اور یومِ حساب کو بھول کر دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھتی رہیں اور ایسے میں خدانخواستہ کسی مُہلک (یعنی ہلاک کر دینے والی) بیماری میں مبتلا ہو کر، یا کسی حادثے کا شکار ہو کر موت کے گھاٹ اتر گئیں تو پھر سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ افسوس! صد افسوس! آج ہماری حالت یہ ہے کہ ہم کچھ نہ کر کے بھی، غفلت میں مبتلا ہو کر بھی اس بات پر آس لگائی ہوئی ہیں کہ آخرت کے معاملات میں اللہ پاک فضل فرمائے گا، جو ہو گا دیکھا جائے گا، وغیرہ جبکہ اگر ہم اپنے اَسلاف کو دیکھیں تو ان کا یہ معمول تھا کہ وہ غفلت میں مبتلا نہیں ہوتے

---

1 ... تنبیہ المغترین، الباب الاوّل، خوفھم مما للعباد علیھم، ص ۵۸

تھے، وہ اپنی آخرت کو بھولتے نہیں تھے، نمازیں چھوڑنا تو دُور کی بات ہے وہ حضرات مستحبات تک کی پابندی کرتے تھے، حرام میں پڑنا تو دُور کی بات ہے وہ حضرات شُبہے والی چیزوں سے بچتے تھے، وہ دُنیا کی زندگی کو حقیقتاً آخرت کی کھیتی سمجھتے بھی تھے اور اس کھیتی میں آخرت کے لیے آبیاری بھی کرتے تھے، وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے مالک و مولیٰ کو یاد کرتے تھے، دن ہو یا رات ہر وقت رَبِّ کریم کی یاد میں ڈوبے رہتے تھے، لیکن ان تمام کیفیات کے باوجود وہ یہی سمجھتے کہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی، ہم نے زندگی کے مقصد کو نہ پایا، ہم دُنیا کی مَحبَّت میں مبتلا رہے، ہم نے کچھ بھی نہ کیا۔

یعنی ہمارا حال یہ ہے کہ ہم غفلت میں زندگی گزار کر بھی یہ سمجھتی ہیں کہ بہت اچھی اور کامیاب زندگی گزاری ہے جبکہ ہمارے اَسلاف کامیاب اور عبادتوں بھری زندگی گزار کر بھی سمجھتے کہ ہم نے غفلت کی زندگی بسر کی ہے۔ آیئے! اسی خوابِ غفلت سے بیدار ہونے کے لیے اس بارے میں بُزرگوں کی کچھ حکایتیں سنتی ہیں:

سجدہ تو کیا مگر غفلت سے

چنانچہ حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت شیخ ابو علی دَقّاق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: ایک بہت بڑے ولیُّ اللہ سخت بیمار تھے میں ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوا، میں نے اُن کے اِرد گرد اُن کے شاگردوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا، وہ بُزرگ رو رہے تھے، میں نے عرض کی یا شیخ! کیا آپ دُنیا پر رو رہے ہیں؟ فرمایا: نہیں بلکہ نمازیں قضا ہونے پر رو رہا ہوں۔ میں نے کہا: آپ تو عبادت گزار شخص تھے پھر نمازیں کس طرح قضا ہوئیں؟ فرمایا: میں نے جب بھی سجدہ کیا تو غفلت کے ساتھ اور جب

سجدے سے سر اُٹھایا تو غفلت کے ساتھ اور اب غفلت کی حالت میں مر رہا ہوں۔[1]

میں کیسے خُوش رہوں؟

انہی مُقدّس ہستیوں میں ایک حضرت عون بن عبدُ الله رَحۡمَةُاللهِ عَلَیۡه بھی ہیں، یہ تابعین کرام میں سے ہیں، آپ دل جمعی کے ساتھ عبادت کرنے والے، اپنے نفس پر گریہ کرنے والے، امیدوں کے دھوکے سے بچنے والے اور آخرت کے سفر کے لیے تیزی سے زادِ راہ اکٹھا کرنے والے بُزرگ تھے۔ مُتّقی اور پرہیز گار ہونے کے باوجود آپ فرماتے ہیں کہ افسوس! میں کتنی غفلت کرتا ہوں؟ حالانکہ مجھ سے حساب وکتاب میں ہرگز غفلت نہیں برتی جائے گی، میری زندگی کیوں کر خُوشگوار ہو سکتی ہے؟ حالانکہ میرے سامنے ایک کٹھن دن ہے، میں عمل میں چُستی کیوں اختیار نہیں کرتا، حالانکہ میں نہیں جانتا کہ میری موت کا وقت کیا ہے؟ میں دُنیا میں کیسے خُوش رہوں؟ حالانکہ مجھے یہاں ہمیشہ نہیں رہنا، میں اسے ترجیح کیوں دُوں؟ مجھ سے پہلے جس نے بھی دُنیا کو ترجیح دی دُنیا نے اسے نُقصان پہنچایا، میں اسے کیوں پسند کروں؟ یہ تو فنا ہو کر مٹ جائے گی، میں اس کی حرص کیوں رکھوں، کیونکہ میرا ٹھکانا تو کہیں اور ہے، میں اس (دُنیا کے چلے جانے) پر کیوں افسوس کروں؟ الله پاک کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے گناہوں کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سُلوک کیا جائے گا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو نیکیوں میں زندگی گزارتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں، اور اپنی

1 ۔۔۔ مکاشفة القلوب، الباب السادس فی الغفلة، ص ۲۲

2 ۔۔۔ حلیة الاولیاء، عون بن عبدالله، ۲۸۵/۴، رقم: ۵۵۹۳ بتصرف

غفلت کا خاتمہ کریں۔ غفلت کو ختم کرنے کے لیے چند کام بہت ضروری ہیں۔ ایک یہ کہ دُنیا کی مَحبَّت کو دل سے نکالیں۔ جب تک دُنیا کی مَحبَّت دل میں رہے گی غفلت کی چادر تنی رہے گی۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کی جائے۔ ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا چاہیے جو دُنیا کی مَحبَّت سے دُور ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول جہاں غفلتوں کا خاتمہ کرنے کا سبب بنتا ہے وہیں دُنیا کی مَحبَّت کو بھی دلوں سے ختم کرکے دین کی مَحبَّت، نماز روزے کی مَحبَّت اور اللہ و رسول کی مَحبَّت دل میں پیدا کرتا ہے۔ آپ بھی اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پڑوسی کے بارے میں نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"قیامت کا امتحان"** سے پڑوسی کے چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

پہلے دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے: (1) فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔[1] (2) فرمایا: جس نے اپنے پڑوسی کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے اللہ پاک کو اِیذا دی۔[2] ☆ "نُزہۃُ القاری" میں ہے: پڑوسی کون ہے اس کو ہر شخص اپنے عُرف اور

1۔۔۔ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حق الجوار، ۳/۳۷۹، حدیث: ۱۹۵۱

2۔۔۔الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترہیب من اذی الجار۔۔۔الخ، ۳/۲۴۱، حدیث: ۱۳

معاملے سے سمجھتا ہے۔[1] ☆امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: پڑوسی کے حُقوق میں سے یہ بھی ہے کہ اُسے سلام کرنے میں پہل کرے۔☆اُس سے طویل گفتگو نہ کرے، ☆اُس کے حالات کے بارے میں زیادہ پُوچھ گچھ نہ کرے۔☆وہ بیمار ہو تو اُس کی مزاج پُرسی کرے، ☆ مصیبت کے وَقت اُس کی غم خواری کرے اور اُس کا ساتھ دے۔☆خُوشی کے موقع پر اُسے مُبارَک باد دے اور اُس کے ساتھ خُوشی میں شرکت ظاہر کرے۔☆اُس کی لغزشوں سے درگزر کرے، ☆ چھت سے اس کے گھر میں نہ جھانکے، ☆ اُس کے گھر کا راستہ تنگ نہ کرے۔☆اُس کے عیبوں پر پردہ ڈالے، ☆اگر وہ کسی حادِثے یا تکلیف کا شکار ہو تو فوری طور پر اُس کی مدد کرے۔ ☆جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اُس کے گھر کی حفاظت سے غفلت نہ بَرتے۔☆اُس کے خلاف کوئی بات نہ سنے اور اُس کے اَہلِ خانہ سے نگاہوں کو نیچی رکھے۔☆اُسے جن دینی یا دُنیوی اُمور کا علم نہ ہو ان کے بارے میں اُس کی رہنمائی کرے۔[2]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

---

1 . . . نزہۃ القاری، ۵ / ۵۶۸

2 . . . احیاء العلوم، کتاب آداب الالفة . . . الخ، باب فی حق المسلم والرحم . . . الخ، ۲/ ۲۶۷ ملخصا

بیان:12 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار دُرودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافَحہ کروں گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نِیَّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم **"نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ"** مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی

1...القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2...معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے ہیں، ان معجزات کی تعداد بہت زیادہ ہے، یہاں تک کہ وہ معجزے جو دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو علیحدہ علیحدہ عطا ہوئے وہ سب بھی ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیئے گئے اور ان کے علاوہ بہت سے دوسرے معجزے بھی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا کئے گئے، پیارے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ان ہزارہا معجزات میں سے ایک بڑا ہی مشہور اور سب سے منفرد (Unique) معجزہ مِعْراج شریف ہے، سفرِ معراج سرکارِ عالی وقار، دو جہاں کے سردار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ عَظِیْمُ الشَّان معجزہ ہے کہ تاریخ میں اس کی مِثال نہیں ملتی، آج اسی کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ جس میں مختصر واقعۂ معراج اور اس کے نِکات سنیں گی اور آقا کریم، رسولِ عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس رات جن جن عذابات

کو ملاحظہ فرمایا ان کو بھی سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجّہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جیسا دور ویسا ہی معجزہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے سردار ہیں اور ہر نبی کا معجزہ اس کی نبوّت کی دلیل ہوا کرتا ہے، معجزہ ہی سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کی دلیل ہوتا ہے، اللہ پاک نے ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول اور اس کی اُمَّت کے عَقْل و فَہْم کے مُناسِب معجزات سے نوازا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لے کر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام تک جتنے انبیائے کرام تشریف لائے، اللہ کریم نے اُن نبیوں کو تقریباً اُن کے دَور کے مطابق معجزات عطا فرمائے۔ مثال کے طور پر حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے دَورِ نبوّت میں چُونکہ جادُو اور جادُوگروں کے کارنامے ترقّی کی اعلیٰ تَرین منزل پر پہنچے ہوئے تھے، اس لئے اللہ کریم نے آپ کو "یدِ بَیضا" اور "عَصا" کے معجزات عطا فرمائے۔[1] حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے زمانے میں عِلْمِ طِبّ اِنْتِہائی تَرقّی پر پہنچا ہوا تھا، ایسے ایسے حکیم تھے جو بڑے بڑے اَمراض کا بہترین علاج کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے مریض جلدی ٹھیک ہو جاتے تھے، لوگ اُن حکیموں سے بڑے متاثر ہو گئے تھے کہ بس یہی سب کچھ ہیں، لیکن اُن حکیموں کے پاس بھی مادر زاد (پیدائشی) اندھے کا

1 ... تفسیر کبیر، طٰہٰ، تحت الآیۃ: ۶۹، ۸/۷۴-۷۵ ملتقطا

علاج نہیں تھا، اُس دَور کے طبیبوں (ڈاکٹروں) کے پاس کوڑھ کے مرض کا علاج نہیں تھا اور ان کے پاس موت کا کوئی علاج نہیں تھا۔ ان تین چیزوں کے علاج سے وہ عاجز تھے، اس وقت اللہ کریم نے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا اور انہیں جو معجزات عطا فرمائے ان میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام پیدائشی اندھے کے لئے دعا فرماتے تو اللہ کریم اسے بینائی عطا فرما دیتا، حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کوڑھ کے مریض کے جسم پر ہاتھ پھیرتے تو شفا دینے والا ربِّ کریم اُسے بھی شفا عطا فرما دیتا اور حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی دی ہوئی طاقت سے مُردوں کو بھی زندہ فرمادیا۔

اسی طرح ہر نبی کو اُس دَور کے ماحول کے مُطابِق اور اس کی قَوم کے مِزاج اور طبیعت کے مُناسِب معجزات عطا ہوئے۔ پھر جب ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو وہ زبان و کلام کا دَور تھا، عرب کے لوگ بڑے فصیح و بلیغ (یعنی بڑی روانی کے ساتھ حسبِ موقع زبردست گفتگو کرنے والے) لوگ تھے اور اِنہیں اپنی زبان پر بڑا ناز تھا۔ لیکن جب اُن کے سامنے مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآنِ پاک کی آیات تلاوت فرمائیں، تو وہ لوگ حیران ہو گئے، قرآنِ پاک کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئے اور ماننے پر مجبور ہو گئے کہ یہ کسی بَشَر (یعنی انسان) کا کلام نہیں ہے۔ خود اللہ پاک نے اپنے حبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان میں ایسی فصاحت و بلاغت (یعنی خوش بیانی) رکھی کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

میں نِثار تیرے کلام پر، ملی یُوں تو کِس کو زَباں نہیں
وہ سُخن ہے جِس میں سُخن نہ ہو، وہ بَیاں ہے جس کا بَیاں نہیں

تِرے آگے یوں ہیں دَبے لچے، فُصحا عَرَب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منھ میں زَباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۰۷-۱۰۸)

ہر زمانہ میرے حضور کا ہے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! صرف عَربوں کا دَور ہی تو ہمارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دَور نہیں تھا بلکہ اب تو ہر آنے والا زمانہ میرے حضور کا زمانہ ہونا تھا اور اب اِس دور میں دُنیا نے ترقّی کرنی تھی، سائنس دانوں نے آنا تھا، مہینوں کے سفر گھنٹوں میں طے ہونے تھے، چاند اور مریخ تک رسائی کے دعوے ہونے تھے، دُور دُور کی چیزیں قریب قریب ہو جانی تھیں، ہو سکتا تھا کہ آج کا کوئی شخص یہ کہتا کہ اگر تمہارے نبی ہمارے بھی نبی ہیں، اِس دَور کے بھی نبی ہیں تو آج کی سائنس کے اعتبار سے ایسا کون سا معجزہ ہے؟ تو معراج کا معجزہ ایک ایسا جواب ہے جس کا جواب ساری دُنیا کی سائنس کے پاس بھی نہیں ہے۔ معراج کی رات ہی وہ عظیم رات ہے جس میں یہ معجزہ ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا ہوا اور اسی رات میں اللہ کریم نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے دِیدار سے مُشرّف فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عالَمِ بیداری میں سر کی آنکھوں سے اپنے رَبّ کا دیدار کیا، رات کے تھوڑے سے حصے میں ہمارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم زمینوں، آسمانوں، جنّت، دوزخ، عرشِ الٰہی سمیت لامکاں کی سیر کر کے آ گئے اور بتا دیا کہ سائنس کی بنائی ہوئی چیزوں کی رفتار ایک طرف اور مصطفٰے کریم، رسولِ

عظیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج پر جانے اور آنے کی رفتار ایک طرف۔

برادرِ اعلیٰ حضرت، مولانا حسن رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیا خوب فرماتے ہیں:

شبِ معراج وہ دَم بھر میں پلٹے لامکاں ہو کر
بہارِ ہَشت جنّت دیکھ کر ہَفت آسماں ہو کر
وہ جس رَہ سے گزرتے ہیں بسی رہتی ہے مُدّت تک
نصیب اس گھر کے جس گھر میں وہ ٹھہریں میہماں ہو کر

(ذوقِ نعت، ص١٢٩، ١٣٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! سفرِ معراج کے مُتَعلِّق قرآن کریم سے کچھ باتیں سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔

سفرِ معراج اور قرآن

اللہ کریم نے اپنے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس سفر کا تذکرہ قرآنِ کریم میں بڑی شان سے فرمایا ہے، رات کے تھوڑے سے حصے میں اتنے بڑے اور طویل سفر طے کروانے کی نسبت اپنی طرف فرمائی ہے، چنانچہ رَبِّ کریم کا ارشاد ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (پ١٥، بنی اسرائیل: ١)

ترجَمۂ کنزُ الایمان: پاکی ہے اُسے جو راتوں رات اپنے بندے کو لے گیا مسجدِ حرام (خانہ کعبہ) سے مسجدِ اقصا (بیت المقدس) تک

صَدرُ الافاضِل مُفتی محمد نعیمُ الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت

فرماتے ہیں: حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جَلِیْلُ الْقَدر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم اَجْمَعِیْن کا ماننا یہی ہے کہ مِعْراج شریف (خواب کے بجائے) جاگتی حالت میں جسم ورُوح دونوں کے ساتھ واقع ہوئی۔[1] اس آیتِ مُبارَکہ میں جس حِصّۂ مِعْراج کا بیان کیا گیا صِرْف وہی حِصّہ بھی بڑا ہی حیرت انگیز معجزہ ہے کیونکہ مسجدِ حرام اور مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان اچّھا خاصا فاصلہ تھا، لہٰذا کسی عام شَخْص کا مسجدِ حرام سے مسجدِ اَقْصٰی تک راتوں رات جا کر واپس آجانا تو بہت دُور کی بات ہے ایک رات میں صِرْف یک طَرفہ فاصلہ طے کرنا بھی مُمکن نہ تھا۔ جیسا کہ صاحبِ رُوحُ الْبَیَان حضرت علّامہ اِسْماعِیْل حَقّی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجدِ حرام و مسجدِ اَقْصٰی کے درمیان ایک مہینے سے بھی زِیادہ مَسافَت کا فاصلہ تھا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعہ معراج کیوں ہوا؟ اور اس میں کیا کیا واقعات پیش آئے؟ آیئے! مختصر اً سنتی ہیں: چنانچہ

مختصر واقعۂ معراج

جب سے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی نبوت ورِسالت کا اِعْلان فرمایا تھا اور خُدائے واحِد کی عِبادت کی طرف بُلانا شروع فرمایا تھا تب سے شرک وکفر میں مبتلا لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جان کے دشمن ہو گئے تھے۔ حالانکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارَک زندگی اُن کے سامنے تھی، جو شبنم سے زیادہ پاکیزہ، پھول سے زیادہ خُوشبودار، سورج سے زیادہ روشن اور ہر قسم کے عیب وبُرائی سے پاک تھی، اس

1... تفسیر خزائن العرفان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱ ملخصا

2... تفسیر روح البیان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱، ۱۰۴/۵

کے باوُجود وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانے لگے، نبوّت کی روشن نِشانیاں دیکھ کر جب لاجواب ہوجاتے اور کچھ بن نہ پڑتا تو انہیں جادوگر قرار دے دیتے۔ ظالموں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی راہ میں کانٹے بچھائے، پتھر بھی برسائے، تکالیف ومَصائِب کے پہاڑ توڑ ڈالے اور طعن وتشنیع کا بازار خُوب گرم کیا۔

بہر حال آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا اور پھر گیارہواں سال شروع ہوتا ہے، اس میں بھی طعن وتشنیع اور ظلم وسِتَم کا بازار اُسی طرح گرم ہے اور پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام تر رُکاوٹوں کے باوُجود حق کی سربلندی کے لئے مصروفِ عمل ہیں، کرتے کرتے رَجَب کا مُبارَک مہینا آجاتا ہے اور جب اس کی ستائیسویں شب ہوتی ہے تو اللہ پاک اپنے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وہ شَرَف عطا فرماتا ہے کہ نہ کسی کو ملا نہ ملے۔ ہمارے آقا، حبیبِ کبریا، معراج کے دُولہا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عظیم معجزہ عطا کیا گیا، تمام فِرِشتوں کے سردار حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں انتہائی تیز رفتار سُواری بُرّاق لے کر حاضر ہوئے، فرشتوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُولہا بنا دیا، نہایت احترام کے ساتھ بُراق پر سُوار کیا گیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آناً فاناً مَکّۂ مکرمہ سے بَیْتُ المقدس پہنچے، سارے نبیوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اِستقبال کیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سارے نبیوں کی اِمامت فرمائی، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمانوں کی سیر فرمائی اور ان کے عجائبات دیکھے، ہر آسمان پر مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اپنی زِیارت سے نوازا، پھر سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پہنچے اور اُس مقام پر پہنچے کہ جس سے آگے بڑھنے کی کسی کی مجال

نہیں، یہاں تک کہ اُس مقام پر حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بھی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معذرت کی، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس مقام پر پہنچے جہاں عقل کی بھی رسائی نہیں، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عظیمُ الشان انعامات و تجلیات سے نوازے گئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ابتداءً 50 نمازوں کا تحفہ اللہ پاک کی بارگاہ سے عطا ہوا جو تخفیف کے بعد پانچ نمازوں کی صورت میں ہم پر فرض کیا گیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے جنّت اور دوزخ کی سیر فرمائی، اُس رات آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کا خاص قُرب حاصل کیا، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سر کی آنکھوں سے خالق و مالکِ کائنات کا دِیدار کیا۔(1)

شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

ہیں صَف آرا سب حُور و مَلَک اور غِلماں خُلد سجاتے ہیں
اِک دھوم ہے عرشِ اعظم پر مہمان خدا کے آتے ہیں
ہے آج فلک روشن روشن، ہیں تارے بھی جگمگ جگمگ
محبوب خدا کے آتے ہیں محبوب خدا کے آتے ہیں
ہے خُوب فضا مہکی مہکی چلتی ہے ہوا ٹھنڈی ٹھنڈی
ہر سَمت سماں ہے نُورانی معراج کو دولہا جاتے ہیں
یہ عزّ و کمال اللہ اللہ! یہ اَوج و کمال اللہ اللہ
یہ حُسن و جمال اللہ اللہ! معراج کو دولہا جاتے ہیں

(وسائلِ بخشش مُرمَّم:۲۸۶،۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... تفسیر صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ:۱، ۵/ ۴۱۵،۴۱۶ ملتقطا

سفرِ معراج کیلئے بُرّاق بھیجنے میں حکمت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج کی رات کیا ہوا یہ ہم نے مختصراً سماعت کیا، آیئے! اب واقعۂ معراج میں ہونے والے مختلف واقعات اور ان کی کچھ حکمتیں بھی سنتی ہیں،

ابھی ہم نے سنا کہ معراج کی رات آقا عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں بُراق بھیجا گیا حالانکہ اللہ کریم قادرِ مطلق ہے، وہ براق کے بغیر بھی اپنے مَحْبُوب کو بُلا سکتا تھا مگر اس کام میں کئی حکمتیں تھیں، جن میں سے ایک حکمت یہ تھی کہ جب مُحِبّین اپنے محبوبوں کو بلاتے ہیں تو اُن کے لئے کوئی اعلیٰ قسم کی سُواری بھیجتے ہیں کیونکہ اِس میں اُن کی تعظیم ہوتی ہے تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام بھی رَبّ کے محبوب ہیں، لہٰذا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و تکریم کی خاطر آپ کی خدمت میں برّاق بھیجا گیا۔[1]

تین مقامات پر نماز

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پھر سَیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برّاق پر سُوار ہوئے اور بڑی شان سے بَیْتُ الْمقدس کی طرف روانہ ہوئے، دورانِ سفر ایک مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے طیبہ (مدینہ شریف) میں نماز پڑھی اور اسی

1 ... مدارج النبوۃ فارسی، ۱/۱۶۱

کی طرف آپ ہجرت فرمائیں گے، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے رحمتِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے طورِ سینا پر نماز پڑھی جہاں اللہ پاک نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو ہم کلامی کا شرف عطا فرمایا، پھر ایک اور مقام پر حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتر کر نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نماز ادا فرمائی، حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے پھر عرض کیا: آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو معلوم ہے کہ آپ نے کہاں نماز پڑھی؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بیتِ لحم میں نماز پڑھی جہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی تھی۔[1]

حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر

جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا گُزر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبرِ مُبارک کے پاس سے ہوا جو ریت کے سرخ ٹیلے کے پاس واقع ہے، تو آقا عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ **وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهٖ** یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حدیثِ پاک سے مَعْلُوم ہوا کہ نبیِ غیب داں، حضرت محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ بابرکات کو اللہ پاک نے وہ

1 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب الصلوۃ، باب فرض الصلوۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث: ۳۴۸ بتغیر قلیل

2 . . . مسلم، کتاب الفضائل، باب من فضائل موسی...الخ، ص ۹۹۴، حدیث: ۶۱۵۷

نگاہ عطا فرمائی ہے کہ جو زمین کے اندر کی کیفیت اور حالت کو دیکھتی اور جانتی ہے، ہم سب جانتے ہیں کہ قبر کافی گہری ہوتی ہے، قبر پر منوں مٹی ہوتی ہے لیکن آقا عَلَیْہِ السَّلَام قبر کے پاس سے گزر رہے ہیں، نگاہِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کمال دیکھئے کہ انتہائی تیز رفتار بُراق پر سوار ہیں، اس کے باوُجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ لیا اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اپنے مزار میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ بَیْتُ المقدس میں جہاں تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِستقبال کے لیے پہلے ہی سے مَوْجُود تھے، ان میں حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بھی مَوْجُود تھے اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب بُراق پر تشریف فرما ہو کر آسمانوں پر پہنچے، وہاں دیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ساتھ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے چھٹے آسمان پر ملاقات ہوئی، اس سے مَعْلُوم ہوا کہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو اللہ پاک نے ایسی طاقت عطا فرمائی ہے کہ نُوری بُراق بھی ان کی نَبوی طاقت کا مُقابلہ نہیں کر سکتا، نیز یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ اللہ پاک کے جملہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام بااختیار ہیں، اللہ پاک نے انہیں یہ اختیار دے رکھا ہے کہ وہ جب چاہیں جہاں چاہیں جاسکتے ہیں، جب دِیگر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طاقت کا یہ عالَم ہے تو ہمارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو تمام انبیاء کے بھی امام ہیں اور سب کے سردار بھی ہیں، ان کی طاقت و اختیار کا اندازہ کون کر سکتا ہے؟ اور آقا عَلَیْہِ السَّلَام کا یہ فرمانا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے، تو جس مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارَک سے قبر کے اندر کے حالات پوشیدہ نہیں، تو اُس مصطفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہِ مُبارَک

سے کائنات کی کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں، جو قبر کے اندر کے حالات جانتے ہیں وہ ہمارے دلوں کے حالات بھی جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آقا عَلَیْہِ السَّلَام بھی اپنی قبرِ مُنوّر میں حیات ہیں کیونکہ اگر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سینکڑوں سال پہلے اس دارِ فانی سے پردہ فرما کر اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں تو ہمارے آقا عَلَیْہِ السَّلَام تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بھی امام اور سردار ہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

مُلکِ کونین میں انبیا تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خُدا پر جلوس ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی

(حدائقِ بخشش، ص۱۳۸،۱۳۹)

بَیْتُ المقدس میں انبیا کی امامت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سَروَرِ کائنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس مُقدّس شہر میں تشریف لے آئے، جہاں مسجدِ اقصیٰ واقع ہے، شہر میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام اس کے بابِ یمانی سے داخِل ہوئے پھر مسجد کی جانِب چلے۔[1] آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بلند شان کو ظاہر کرنے کے لئے بَیْتُ المقدس میں تمام انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو جمع کیا گیا تھا[2] ان سب حضرات نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھ کر خُوش آمدید کہا اور نماز کے وقت سب نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو امامت کے لئے آگے کیا پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ

1 . . . السیرۃ الحلبیۃ، باب ذکر الاسراء والمعراج...الخ، ۱/۵۲۳ ملتقطا

2 . . . سنن کبری للنسائی، کتاب الصلاۃ، باب فرض الصلاۃ...الخ، ص ۸۱، حدیث:۴۴۸

السَّلام نے دستِ مُبارَک پکڑ کر آگے بڑھا دیا اور آپ عَلَیْہِ السَّلام نے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی امامت فرمائی۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُبْحٰنَ اللہ! کیا خُوب نماز ہو گی اور کیسا حَسِین منظر ہو گا کہ تمام انبیا اور رُسُل عَلَیْہِمُ السَّلام مقتدی ہیں۔ یقیناً کائنات میں ایسی نماز کبھی نہیں ہوئی، کیسا نرالا انداز تھا کہ اذان دینے والے سیّدُ الملائکہ حضرت جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام تھے، نماز پڑھنے والے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تھے اور نماز پڑھانے والے سیّدُ الانبیاء عَلَیْہِ السَّلام تھے، فلک نے ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا، بہر حال آج شبِ اسریٰ کے دُولہا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَوّل اور آخر ہونے کا راز بھی کُھل گیا، اِس راز سے پَردہ بھی اُٹھ گیا اور معنی بالکل سامنے آگئے، کیونکہ آج آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو کہ سب سے آخری رسول ہیں، پہلے کے انبیا اور رسولوں کی اِمامت فرمارہے ہیں۔ اسی راز کو بیان کرتے ہوئے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

نمازِ اَقصیٰ میں تھا یہی سِرّ عِیاں ہوں معنیِ اَوّل آخِر
کہ دَست بستہ ہیں پیچھے حاضِر جو سلطنت آگے کر گئے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ساتوں آسمانوں کا سفر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بَیْتُ المقدس کے ان نورانی اور رحمت

---

1 ... معجم اوسط، ۳/۶۵، حدیث: ۳۸۷۹

بھرے لمحات سے فارِغ ہو کر میٹھے میٹھے مصطفےٰ، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آسمان کی طرف سفر شروع فرمایا، آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا، پہلے آسمان پر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن کو سلام کیا، اُنہوں نے جواب دیا اور خُوش آمدید کہا، پھر آپ دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے، وہاں پر حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات ہوئی، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُنہیں سلام کیا، اُنہوں نے سلام کا جواب دیا پھر اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو خُوش آمدید کہا، پھر تیسرے آسمان پر گئے وہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چوتھے آسمان پر گئے وہاں حضرت اِدْرِیس عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر پانچویں آسمان پر گئے وہاں حضرت ہارون عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، پھر ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے ملاقات ہوئی، سب کو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سلام کیا اور سب انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے بڑے شاندار انداز میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا استقبال کیا۔ (1)

اللہ پاک کا دیدار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آسمانوں کی سیر کے بعد نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیداری کی حالت میں سر کی آنکھوں سے اپنے پیارے رَبّ کا دیدار کیا کہ پَردہ تھا نہ کوئی حجاب، زماں تھا نہ کوئی مکان، فِرِشتہ تھا نہ کوئی اِنسان، اور بے واسطہ کلام کا شَرَف بھی حاصِل کیا، یاد رہے کہ ساری کائنات کی ساری نعمتوں میں سب سے

1 ... بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب المعراج، ۲/۵۸۵، حدیث:۳۸۸۷ ملخصا

بڑی نعمت سر کی آنکھوں سے بیداری کی حالت میں اللہ پاک کا دیدار کرنا ہے، لیکن اللہ پاک نے کسی بھی نبی کو سر کی آنکھوں سے حالتِ بیداری میں اپنا دیدار عطا نہیں فرمایا، اور یہ سوال تو حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے مُبارَک لبوں پر بھی آگیا اور بارگاہِ الٰہی میں عَرض کی: "رَبِّ اَرِنِیْ، اے رَبّ میرے مجھے اپنا دیدار دِکھا!" رَبّ نے اِرشاد فرمایا: "لَنْ تَرٰىنِیْ تُو مجھے ہر گز نہ دیکھ سکے گا۔" مگر جب باری آئی اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی، جب باری آئی آمنہ کے لال کی، جب باری آئی محبوبِ ربِّ ذوالجلال کی، جب باری آئی نبیِ بے مثال کی، جب باری آئی اُمّت کے غمخوار کی، جب باری آئی سَروَرِ کائنات کی، جب باری آئی فخر مَوجُودات کی، جب باری آئی باعثِ تخلیقِ کائنات کی، جب باری آئی معلّمِ کائنات کی، جب باری آئی مقصودِ کائنات کی، جب باری آئی اصلِ کائنات کی، جب باری آئی روحِ کائنات کی، جب باری آئی جانِ کائنات کی، جب باری آئی منبعِ کمالات کی، جب باری آئی سیّدِ کون ومکاں کی، جب باری آئی سیّدِ اِنس وجاں کی، جب باری آئی صاحبِ قرآں کی، جب باری آئی مدینے کے سردار کی، جب باری آئی مکے کے تاجدار کی، جب باری آئی سیّدُ الانبیا کی، جب باری آئی حبیبِ خدا کی، جب باری آئی محمدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو خُود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو سواری کے ساتھ بھیج کر بڑے پروٹوکول (Protokol) کے ساتھ اپنے پیارے محبوب کو بلوایا اور اپنے دِیدار سے مُستَفِیض فرمایا، جبھی تو میرے امام اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کیا خُوب ارشاد فرمایا:

تَبَارَکَ اللہ شان تیری تجھی کو زیبا ہے بے نیازی

کہیں تو وہ جوشِ لَنْ تَرَانِیْ کہیں تقاضے وِصال کے تھے

(حدائقِ بخشش، ص۲۳۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مدنی ماحول سے وابستہ ہوجائیے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معراج شریف کی برکتوں سے مالا مال ہونے، نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرت سننے اور علمِ دین کی ضروری معلومات سیکھنے، نیکیوں پر استقامت پانے، پابندِ سنّت بننے کے لئے نیک اسلامی بہنوں کی صحبت اختیار کیجئے، کیونکہ نیکوں کی صحبت میں بیٹھنے سے گناہوں سے نفرت اور نیکیاں کرنے کا ذہن بنتا ہے۔ فی زمانہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمت سے کم نہیں، لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ ہم نیک بن کر ایمان کی حفاظت کرنے والی بن جائیں تو آج ہی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہو جائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سفرِ معراج کے مُتَعَلِّق سن رہی تھیں، یہ وہ حیرت انگیز سفر تھا کہ جسے سننے والے دَنگ رہ جاتے ہیں، عقل کو دولتِ کُل سمجھنے والیوں کے کفر و انکار میں اِضافہ ہوتا ہے، جبکہ عاشقانِ رسول اسلامی بہنوں کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔ جب واپسی کے بعد نبیِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اس سفر کے بارے میں لوگوں کو بتایا تو جو آپ کے دشمن تھے انہوں نے اس بات کا انکار کیا

اور پیارے آقا، عرش کی سیر کرنے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑایا، یہ ان لوگوں کا رَوَیَّہ تھا جو اسلام کے دشمن تھے، لیکن نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چاہنے والے جن میں حضرت صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ بھی شامل تھے انہوں نے جب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی معراج کا واقعہ سنا تو ان کا کیسا انداز تھا آیئے! سنتی ہیں: چنانچہ

صدیقِ اکبر کا اندازِ دلنشین

جب حضور نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کا مکمل واقعہ بیان فرمایا، مشرکین وغیرہ دوڑتے ہوئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے پاس پہنچے اور کہنے لگے: **هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعُمُ اَسْرٰى بِهِ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَس؟** یعنی کیا آپ اس بات کی تصدیق کرسکتے ہیں جو آپ کے دوست نے کہی ہے کہ انہوں نے راتوں رات مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ کی سیر کی؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: **اَوَ قَالَ ذٰلِكَ؟** کیا آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے واقعی یہ بیان فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: **لَئِنْ كَانَ قَالَ ذٰلِكَ لَقَدْ صَدَقَ** یعنی اگر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ ارشاد فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے اور میں ان کی اس بات کی بلا جھجک تصدیق کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا: **اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدَس وَجَاءَ قَبْلَ اَنْ يُصْبِحَ؟** یعنی کیا آپ اس حیران کن بات کی بھی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ آج رات بَیْتُ المقدس گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس بھی آگئے؟ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: **نَعَمْ! اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذٰلِكَ اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِیْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ** جی ہاں! میں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آسمانی خبروں کی بھی صبح وشام تصدیق کرتا

ہوں اور یقیناً وہ تو اس بات سے بھی زیادہ حیران کن اور تعجب والی بات ہے۔ لہٰذا اس واقعے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ صدیق مشہور ہو گئے۔ (1)

بَیْتُ المقدس اور تجارتی قافلوں کے احوال

لوگوں میں سے بعض ایسے بھی تھے جنہوں نے بَیْتُ المقدس کو دیکھا ہوا تھا اُنہوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بَیْتُ المقدس کی نِشانیاں دَرْیافت کیں۔ مکے مدینے کے تاجدار، دو عالَم کے مالِک و مختار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُس کی نِشانیاں بیان فرمانے لگے حتی کہ بعض باتوں میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شبہ ہوا تو بَیْتُ المقدس کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لا کر دارِ عقیل کے پاس رکھ دیا گیا اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے تمام نِشانیاں بیان فرما دیں۔ اس پر لوگ پُکار اٹھے: جہاں تک نِشانیوں کا تَعَلُّق ہے، خدا کی قسم! وہ بالکل دُرُست ہیں۔ (2)

بعض لوگوں نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے قافِلوں کے احوال بھی دَرْیافت کئے جو دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آ رہے تھے، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُنہیں قافِلوں کے مُتَعَلِّق بتایا اور ان کے آنے کے وقت اور مقام کے بارے میں بھی خبر دے دی۔ سب کچھ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرمان کے مطابق واقع ہوا، اِس پر بجائے اس کے کہ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نُبُوَّت و رِسالَت پر ایمان لاتے، اُلٹا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو گری کی تُہمت لگانے لگے۔ (مَعَاذَ اللّٰه) (3)

---

1 ... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب ذکر الاختلاف...الخ، ۴/۲۵، حدیث: ۴۵۱۵

2 ... مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الفضائل، باب ما اعطی الله...الخ، ۱۶/۴۴۳، حدیث: ۳۲۳۵۸ ملتقطا

3 ... خصائص الکبری، باب خصوصیته بالاسراء، ۱/۲۸۰-۲۹۴ ملخصا

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جانتے ہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے غیب دان آقا، جنابِ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے کس طرح غیب کی خبر دیتے ہوئے بَیْتُ المقدس کی نشانیاں بھی بتائیں اور دوسرے ملکوں سے تجارت کر کے واپس آنے والے قافلوں کے آنے کا وقت بھی بتادیا اور اُن کے مقام کی بھی خبر دے دی، یقیناً اللہ پاک نے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس رات خُصوصی عظمتوں سے نوازا، ہمیں چاہیے کہ ہم ہر دم نہ صرف حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں کاذکر کرتی رہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی سچی مَحبَّت کے اظہار کیلئے سنّتوں پر خُوب خُوب عمل، گناہوں سے نفرت اور نیک اعمال کی کثرت کرتی ہوئی اپنی بقیہ زندگی بسر کریں۔ یاد رہے! معراج کی رات پیارے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنّت میں جہاں مطیع وفرمانبردار بندوں پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ کا مُشَاہدہ فرمایا وہیں جہنّم میں نافرمانوں کو قہرِ الٰہی میں گرِفتار بھی دیکھا، جو اپنے گناہوں کے سبب انتہائی دردناک عذابات میں مبتلا تھے، آیئے! عبرت کیلئے ان میں سے چند عذابوں کے مُتعَلّق سنتی ہیں، چنانچہ

اپنا ہی گوشت کھانے والے لوگ

مِعْراج کی رات نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا گزر کچھ ایسے لوگوں پر ہوا جن پر کچھ اَفراد مُقرّر تھے، اِن میں سے بعض افراد نے اُن لوگوں کے جبڑے کھول رکھے تھے اور بعض دوسرے اَفراد اُن کا گوشت کاٹتے اور خون کے ساتھ ہی اُن کے منہ میں دھکیل

دیتے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگوں کی غیبتیں اور اُن کی عیب جوئی کرنے والے ہیں۔[1]

پیٹوں میں سانپ

سَرْوَرِ ذِیشان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: معراج کی رات میں کچھ لوگوں کے پاس آیا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور ان کے اندر سانپ باہر سے نظر آرہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ کہا: یہ سُود خور ہیں۔[2]

سر کچلے جانے کا عذاب

معراج کی رات آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسے لوگوں کے پاس تشریف لائے جن کے سر پتھروں سے کچلے جارہے تھے، ہر بار کچلے جانے کے بعد وہ پہلے کی طرح درست ہو جاتے تھے اور (دوبارہ کچل دیئے جاتے)، اس مُعاملے میں ان سے کوئی سُستی نہ برتی جاتی تھی۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دَرْیافت فرمایا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جن کے سر نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے۔[3]

آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے لوگ

مِعْراج کی شب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوزخ میں کچھ ایسے لوگ بھی

1...مسند حارث، کتاب الایمان، باب ماجاء فی الاسراء، ۱/۱۷۲، حدیث:۲۷

2...ابن ماجة، کتاب التجارات، باب التغلیظ فی الربا، ۳/۷۱، حدیث:۲۲۷۳

3...مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منه فی الاسراء، ۱/۲۳۶، حدیث:۲۳۵

دیکھے جو آگ کی شاخوں سے لٹکے ہوئے تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دَرْیافت فرمایا: اے جبریل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں اپنے والِدَین کو گالیاں دیتے تھے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے جہنّم میں جن لوگوں کو مبتلائے عذاب دیکھا ان میں غیبت کرنے والے، سود کھانے والے، بے نمازی اور والدین کو گالیاں دینے والے بھی شامل تھے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ آج سچے دل سے گناہوں سے توبہ کرلیں، موت کی تیاری کریں، ہم نہیں جانتیں کہ ہمارے بارے میں کیا فیصلہ ہوچکا ہے؟ اللہ پاک ہمیں عافیت عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ معراج کی رات نبیِ کریم عَلَیْہِ السَّلَام ایک مقام پر تشریف لائے جسے مُسْتَوٰی کہا جاتا ہے، یہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قلموں کی چرچراہٹ سماعت فرمائی۔ (2) یہ وہ قلم تھے جن سے فِرِشتے روزانہ کے اَحکامِ الٰہیہ لکھتے ہیں اور لوحِ محفوظ سے ایک سال کے واقعات الگ الگ صحیفوں میں نقل کرتے ہیں اور پھر یہ صحیفے شعبان کی پندرہویں (15 ویں) شب متعلقہ حُکّام فِرِشتوں کے حوالے کر دیئے جاتے ہیں۔ (3)

شعبانُ المعظم سے خاص محبّت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! نامۂ اعمال کی تبدیلی کے لحاظ سے ماہِ شعبانُ المعظم بڑی اہمیّت کا حامل ہے اور عن قریب یہ اسلامی مہینا یعنی ”شعبانُ المعظّم“ آنے

1. ...الزواجر، کتاب النفقات علی الزوجات...الخ، الکبیرۃ الثانیۃ بعد الثلا ثمائۃ، ۲/ ۱۳۹
2. ...بخاری، کتاب الصلاۃ، باب کیف فرضت...الخ، ۱/ ۱۴۱، حدیث: ۳۴۹
3. ...مرآۃ المناجیح، ۸/ ۱۵۵ بتغیر قلیل

کو ہے، ہمیں چاہئے کہ فرائض و واجبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ماہِ شعبانُ المعظّم میں نفل نمازوں اور نفل روزوں کا بھی خُوب خُوب اہتمام کیا کریں، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہِ مُبارَک کو اپنی طرف منسوب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: شَعْبَانُ شَهْرِیْ وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰه یعنی شعبان میرا مہینا ہے اور رمضان اللہ پاک کا مہینا ہے۔ (1)

شعبان کے روزوں کی فضیلت

ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شعبانُ المعظّم کے نفل روزوں کو رمضانُ المُبارَک کے فرض روزوں کے بعد سب سے افضل قرار دیا۔ اس مہینے میں بندوں کے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ میں بھی پہنچائے جاتے ہیں اس لئے اُمت کو روزوں کی ترغیب دینے کے لئے آپ نے اس مہینے میں خود بھی کثرت سے روزے رکھے۔ آیئے! شَعبانُ المعظم کے روزوں کی فضیلت کے مُتَعَلِّق تین (3) فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ چُنانچہ

1. نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سُوال کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔ (2)
2. اُمُّ الْمُومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حُضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پُورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے، تو میں نے عرض

1... جامع صغیر، ص ۳۰۱، حدیث: ۴۸۸۹

2... شعب الایمان، باب الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۱۹

کی: کیا سب مہینوں میں آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ شعبان کے روزے رکھنا ہے؟ تو ارشاد فرمایا: ہاں! اللہ کریم اِس سال مرنے والی ہر جان کو لکھ دیتا ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ میرا وقتِ رُخصت آئے اور میں روزہ دار ہوں۔(1)

3. ارشاد فرمایا: رجَب اور رَمَضان کے بیچ میں یہ مہینا ہے، لوگ اِس سے غافِل ہیں۔ اس میں لوگوں کے اَعمال اللہ پاک کی طرف اُٹھائے جاتے ہیں اور مجھے یہ محبوب ہے کہ میرا عمل اِس حال میں اُٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے کہ ہمارے بخشے بخشائے آقا، بلکہ ہماری بخشش کروانے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت کا عالم تو یہ تھا کہ آپ اس ماہِ مُقدَّس میں دیگر مہینوں کے مقابلے میں نفلی عبادات کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے اور ایک ہم ہیں کہ ہماری زندگی میں نہ جانے کتنی بار شعبانُ المعظم کا ماہِ مُبارَک تشریف لایا اور بخشش و مغفرت کے پروانے تقسیم کرتا ہوا رخصت ہو گیا، مگر بدقسمتی سے ہم اس ماہِ مُبارَک میں اپنے گُناہوں سے توبہ کرنے، آئندہ گُناہوں سے بچنے کا پکا اِرادہ کرنے، فرض نمازوں کا اہتمام کرنے، صدقہ و خیرات کرنے، تلاوتِ قرآنِ کریم، ذِکر و دُرود، روزوں اور دیگر نفلی عبادت کی کثرت کرنے اور اپنے رَبّ کو راضی کرنے میں ناکام ہی رہیں۔ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خُوشنودی حاصل کرنے، دُنیا و آخرت میں کامیابی و نجات پانے کیلئے ہمیں خوب خوب عبادت کرنی چاہئے، ماہِ رجب اور ماہِ شعبان کے نفل روزوں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے، شَعبانُ المعظم کے پورے مہینے اور

1... مسند ابی یعلی، مسند عائشه، ۴/۲۷۷، حدیث: ۴۸۹۰

2... شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/۳۷۷، حدیث: ۳۸۲۰

بالخُصُوص 15 شعبان کو عبادت واِستغفار کی خوب کثرت کرنی چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ پاک سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کیلئے دُعائیں بھی مانگتے رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صِلۂ رحمی کے نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے صِلۂ رحمی کے بارے میں چند نِکات سُننے کی سعادت حاصِل کرتی ہیں۔

پہلے دو(2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) ہر حُسنِ سُلوک صَدَقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) جس نے والدین سے حُسنِ سُلوک کیا اُسے مُبارَک ہو کہ اللہ پاک نے اُس کی عُمر بڑھادی۔[2] ☆صِلۂ رحم واجِب ہے اور قطعِ رحم حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[3] ☆رشتے داروں کے ساتھ اچّھا سُلوک اِسی کا نام نہیں کہ وہ سُلوک کرے تو تم بھی کرو، یہ چیز تو حقیقت میں مُکافاۃ یعنی اَدلا بدلا کرنا ہے کہ اُس نے تمہارے پاس چیز بھیج دی تم نے اُس کے پاس بھیج دی، وہ تمہارے یہاں آئی تم اس کے پاس چلی گئیں۔ حقیقتاً صِلۂ رحمی یہ ہے کہ وہ کاٹے اور تم جوڑو، وہ تم سے جُدا ہونا چاہتی ہے اور تم اُس کے ساتھ رشتے کے حُقُوق کی رعایت و لحاظ کرو۔[4] ☆صِلۂ رحمی کی مُختلِف صورتیں ہیں، اُن کو ہَدِیَّہ و تحفہ دینا اور اگر اُنہیں

1 ... مجمع الزوائد، کتاب الزکوٰۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2 ... مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بر والدیہ... الخ، ۵/۲۱۳، حدیث: ۷۳۳۹

3 ... بہارِ شریعت، ۳/۵۵۸، حصہ: ۱۶

4 ... ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۷۸

کسی بات میں تمہاری اِمداد درکار ہو تو اِس کام میں اُن کی مدد کرنا، اُنہیں سلام کرنا، اُن کی ملاقات کو جانا، اُن کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، اُن سے بات چیت کرنا، اُن کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔ ☆محارم رشتے داروں سے ناغہ دے کر ملتی رہے یعنی ایک دن ملنے کو جائے دوسرے دن نہ جائے کہ اِس طرح کرنے سے مَحَبَّت واُلفت زیادہ ہوتی ہے، بلکہ قَرابَت داروں سے جُمعہ جُمعہ ملتی رہے یا مہینے میں ایک بار۔ ☆حق اور جائز باتوں میں قبیلے اور خاندان والوں کو مُتَّحِد ہونا چاہیے یعنی اگر رشتے دار حق پر ہوں تو دوسروں سے مقابلہ اور اِظہارِ حق میں سب مُتَّحِد ہو کر کام کریں۔ ☆رشتے دار حاجت پیش کرے تو ردّ کر دینا گناہ ہے، جب اپنا کوئی رشتے دار کوئی حاجت پیش کرے تو اُس کی حاجت روائی کرے، اس کو رَد کر دینا رِشتہ توڑنا ہے۔[1]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، **بہارِ شریعت** حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفَحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدِیّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . کتاب الدرر الحکام، ۱/۳۲۳

بیان:14 ہر مُبلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰه

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ایک مرتبہ خلیفہ ہارون رشید رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیمار ہو گئے، بہت علاج کروایا مگر شِفا نہ مل سکی، اسی حالت میں چھ مہینے گزر گئے۔ ایک دن انہیں پتا چلا کہ حضرت شیخ شبلی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ان کے محل کے پاس سے گزر رہے ہیں، تو انہوں نے انہیں اپنے پاس تشریف لانے کی درخواست کی۔ جب حضرت شیخ شبلی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: فکر نہ کرو اللہ پاک کی رحمت سے آج ہی آرام آجائے گا۔ پھر آپ نے دُرُودِ پاک پڑھ کر بادشاہ کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو وہ اُسی وقت صحت مند اور تندرست ہو گئے۔ (1)

ہر دَرد کی دوا ہے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّد
تعویذِ ہر بلا ہے صَلِّ عَلٰى مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم "نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ" مسلمان کی

1 . . . راحت القلوب (فارسی)، ص ۵۰

نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ کریم کا بے حد کرم ہے کہ عن قریب شبِ بَراءَت آنے کو ہے، ☆شبِ براءَت بڑی عظمتوں اور رفعتوں والی رات ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم خُوب کرم کی بارشیں نازل فرماتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم گناہوں کو مٹا دیتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم رحمتوں کی بارشیں

1... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

نازل فرماتا ہے، ☆شبِ براءَت میں ربِّ کریم عطاؤں کے دروازے کھول دیتا ہے، ☆شب براءَت میں ربِّ کریم مانگنے والوں کو آفتوں، مصیبتوں اور بلاؤں سے محفوظ فرماتا ہے۔اس شب کی اور بھی کئی برکتیں ہیں، آج کے بیان میں شبِ براءت کے بارے میں کچھ سننے کے ساتھ توبہ کے فضائل وبرکات، قرآن واحادیث میں توبہ کی اہمیت، سچی توبہ کے تقاضے اور توبہ کرنے والوں کے واقعات بھی سنیں گی،اے کاش!ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں اور مکمل توجہ کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے!سب سے پہلے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

رحمت کے تین سو(300)دروازے

حضرت اُبَی بن کعب رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: رَسُوْلُ الله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام شبِ براءت میں حاضر ہوئے اور مجھ سے کہا کہ اُٹھ کر نماز اَدا فرمایئے اور اپنا سر اور ہاتھ مبارک آسمان کی طرف اٹھایئے۔ میں نے پُوچھا: اے جبریل! یہ کیسی رات ہے؟ عرض کی: یَا مُحَمَّد! یہ وہ رات ہے کہ جس میں آسمان اورر حمت کے 300 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، **اللہ کریم کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں، آپس میں بُغض وکینہ رکھنے والوں، شرابیوں اور بدکاروں کے علاوہ سب کی مغفرت کردی جاتی ہے**، اِن لوگوں کی اُس وقت تک مغفرت نہیں ہو گی جب تک کہ وہ سچی توبہ نہ کرلیں۔ اَلبتّہ شراب کے عادی کے لیے رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دِیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ توبہ کرلے، تو جب وہ توبہ کر لیتا ہے تو اُس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اسی طرح کینہ رکھنے والے کے لیے بھی رحمت

کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کُھلا چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی (یعنی جس سے کینہ رکھتا ہے اس) سے کلام کرلے، جب وہ اُس سے کلام کرلیتا ہے تو اُس کی بھی مغفرت کردی جاتی ہے۔

پھر نبیِ کریم، رؤف رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جنّتُ البقیع کی طرف تشریف لے گئے اور سجدے میں جاکر اِن اَلفاظ میں دُعا مانگی: ☆**اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ** ☆**وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ** ☆**وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ لَا اَبْلُغُ الثَّنَاءَ عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ** (یعنی اے اللہ!) میں تیرے عذاب سے تیری مُعافی، تیری ناراضی سے تیری رضا اور تجھ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، تیری تعریف بلند ہے، میں تیری تعریف کا حق ادا نہیں کرسکتا، تیری حقیقی شان وہی ہے جو تُو نے خُود بیان فرمائی۔

حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام رات کے چوتھے پہر حاضر ہوئے اور عرض کی: **یَا مُحَمَّد اِرْفَعْ رَاْسَكَ اِلَى السَّمَاءِ!** یعنی اے محمد! اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایئے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا تو دیکھا کہ رحمت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ اعلان کررہا ہے، ☆(پہلے دروازے پر ایک فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ) اِس رات عبادت کرنے والے کو مبارک ہو، ☆دوسرے دروازے پر فرشتہ یُوں پُکار رہا ہے کہ اِس رات میں سجدہ کرنے والے کو مبارک ہو، ☆تیسرے دروازے پر فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ اِس رات میں رُکوع کرنے والے کو مبارک ہو، ☆چوتھے دروازے پر فرشتہ اعلان کررہا ہے کہ اِس رات اپنے رَبّ سے دُعا مانگنے والے کو مُبارک ہو، ☆پانچویں دروازے پر فرشتہ یُوں اعلان کررہا ہے کہ اِس رات میں اپنے رَبّ کریم سے مُناجات کرنے والے کو مبارک ہو، ☆چھٹے دروازے پر فرشتہ پُکار رہا ہے

کہ اِس رات میں مسلمانوں کو مُبارَک ہو، ☆ساتویں دروازے پر فرشتہ نِدا دے رہا ہے کہ اللہ پاک کو ایک ماننے والوں کو مُبارَک ہو، ☆آٹھویں دروازے پر فرشتہ پُکار رہا ہے کہ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے؟ ☆نویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ صَدا لگا رہا ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اُس کی مغفرت کر دی جائے؟ ☆اور دسویں دروازے پر بھی ایک فرشتہ نِدا کر رہا ہے کہ ہے کوئی دُعا کرنے والا کہ اُس کی دُعا قبول کر لی جائے؟

رحمتِ عالَم، نُورِ مجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے جبریل! رحمت کے یہ دروازے کب تک کُھلے رہتے ہیں؟ عرض کی: رات کی ابتدا سے نمازِ فجر تک، تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِس رات بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ لوگوں کی مغفرت کی جاتی ہے، اسی رات لوگوں کے سال بھر کے اعمال (آسمانوں کی جانب) بلند کئے جاتے ہیں اور اسی رات رِزق تقسیم کئے جاتے ہیں۔ (1)

گناہوں نے مجھے ہائے! کہیں کا بھی نہیں چھوڑا کرم ہو از طفیلِ سیّدِ عرب و عجم مولیٰ!
براءت دے عذابِ قبر سے نارِ جہنّم سے مہِ شعبان کے صدقے میں کر فضل و کرم مولیٰ

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۹۷-۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

شبِ براءت کے نام

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ شعبانُ المعظّم کی 15ویں رات

1 ... تاریخ ابن عساکر، رقم:۵۹۲۳، محمد بن احمد...الخ، ۵۱/۷۲ ملتقطا

خُوش نصیبوں کیلئے برکتوں والی اور بد نصیبوں کے لئے بڑی نازُک ہے! اس رات رحمتِ الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں، اس رات فرشتے آسمان سے نِدا کرتے ہیں، اس رات دعائیں مانگنے والوں، عبادت کرنے والوں، آپس میں محبت رکھنے والوں، توبہ کرنے والوں اور مغفرت طلب کرنے والوں کو فرشتے مبارک دیتے اور خُوشخبریاں سناتے ہیں۔

دسویں صدی ہجری کے مشہور اور بہت بڑے عالِمِ دین، حضرت علامہ ملا علی قاری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شبِ براءت کے چار نام ہیں: **لَيْلَةُ الْمُبَارَكَة** (برکت والی رات) **لَيْلَةُ الْبَرَاءَة** (نجات والی رات) **لَيْلَةُ الصَّك** (دستاویز والی رات) **لَيْلَةُ الرَّحْمَة** (رحمت والی رات)۔

مزید فرماتے ہیں: اسے **لَيْلَةُ الْبَرَاءَة** اور **لَيْلَةُ الصَّك** (نجات و دستاویز والی رات) اس لئے کہتے ہیں کہ تاجر جب اَناج اس کے مالک سے وصول کرلیتا ہے تو اس کے لئے براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔ اسی طرح اللہ پاک اس رات اپنے مومن بندوں کے لئے جہنّم سے آزادی کا براءت نامہ لکھ دیتا ہے۔[1]

فیصلوں کی رات

یاد رکھئے! شبِ براءت بڑی اہم رات ہے، شبِ براءت فیصلوں کی رات ہے، شبِ براءت گناہ معاف کروانے کی رات ہے، شبِ براءت نامۂ اعمال تبدیل ہونے کی رات ہے، شبِ براءت اعمال نامے بارگاہِ الٰہی میں پیش ہونے کی رات ہے، شبِ براءت اپنے ربِّ کریم کو راضی کرنے کی رات ہے، شبِ براءت نیک اعمال کرنے کی رات ہے،

---

1 ... مجموع رسائل العلامة الملا علی القاری، الرسالة: التبیان فی بیان مافی لیلة النصف من شعبان...الخ ۱/۳۴ ملخصا

شبِ براءت عبادت کرنے کی رات ہے، شبِ براءت بخشش و مغفرت مانگنے کی رات ہے، شبِ براءت جہنّم سے آزادی حاصل کرنے کی رات ہے، شب براءت رحمتیں لوٹنے کی رات ہے، یہی وہ رات ہے جس میں اللہ کریم اپنے بندوں کو جہنّم سے آزادی عطا فرماتا ہے، چنانچہ

جہنّم سے آزادی کا مُژدہ

ایک مرتبہ اَمیرُالْمُؤمِنِین، حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رَضِیَ اللہُ عَنْہُ شعبانُ المعظم کی پندرھویں رات یعنی شب براءت عبادت میں مصروف تھے۔ سر اٹھایا تو ایک ''سبز پرچہ'' ملا جس کا نور آسمان تک پھیلا ہوا تھا، اس پر لکھا تھا''**هٰذِهٖ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ مِنَ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ لِعَبْدِهٖ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ**''یعنی خدائے مالک و غالب کی طرف سے یہ ''**جہنّم کی آگ سے آزادی کا پروانہ**'' ہے جو اس کے بندے عمر بن عبد العزیز کو عطا ہوا ہے۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ شبِ براءت خُوش نصیب بندوں کو جہنّم سے آزادی نصیب ہونے کی رات ہے، شبِ براءت ربِّ کریم کی رحمتیں لوٹنے کی رات ہے، شبِ بَراءت بے حد فضیلت و عظمت والی رات ہے، کسی صورت بھی اسے غفلت میں نہ گزارا جائے، اِس رات خُصوصِیَّت کے ساتھ رَحمتوں کی چھما چھم برسات ہوتی ہے۔اِس مُبارَک شب میں اللہ کریم بنی کَلب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں لوگوں کو جہنّم سے آزاد فرماتا ہے۔کتابوں میں لکھا ہے: قبیلہ

1...تفسیر روح البیان، پ ٢٥، الدخان، تحت الایۃ: ٣، ٨/٤٠٢

بنی کَلب قبائلِ عرب میں سب سے زیادہ بکریاں پالتا تھا۔

یاد رکھیں! بعض بدنصیب اس رات بھی رحمتِ الٰہی سے محروم اور گناہوں میں مشغول رہتی ہیں اور اس رات بھی مغفرت جیسی عظیم نعمت سے محروم رہتی ہیں، چنانچہ

بخشش سے محروم لوگ

پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین آئے اور عرض کی: یہ شعبان کی پندرہویں رات ہے اس میں اللہ کریم جہنّم سے اتنے لوگوں کو آزاد فرماتا ہے جتنے بنی کلب کی بکریوں کے بال ہیں، مگر کافر اور عداوت والے اور رشتہ کاٹنے والے اور (تکبر کی وجہ سے) کپڑا لٹکانے والے اور والدین کی نافرمانی کرنے والے اور شراب کے عادی کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا۔(1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ☆والدین کو ستانے سے باز آجائیں۔ ☆دوسری اسلامی بہنوں کی دشمنی اپنے دل سے نکال دیں۔ ☆تکبر سے ہر دم بچنے کی کوشش کریں۔ ☆دنیا کی رنگینیوں سے منہ موڑ لیں، ☆گناہوں سے ناتا توڑ لیں، ☆اللہ پاک کی نافرمانیاں کرنے سے باز آجائیں، ☆نمازیں قضا کرنا چھوڑ دیں ☆اور جو نمازیں چُھوٹ گئیں ان کی قضا کریں، ☆جن کی دل آزاری کی ان سے بھی معافی مانگیں، ☆جن کی بے عزّتی کی ہے، اُن سے معافی مانگیں، ☆جن سے بدسُلوکی کی ہے، ان سے معافی مانگیں، ☆جن کی حق تلفی کی ہے، ان سے حقوق معاف کروائیں، ☆اگر کسی کا مال دبایا ہے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں، ☆جتنے جھوٹ بولے

1 . . . شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۳/۳۸۴، حدیث:۳۸۳۷

ان سے توبہ کریں، ☆بلاوجہ جن کی غیبتیں وچغلیاں کر کے دل آزاری کی ان سے معافی مانگیں، ☆جن کو جان بوجھ کر تکلیف پہنچائی ان سے معافی مانگیں، اَلْغَرَض! اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ توبہ کی قبولیت کی رات بھی گزر جائے اور ہم اپنی مغفرت نہ کروا سکیں اور اپنے رب کو راضی نہ کر سکیں، لہٰذا آج ہی توبہ کر لیجئے۔ کیونکہ ہمارے ربِّ کریم نے اپنے بندوں کی توبہ قبول کرنے کا وعدہ اپنے پاکیزہ کلام میں فرمایا ہے: چنانچہ

پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَائِدَہ کی آیت نمبر 39 میں اِرشاد ہوتا ہے:

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (پ۶، المائدۃ: ۳۹)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے: توبہ بہت عمدہ اور نہایت نفیس شے ہے، کتنا ہی بڑا گُناہ ہو، اگر اس سے توبہ کر لی جائے تو اللہ کریم اپنا حق مُعاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دے دیتا ہے۔(1)

عبرت حاصل کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا توبہ کرنا بہت ہی بہترین اور پسندیدہ کام ہے، اللہ کریم توبہ کرنے والوں کو بہت پسند فرماتا ہے، جو سچی توبہ کرتے ہیں انہیں بارگاہِ الٰہی سے اِنعامات و اکرامات سے بھی نوازا جاتا ہے، توبہ کرنے والے اللہ کریم کے

1... تفسیر صراط الجنان، پ۶، المائدۃ، تحت الآیۃ:۳۹، ۲/ ۴۳۰

پسندیدہ بندے بن جاتے ہے، مگر افسوس! اس قدر انعامات واکرامات کے باوُجود ہم اپنے رَبّ کی نافرمانیوں میں مشغول ہیں اور توبہ میں مختلف بہانے بنا کر ٹال مٹول کر رہی ہیں۔ حالانکہ روزانہ نہ جانے کتنوں کی موت کے واقعات سنتی ہیں: مثلاً فُلاں کینسر کی مریض تھی، انتقال کر گئی، فُلاں کو دل کا دورہ (ہارٹ اٹیک) ہوا اچانک فوت ہو گئی، فلاں رات کو خُوش خُوش سوئی لیکن صبح آنکھ نہیں کھلی، فلاں کل ہی ٹیسٹ کروا کر آئی مگر آج زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھی۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خوابِ غفلت سے بیدار ہو جایئے ☆اس سے پہلے کہ ہمارا بھی اعلان ہو رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ لوگ ہمیں کندھوں پر اٹھا کر اندھیری قبر میں دفن کرنے کے لئے چلیں، ☆اس سے پہلے کہ ہمیں مرحومہ کہہ کر یاد کیا جا رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ ہماری نمازِ جنازہ کا انتظار کیا جا رہا ہو، ☆اس سے پہلے کہ ہم بھی نَزع کی دردناک کیفیت میں مبتلا ہوں، ☆اس سے پہلے کہ روح نکلنے کی تکلیف سے ہمارا جسم بھی مفلوج ہو جائے، ☆اس سے پہلے کہ ہمیں بھی موت کے فرشتے گھیر لیں، ☆اس سے پہلے کہ حسرت و ندامت ہمیں گھیر لے، ☆اس سے پہلے کہ توبہ کا دروازہ بند ہو جائے، آج وقت ہے اپنے ربّ کو راضی کر لیجئے، اس کی بارگاہ میں آنسو بہایئے، رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگئے اور اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کر لیجئے، کیونکہ وہ توبہ کرنے والوں کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے، وہ توبہ کرنے والوں کو جہنّم کی آگ سے آزاد فرما دیتا ہے، وہ توبہ کرنے والوں سے بڑی محبّت فرماتا ہے، چنانچہ

پارہ 2 سورۂ بقرۃ آیت نمبر 222 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ ترجَمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو (پ ۲، البقرہ: ۲۲۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ اللہ پاک توبہ کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے، ہم دن رات اس کی نافرمانیاں کرتی ہیں مگر وہ سزا دینے میں جلدی نہیں فرماتا، یقیناً یہ ربِّ کریم کا فضل و کرم ہے، اسی طرح یہ بھی اسی کا کرم ہے کہ گناہ کرنے کے باوجود وہ ہمیں رسوا نہیں فرماتا بلکہ ہمارا پردہ رکھتا ہے، وہ ہمیں صحت وعافیت عطا فرماتا ہے، طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا ہے، مال و دولت اور رزق عطا فرمانے کے ساتھ ساتھ ہمیں توبہ کی طرف بلاتا ہے، اپنی کوتاہیوں پر ندامت کا اظہار کرنے کی ترغیب دلاتا ہے، ہمارے گناہ معاف کرنے کا وعدہ ہی نہیں بلکہ اپنا محبوب بنانے کی خُوشخبریوں سے بھی نوازتا ہے اور جب کوئی اس کی بارگاہ میں جھک جائے، اپنی کوتاہیوں پر آنسو بہائے اور توبہ کرلے تو ربِّ کریم اس کے سارے گناہ معاف فرمادیتا ہے، آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

توبہ کرنے والے مومن کی مثال

حضرت شہر بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْه بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عیسٰی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک پرندہ جس کے پروں میں موتی ویاقُوت جَڑے تھے اور وہ سب پرندوں سے بڑھ کر حسین تھا آکر ان کے سامنے لوٹ پوٹ ہونے لگا جس سے اُس کی کھال اتر گئی اور وہ انتہائی بدصورت سرخ گنجا معلوم ہونے لگا، پھر وہ ایک نالے کے پاس آیا اور اس کی کیچڑ میں لوٹ پوٹ ہونے لگا جس کی

وجہ سے سیاہ اور مزید بدصورت ہو گیا، اس کے بعد وہ بہتے پانی کے قریب آیا اور اس میں نہایا تو اس کا حُسن و جمال لوٹ آیا اور وہ پہلے کی طرح خوبصورت ہو گیا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دیکھ کر ارشاد فرمایا: یہ پرندہ تمہاری طرف نشانی بنا کر بھیجا گیا ہے کہ مومن کی مثال اس پرندے کی طرح ہے جب وہ گناہوں میں مبتلا ہوتا ہے تو اس سے اس کا حُسن و جمال چلا جاتا ہے اور پھر جب وہ توبہ کرتا ہے تو اس کی برکت سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے اور اس کا حُسن و جمال لوٹ آتا ہے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ جس طرح پرندہ کیچڑ میں لَت پَت ہونے کے بعد پانی سے نہا کر صاف ہو جاتا ہے اس کی خوبصورتی لوٹ آتی ہے اسی طرح ایمان والوں کی توبہ سے گناہوں کی سیاہی دُور ہو جاتی ہے، توبہ کرنے سے گناہ دُھل جاتے ہیں اور نورِ ایمان لوٹ آتا ہے، کیونکہ توبہ کے بدلے برائیوں کو مٹانے، گناہوں کو معاف کرنے اور جنّت جیسی عظیم نعمت عطا کرنے کا وعدہ تو ربِّ کریم نے اپنے پاکیزہ کلام میں کیا ہے، چنانچہ پارہ 28 سورۂ تحریم کی آیت نمبر 8 میں ارشاد ہوتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ (پ۲۸، التحریم:۸)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے اُتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں

1 ... حلیۃ الاولیاء، شھر بن حوشب، ۶۰/۱، رقم: ۷۷۸۴ تقدما وتاخرا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ میں تَوبۃُ النَّصُوح کا ذکر ہے، اَمِیْرُالمؤمنین، حَضرت عُمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے **"تَوْبَةً نَّصُوحًا"** کے بارے میں پُوچھا گیا: تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: اس سے مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی بُرے عمل سے ایسی توبہ کرے کہ پھر کبھی بھی اس گُناہ میں نہ پڑے۔

صحابیِ رسول، حضرت عبدُاللہ بن مَسعُود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **"تَوْبَةً نَّصُوحًا"** ایسی توبہ ہے جس سے تمام گُناہ مُعاف ہو جاتے ہیں۔(1)

توبہ کے فائدے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی سچی توبہ کے بے شمار فوائد ہیں، ☆ سچی توبہ اللہ پاک کی طرف سے عطا ہونے والی بہت پیاری نعمت ہے، ☆ سچی توبہ گناہوں کو دھونے کا پانی ہے۔ ☆ سچی توبہ قُربِ الٰہی پانے کا ذریعہ ہے۔ ☆ سچی توبہ رحمتِ الٰہی کے نُزول کا سبب ہے۔ ☆ سچی توبہ گناہوں سے پاک صاف کر دیتی ہے۔ ☆ سچی توبہ جہنّم سے بچاتی ہے۔ ☆ سچی توبہ غضبِ الٰہی سے اَمن دلاتی ہے۔ ☆ سچی توبہ دنیا کے غموں کو بھی دُور کرتی ہے۔ ☆ سچی توبہ آخرت کی مشکلات کا بھی خاتمہ کرتی ہے۔ ☆ سچی توبہ انسان کے باطن کو سُتھرا کر دیتی ہے۔ ☆ سچی توبہ کرنے والی اللہ پاک کو پسند ہے۔ ☆ سچی توبہ کرنے والی کے لیے فرشتے بھی استغفار کرتے ہیں۔ اَلْغَرَض! سچی توبہ دُنیا و آخرت کے کئی فوائد کا سبب ہے۔ آیئے! سچی توبہ کرنے والوں کے کچھ واقعات اور ان سے

---

1 ۔۔۔ تفسیر درمنثور، پ۲۸، التحریم، تحت الآیۃ:۸، ۸/۲۲۷

حاصل ہونے والے نکات سنتی ہیں تاکہ ہمارا بھی سچی توبہ کرنے کا ذہن بنے: چنانچہ

سِتار بجانے والی کی توبہ

حضرت صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ سِتار (یعنی ایک قسم کا باجا) بجانے والی ایک لڑکی کسی قارِیِ قرآن کے پاس سے گُزری جو یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت کر رہا تھا:

وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِیْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۹﴾ (پ۱۰، التوبۃ: ۴۹) ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے شک جہنّم گھیرے ہوئے ہے کافروں کو

آیت سنتے ہی لڑکی نے سِتار پھینکا، ایک زور دار چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر زمین پر گِر گئی۔ جب اِفاقہ ہوا تو سِتار توڑ کر عِبادت و رِیاضت میں ایسی مشغول ہوئی کہ عابدہ وزاہدہ مشہور ہو گئی۔ ایک دن میں نے اُس سے کہا: اپنے آپ پر نرمی کر۔ یہ سُن کر روتے ہوئے بولی: کاش! مجھے معلوم ہو جائے کہ جہنّمی اپنی قبروں سے کیسے نکلیں گے؟ پُلِ صراط کیسے پار کریں گے؟ قیامت کی ہولناکیوں سے کیسے نَجات پائیں گے؟ کھولتے ہوئے پانی کے گُھونٹ کیسے پئیں گے؟ اللہ پاک کے غَضَب کو کیسے برداشت کریں گے؟ اتنا کہہ کر بے ہوش ہو کر گِر پڑی۔ جب اِفاقہ ہوا تو بارگاہِ خُداوندی میں یُوں عرض گُزار ہوئی: یااللہ! میں نے جوانی میں تیری نافرمانی کی اور اب کمزوری کی حالت میں تیری اِطاعت کر رہی ہوں، کیا تُو میری عبادت قبول فرمالے گا؟ پھر اس نے کہا: آہ! کل بروزِ قیامت کتنے لوگوں کے عیب کُھل جائیں گے۔ پھر اس نے ایک چیخ ماری اور ایسے دَرد بھرے اَنداز میں روئی کہ وہاں مَوجُود سب لوگ اُس کی شِدَّتِ گریہ و زاری سے بے ہوش ہو گئے۔[1]

---

1 ۔۔۔ الروض الفائق، المجلس السابع والعشرون ۔۔۔ الخ، ص۱۴۸

نارِ دوزخ سے مجھ کو اَماں دے　　　مغفرت کرکے باغِ جناں دے
کردے رحمت مِری التجا ہے　　　یاخُدا تجھ سے میری دُعا ہے

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۳۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ کیسے ایک باجا بجانے والی لڑکی پر خوفِ خدا کا غَلَبہ ہوا اور وہ اپنے اس گناہ والے عمل سے توبہ کرکے اللہ کریم کی عِبادت و رِیاضت میں مشغول ہوگئی۔ مگر افسوس! فی زمانہ گانے باجوں، موسیقی اور آلاتِ لَہو و لَعِب نے مسلمانوں کی اَکْثَرِیَّت کو یادِ الٰہی سے غافل کر رکھا ہے، مُوسیقی کئی مسلمانوں کی نَس نَس میں اُتر چکی ہے، تقریباً ہر گھر، بازار، شاپنگ مال، دکان تک ہر طرف مُوسیقی مُسَلَّط ہے۔ ہر جگہ مُوسیقی کی دُھنیں سُنی جاتی ہیں۔ فی زمانہ تو بچّوں کی تربیت بھی مُوسیقی کی سُروں میں ہو رہی ہے، بے چارے کے پنگھوڑے کے اُوپر کھلونا لٹکا دیتے ہیں، جو اس کو مُوسیقی سُناتا اور سُلاتا ہے، بچّے کی جُوتیاں بھی مُوسیقی بجاتی ہیں، پھر یہ بچّہ بڑا ہو کر مُوسیقی سے کیسے بچ سکے گا؟ اے کاش! ہم بچوں کی قرآن و سنّت کے مطابق تربیت کرنے والی بن جائیں۔ یاد رکھئے! مُوسیقی شیطانی اِیجاد ہے، چنانچہ

شیطان ہی کی ایجاد

حُضُور نبیِ رحمت، شَفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: شیطان نے سب سے پہلے نَوحہ کیا اور گانا گایا۔ (1)

1 --- مسند الفردوس، ۱/۳۴، حدیث:۴۲ ماخوذا

یاد رکھئے! ☆ گانے باجے سُننا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ ☆ گانے باجے رُوح میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ ☆ گانے باجے نماز کی لذّت کو تباہ کرتے ہیں۔ ☆ گانے باجے عبادتوں سے دُور کر دیتے ہیں۔ ☆ گانے باجے شرم وحیا کا خُون کرتے ہیں، ☆ گانے باجے بد نگاہی پر اُبھارتے ہیں۔ ☆ گانے باجے مسلمان خواتین کو بے پردگی پر اُکساتے ہیں، ☆ گانے باجے شیطانی کام ہیں، اَلْغَرَض! گانے باجے سننا کئی گناہوں میں مُلوّث ہونے کا سبب ہے، مگر افسوس! فی زمانہ بڑے شوق کے ساتھ گانے باجے سنے جاتے ہیں اور اگر کوئی سمجھائے اور نیکی کی دعوت دے تو بعض تو یوں کہتی ہیں یہ میرا اور میرے رَبّ کا معاملہ ہے، ہم جانے اور ہمارا رَبّ جانے، اس طرح کے جملے بول کر اپنی آخرت کو داؤ پر لگایا جاتا ہے۔ اے کاش! شبِ براءت کی اس بابرکت رات کے صدقے ہمیں گانے باجوں کی تباہ کاریوں سے بچنے، ذِکرُ اللہ، تلاوتِ قرآن، درود پاک اور نعت شریف پڑھنے سننے کی عادت نصیب ہو جائے۔ آیئے! مل کر دُعا کرتی ہیں:

مرے اخلاق اچھے ہوں مرے سب کام اچھے ہوں
بنا دو مجھ کو تم پابندِ سنّت یَارَسولَ اللہ
میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یَارَسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۳۳۱تا۳۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بار بار توبہ کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے، اس کی رحمت کی نہ کوئی حد ہے نہ کوئی انتہا، اگر بتقاضائے بَشَرِیّت ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو ہمیں چاہیے کہ فوراً اس کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری اور گناہ پر ندامت اختیار کرتی ہوئی توبہ کرلیں، اگر پھر گناہ کر بیٹھیں تو پھر توبہ کرلیں، پھر خطا ہو جائے تو پھر توبہ کرلیں، چاہے لاکھ بار بھٹک جائیں مگر پھر آکر اس کے دامنِ کرم سے لپٹ جائیں اور ہرگز ہرگز مایوس نہ ہوں، کیونکہ جو لوگ اللہ کریم کی بارگاہ میں سچی توبہ کرتے ہیں، اللہ کریم ان سے بہت خُوش ہوتا ہے اور ان پر اپنا خُصُوصی فضل وکرم بھی فرماتا ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

ایک نوجوان کی انوکھی توبہ

حضرت رَبیعہ بن عُثمان تَیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک شخص بہت زیادہ گُناہگار تھا، اس کے شب وروز اللہ کریم کی نافرمانی میں گُزرتے۔ وہ گُناہوں کے گہرے سَمُنْدر میں غَرق تھا۔ پھر اللہ پاک نے اس کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ فرمایا اور اس کے دِل میں اِحساس پیدا فرمایا کہ اپنے آپ پر غور کر، تُو کس رَوِش پر چل رہا ہے، اللہ کریم جب اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے اِحساس اور گُناہوں پر ندامت کی توفیق عَطا فرما دیتا ہے، اس پر بھی پاک پروَرْدَگار نے کرم فرمایا اور اسے اپنے گُناہوں پر شرمندگی ہوئی، غفلت کے پردے آنکھوں سے ہٹ گئے۔ سوچنے لگا کہ بہت

گُناہ ہوگئے، اب پاک پروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ کرلینی چاہئے۔ چنانچہ

اس نے اپنی زَوجہ سے کہا: میں اپنے تمام گُناہوں پر نادم ہوں اور اپنے پاک پروَرْدگار کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں، وہ رحیم و کریم میرے گُناہوں کو ضرور معاف فرمائے گا۔ میں اب کسی ایسی ہستی کی تلاش میں جارہا ہوں جو اللہ کی بارگاہ میں میری سِفارش کرے۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص صحرا کی طرف چل دیا۔ جب ایک ویران جگہ پہنچا تو زور زور سے پُکارنے لگا: اے زمین! تُو اللہ کی بارگاہ میں میرے لئے شفیع بن جا، اے آسمان! تُو میرا شفیع بن جا، اے اللہ! کے معصوم فرشتو! تم ہی میری سِفارش کر دو۔ وہ زار و قطار روتا رہا، ہر ہر چیز سے کہتا کہ تم میری سفارش کرو، میں اب اپنے گُناہوں پر شرمندہ ہوں اور سچے دل سے تائب ہو گیا ہوں۔ وہ شخص مُسلسل اسی طرح پُکارتا رہا، بالآخر روتے روتے بے ہوش ہو کر زمین پر مُنہ کے بل گر گیا، اس کی آہ وزاری اور گُناہوں پر ندامت کا یہ انداز مقبول ہوا اور اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا گیا، جس نے اسے اُٹھایا اور اس کے سر سے گرد و غیرہ صاف کی اور کہا: اے اللہ کے بندے تیرے لئے خُوشخبری ہے کہ تیری توبہ اللہ کریم کی بارگاہ میں قبول ہوگئی ہے۔ اس پر وہ بہت خُوش ہوا اور کہنے لگا: اللہ پاک آپ پر رحم فرمائے، اللہ کی بارگاہ میں میری سِفارش کون کرے گا؟ وہاں میرا شفیع کون ہو گا؟ فرشتے نے جواب دیا: **تیرا اللہ سے ڈرنا، یہ ایک ایسا عمل ہے جو تیرا شفیع ہو گا** اور تیرا یہی عمل بارگاہِ خُداوندی میں تیری سِفارش کرے گا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ السابعۃ والخمسون بعد المائۃ، ص ۱۷۳

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم توبہ کرنے والوں کے واقعات سن رہی ہیں، واقعی توبہ ایک بہترین عمل ہے اور بندہ جب توبہ کرتا ہے اللہ کریم اس بندے پر بے حد کرم فرماتا ہے، اس کے گناہوں کو معاف فرما کر اس کو اپنے محبوب بندوں میں شامل فرما دیتا ہے، آیئے! توبہ کرنے والے ایک نوجوان پر رحمتِ الٰہی برسنے کا ایک اور واقعہ سنتی ہیں: چنانچہ

گنہگار نوجوان کی توبہ

ایک بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بار آدھی رات گزر جانے کے بعد میں جنگل کی طرف نکلا تو راستے میں میں نے دیکھا کہ چار آدمی ایک جنازہ اٹھائے جا رہے ہیں۔ میں سمجھا کہ شاید انہوں نے اسے قتل کیا ہے اور لاش ٹھکانے لگانے کے لیے کہیں لے جا رہے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اللہ کریم کا جو حق تم پر ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے میرے سوال کا جواب دو، کیا تم نے خود اسے قتل کیا ہے یا کسی اور نے؟ اور اب تم اسے ٹھکانے لگانے کے لیے کہاں لے جا رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے نہ تو اسے قتل کیا ہے اور نہ ہی یہ مقتول ہے بلکہ ہم مزدور ہیں اور اس کی ماں نے ہمیں مزدوری دینی ہے، وہ اس کی قبر کے پاس ہمارا انتظار کر رہی ہے، آؤ تم بھی ہمارے ساتھ آجاؤ۔ میں تجسُّس کی وجہ سے ان کے ساتھ ہو لیا۔ ہم قبرستان پہنچے تو دیکھا کہ واقعی ایک تازہ کھدی ہوئی قبر کے پاس ایک بوڑھی خاتون کھڑی تھیں۔ میں نے پوچھا: اماں جان! آپ اپنے بیٹے کے جنازے کو دن کے وقت یہاں کیوں نہیں لائیں تاکہ اور لوگ بھی اس کے کفن دفن میں شریک ہو جاتے؟ انہوں نے کہا: یہ جنازہ میرے

لختِ جگر کا ہے، میرا یہ بیٹا بڑا شرابی اور گناہ گار تھا، ہر وقت شراب اور گناہوں کی دلدل میں غرق رہتا تھا۔ جب اس کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے مجھے بلا کر تین چیزوں کی وصیت کی: (1) جب میں مر جاؤں تو میری گردن میں رسی ڈال کر گھر کے اِرد گرد گھسیٹنا اور لوگوں کو کہنا کہ گنہگاروں اور نافرمانوں کی یہی سزا ہوتی ہے۔ (2) مجھے رات کے وقت دفن کرنا کیونکہ دن کے وقت جو بھی میرے جنازے کو دیکھے گا مجھے لعن طعن کرے گا۔ (3) جب مجھے قبر میں رکھنے لگو تو میرے ساتھ اپنا ایک سفید بال بھی رکھ دینا، کیونکہ اللہ کریم سفید بالوں سے حیا فرماتا ہے، ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے اس کی وجہ سے عذاب سے بچالے۔ جب یہ فوت ہو گیا تو میں نے اس کے گلے میں رسی ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگی تو غیب سے آواز آئی: اے بڑھیا! اسے یوں مت گھسیٹو، اللہ کریم نے اسے گناہوں پر شرمندگی اور توبہ کی وجہ سے معاف فرما دیا ہے۔ جب میں نے اس بوڑھی عورت کی یہ بات سنی تو میں اس جنازے کے پاس گیا، اس پر نمازِ جنازہ پڑھی پھر اسے قبر میں دفن کر دیا۔ میں نے اس کی بوڑھی ماں کے سر کا ایک سفید بال بھی اس کے ساتھ قبر میں رکھ دیا۔ جب ہم اس کی قبر کو بند کرنے لگے تو اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے اپنا ہاتھ کفن سے باہر نکال کر بلند کیا اور آنکھیں کھول دیں۔ میں یہ دیکھ کر گھبرا گیا لیکن اس نے مسکراتے ہوئے کہا: اے شیخ! ہمارا رَبّ بڑا غفور و رحیم ہے، وہ احسان کرنے والوں کو بھی بخش دیتا ہے اور گنہگاروں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے ہمیشہ کے لیے آنکھیں بند کر لیں۔ [1]

---

1 . . . حکایات الصالحین، ص ۷۸

یاخُدا میری مغفرت فرما باغِ فردوس مَرحَمت فرما
تُو گُناہوں کو کر مُعاف اللہ! میری مقبول مَعذِرت فرما
مُصطفےٰ کا وسیلہ توبہ پر تُو عنایت مُداوَمت فرما

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! واقعی ہمارا ربّ بڑا غفور ورحیم ہے اور یہ اس کا فضل وکرم اور اپنے بندوں پر عظیم رحمت ہے کہ گُناہ کے بعد توبہ کرنے پر مُعاف فرمادیتا ہے اور موت کے وقت تک توبہ کرنے کی مہلت عطا فرماتا ہے، اس لئے ہمیں توبہ میں سُستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ فوراً ہی اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرلینی چاہئے، ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی توبہ کے کثیر فَضائل اوراس پر ملنے والے اِنعامات بیان فرمائے ہیں۔ آیئے! توبہ کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن پانے کے لئے توبہ کے فضائل پر تین (3) فَرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں: چُنانچہ

توبہ کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: **اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ** گناہ سے توبہ کرنے والا اُس شخص کی طرح ہے جس نے گناہ کیا ہی نہ ہو **اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللّٰہِ** توبہ کرنے والا اللہ پاک کا دوست ہے۔[1]

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے نافرمانی کرنے والے کے لئے رات دن توبہ کے ساتھ اپنا

1---نوادر الاصول، الاصل السادس والمائتان، ۲/۷۶۰، حدیث: ۱۰۳۰ ملتقطا

دستِ رحمت کُشادہ فرمار کھا ہے یہاں تک کہ سورج مغرب سے طُلُوع ہو جائے۔ (1)

3. ارشاد فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ پاک تمہاری توبہ ضرور قبول کرے گا۔ (2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ توبہ کے کتنے فضائل و برکات ہیں، یقیناً سمجھدار وہی ہے جو گناہوں پر ڈٹ کر بار بار گناہ کرنے کی بجائے اپنے گناہوں سے توبہ کرلے، کیونکہ توبہ سے منہ موڑ لینا بہت بڑی حماقت ہے، مسلمانوں کی شان یہ ہے کہ اگر ان سے کوئی گناہ سَرزَد ہو جائے تو وہ فوراً توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرلیتے ہیں، پھر گناہ ہو جائے تو وہ پھر توبہ کرلیتے ہیں، اَلْغَرَض! بار بار توبہ کرنا ایمان کے تقاضوں میں سے ایک تقاضا ہے، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ آج سچے دل سے توبہ کرلیں اور نیکیوں پر کمر بستہ ہو جائیں، کیونکہ توبہ کرنے والیوں کے لئے جنت جیسی عظیم نعمت کی خُوشخبری تو ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

جنّت میں درجات کی بُلندی

نبیِ کریم، رؤفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب بندہ گناہ کرتا ہے، پھر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سَرزَد ہونے والا ہر گناہ بخش دیتا ہے اور (مُعاف ہو جانے والے) ہر گُناہ کے بدلے جنّت میں اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرمادیتا ہے اور

---

1 ... مسلم، کتاب التوبة، باب قبول التوبة... الخ، ص ۱۱۳۱، حدیث: ۶۹۸۹ ماخوذا

2 ... ابن ماجه، کتاب الزهد، باب ذکر التوبة، ۴/۴۹۰، حدیث: ۴۲۴۸

اللہ پاک اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنّت میں ایک محل عطا فرماتا ہے۔[1]

توبہ کیسے ہوتی ہے؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! توبہ کے فضائل وبرکات اور توبہ پر ملنے والے انعامات کے بارے میں سن کر یقیناً ہمارا بھی توبہ کرنے کا ذہن بنا ہوگا۔ جس طرح ہر کام کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں، اسی طرح سچی توبہ کے بھی کچھ تقاضے ہیں، اس کی کچھ شرائط ہیں، جب تک یہ شرائط نہ پائی جائیں توبہ سچی توبہ نہیں کہلائے گی۔ عموماً ہمارے ہاں توبہ کا مطلب لیا جاتا ہے کہ کچھ غلط کام ہو جانے پر فوراً **اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ** پڑھ لے یا اپنی مادری زبان میں ہی ہنستے مسکراتے بغیر کسی اظہارِ ندامت اور پشیمانی کے اللہ پاک کی بارگاہ میں کچھ الفاظ کہہ دے، یا کانوں کو ہاتھ لگا لے اور توبہ توبہ کی صدا بلند کرے۔

سچّی توبہ کسے کہتے ہیں؟

حالانکہ سچی توبہ کے لیے تین (3) **شرائط** کا ہونا ضروری ہے۔ اگر یہ شرائط نہ پائی جائیں تو اسے سچی توبہ نہیں کہیں گے، وہ تین (3) شرائط کون سی ہیں، آیئے! سنتی ہیں: (1) ماضی پر ندامت (یعنی جو گناہ کیا اس پر شرمندگی ہو۔) (2) ترکِ گناہ (یعنی توبہ کرتے وقت اس گناہ کو چھوڑ دینا بھی پایا جائے۔) (3) آئندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کرنا۔[2]

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گُناہ جو کہ اس کے رَبّ کی نافرمانی تھی اسے ربّ کی نافرمانی سمجھ کر نادِم وپریشان

---

1 . . . بحر الدموع، الفصل الاول، فضل التوبۃ وثمارھا، ص ۲۱

2 . . . منح الروض الازھر، تعریف التوبۃ ومراتبھا وامثلۃ علیھا، ص ۴۳۶

ہو اور اسے فوراً چھوڑدے اور آئندہ کبھی اُس گُناہ کے پاس نہ جانے کا سچّے دِل سے پُورا عَزْم (پکّا ارادہ) کرے، جو چارۂ کار (طریقہ) اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔[1]

ہر گناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ہر گُناہ کی توبہ ایک جیسی نہیں ہوتی، بعض گناہ ایسے ہوتے ہیں جن کی تلافی (یعنی ازالہ) بھی ضروری ہوتی ہے۔ مثلاً اگر نمازیں قضا کیں، رمضان کے روزے نہیں رکھے، فرض زکوٰۃ اَدا نہ کی، حج فرض ہونے کے باوُجود نہ کیا، تو ان سے توبہ یہ ہے کہ نماز روزے کی قضا کرے، زکوٰۃ اَدا کرے، حج کرے اور ندامت و شرمندگی کے ساتھ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنی غلطی کی مُعافی مانگے۔ اسی طرح اگر کان، آنکھ، زَبان، پیٹ، ہاتھ پاؤں اور دیگر اَعضا سے ایسے گُناہ کئے ہوں، جن کا تَعلُّق اللہ کریم کے حُقُوق کے ساتھ ہو، جیسے بے پردگی کرنا، قرآنِ مجید کو بے وُضو ہاتھ لگانا، گانے باجے سُننا وغیرہ، ان سے توبہ یہ ہے کہ اللہ کریم کی بارگاہ میں اپنے گُناہوں کا اِقْرار کرے، ان گُناہوں پر ندامت کا اِظْہار کرے اور آئندہ یہ گُناہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرتے ہوئے مُعافی مانگے، کچھ نہ کچھ نیک اَعمال کیجئے، کیونکہ نیکیاں گُناہوں کو مِٹادیتی ہیں۔ اگر دوسری اسلامی بہنوں کے حُقُوق تَلَف کئے ہوں، کسی کی دل آزاری کی ہو یا کسی کی غیبت کی ہو، کسی پر بہتان لگایا ہو یا کسی کو ناحق ستایا ہو تو جلدی سے معافی مانگ لیجئے اور آج اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ سے مغفرت کا پروانہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۱۲۱ ماخوذاً

حُسنِ سُلُوک کے رہنما اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے حُسنِ سُلوک کے بارے میں چند نِکات بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ہر بھلائی صدقہ ہے غنی کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔[1] (2) فرمایا: جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اُسے چاہئے کہ صِلَۂ رِحمی کرے۔[2] ☆ قرآن و احادیث میں رشتہ داروں اور ذوِی القُربٰی (یعنی قرابت والوں) کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم ہے۔[3] ☆ حُسن سُلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔[4] ☆ حُسنِ سُلوک کی مختلف صورتیں ہیں، ہَدِیّہ و تحفہ دینا اور اگر ان کو کسی کام میں مدد درکار ہو تو اِس کام میں ان کی مدد کرنا، انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا، ان کے پاس اُٹھنا بیٹھنا، ان سے بات چیت کرنا، ان کے ساتھ لُطف و مہربانی سے پیش آنا۔[5] ☆ اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔[6] ☆ اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ

1… مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، باب کل معروف صدقۃ، ۳/۳۳۱، حدیث: ۴۷۵۴

2… بخاری، کتاب الادب، باب اکرام الضیف…الخ، ۴/۱۳۶، حدیث: ۶۱۳۸

3… ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحت، ۹/۶۷۸ ماخوذا

4… ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحت، ۹/۶۷۸

5… درر الحکام فی شرح غرر الاحکام، کتاب الشرکۃ، کتاب الکراھیۃ والاستحسان، فصل من ملک امۃ بشراء ونحوہ، جزء: ۱، ص ۳۲۳ ماخوذا

6… امام اعظم کی وصیتیں، ص ۲۵

اچھابرتاؤ کرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[1] ☆اولیاءُاللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جان کے درپے رہنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک کیا کرتے ہیں۔[2] ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک لوگوں کی خُوشی کا سبب ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسرّت ہوتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے مسلمانوں کی طرف سے اس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ☆حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو اس سے رَنج پہنچتا ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔☆حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہوتی ہے۔[3]

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب،**بہارِ شریعت** حصّہ 16(312صفحات)اور 120 صفحات کی کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مدنی پھول"** اور **"163 مدنی پھول"** ھدِیَّۃً حاصِل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1... امام اعظم کی وصیتیں، ص ٢٦

2... غیبت کی تباہ کاریاں، ص ٣٤٢ ملتقطا

3... **تنبیہ الغافلین، باب صلة الرحم، ص ٧٣ ملخصا**

بیان:15 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس(50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اُس سے مُصافحہ کروں گا۔[1]

کیوں کہوں بے کس ہوں میں، کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو میں تم پر فِدا تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۷۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھّی اَچھّی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فَرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھّی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ---القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2 ---معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیّت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اوراُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوااللّٰـہَ، تُوبُوْٓااِلَی اللّٰـہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اَہَمِیّت"** صحابی ابنِ صحابی حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اور آپ کے والدِ گرامی حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی راہِ خدا میں خرچ کرنے کی جھلکیاں، راہِ خدا میں خرچ کرنے سے مُتَعَلِّق آیات، تفاسیر، اَحادیث، بُزرگانِ دین کے دلچسپ (Interesting) واقعات اور دیگر کئی اَہم ترین نِکات اس بیان میں سنیں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہوجائے۔ آیئے!

سب سے پہلے ایک حکایت سنتے ہیں:

ایک رات میں 10 ہزار دِرہم کی خیرات

حضرت اَیُّوب بن وَائِل رَاسِبی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مدینۂ منورہ حاضر ہوا تو مجھے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے ایک پڑوسی نے بتایا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت اَمیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم آئے ہیں اور ایک دوسرے آدمی کی طرف سے بھی اتنے ہی درہم آئے ہیں اور ایک شخص نے 2 ہزار درہم اور ایک عمدہ چادر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی خدمت میں بھیجی ہے۔ پھر حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بازار میں تشریف لائے اور اپنی سواری کے لئے اُدھار (On credit) چارا خریدا۔ میں نے انہیں پہچان لیا۔ پھر میں نے ان کی زوجہ کے پاس آکر پردے کی آڑ میں رہتے ہوئے کہا: میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے سچ بیان کریں۔ چُنانچہ میں نے پوچھا: کیا حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے پاس حضرت اَمیرِ مُعَاوِیَہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی طرف سے 4 ہزار درہم، ایک دوسرے آدمی کی طرف سے 4 ہزار درہم اور ایک شخص کے پاس سے 2 ہزار درہم اور ایک چادر نہیں آئی تھی؟ جواب ملا: کیوں نہیں! یقیناً یہ سب کچھ آیا تھا۔ میں نے کہا: میں نے تو حضرت ابنِ عُمر کو اُدھار چارا خریدتے دیکھا ہے۔ اس پر ان کی زوجہ نے بتایا: حضرت ابنِ عُمر نے وہ سب مال رات ہی کو لوگوں میں تقسیم کر دیا تھا اور چادر اپنے کندھے پر ڈال کر چل دیئے اور اسے واپس کر کے گھر آئے۔ وہ شخص کہتا ہے کہ پھر وہاں سے میں بازار آ گیا اور لوگوں سے کہا: اے تاجرو کی جماعت! تم دنیا کا کیا کرو گے؟

حضرت عبدُاللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے پاس کل رات 10 ہزار درہم آئے تھے، اُنہوں نے راتوں رات وہ سب راہِ خدا میں خرچ کر دیئے اور آج صبح اپنی سواری کے لئے اُدھار چارا خریدا ہے۔[1]

میں سب دولت رہِ حق میں لٹا دوں		شہا ایسا مجھے جذبہ عطا ہو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۳۱۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!		صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت سے **معلوم ہوا!** صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان ایک دوسرے کی خیر خواہی کرنے میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے، صحابۂ کرام دُکھ تکلیف میں ایک دوسرے کا ساتھ دیتے تھے، صحابۂ کرام ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجتے تھے، صحابۂ کرام قناعت والی زندگی گزارتے تھے، صحابۂ کرام مال و دولت کی کثرت دیکھ کر اِترانے، لالچ و تکبُّر کرنے اور ربِّ کریم کی نافرمانی میں مبتلا نہیں ہوتے تھے، صحابۂ کرام خود حاجت مند ہونے کے باوجود اپنا کثیر مال راہِ خدا میں خرچ کر دیتے تھے، لہٰذا ہمیں بھی اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کرنی چاہئے، ہمیں بھی دُکھ تکلیف میں گِھری اسلامی بہنوں کی مدد (Help) کرنی چاہئے، ہمیں بھی اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ انہیں تحفے تحائف مثلاً مکتبۃُ المدینہ کی کتب و رسائل وغیرہ بھیجنے چاہئیں، ہمیں بھی قناعت کی زندگی گزارنی چاہئے، ہمیں بھی مال و دولت سے دل نہیں لگانا چاہئے، ہمیں بھی مال کی کثرت کے سبب بُرائیوں میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱/۳۶۸، رقم: ۱۰۲۱

اور ہمیں بھی راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرکے اس کی برکات حاصل کرنی چاہئیں۔

یادرکھئے! ابھی جو ہم نے حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شانِ سخاوت کا واقعہ سنا یہ آپ کی شانِ سخاوت کا ایک ہی واقعہ نہیں ہے، بلکہ آپ کی سیرت کو مزید گہرائی سے پڑھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ آپ کا دریائے سخاوت ہر وقت اپنے جوبَن پر رہتا تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے راہِ خدا میں خرچ کرنے کے حوالے سے آپ کی سیرت کی چند ایمان افروز مختصر جھلکیاں ملاحظہ کرتی ہیں تاکہ ہمیں بھی راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ ملے، چُنانچہ

ابنِ عُمر کا راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ

☆حضرت ابنِ عمر کسی سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاتے، ☆حضرت ابنِ عُمر اپنے مال میں جو چیز سب سے زیادہ پیاری ہوتی اسے اللہ کی رضا کے لئے صدقہ کردیتے، ☆حضرت ابنِ عُمر اپنے کسی غلام کو اچّھی حالت میں ملاحظہ فرماتے تو اسے رضائے الٰہی کی خاطر آزاد کردیتے، ☆حضرت ابنِ عُمر نے ایک بار ایک عُمدہ اور مہنگا اُونٹ خریدا اور پھر اس اونٹ کو سجا سنوار کر راہِ خدا میں قربانی کے لئے پیش کردیا، ☆حضرت ابنِ عُمر نے ایک بار اپنی ایک پسندیدہ اُونٹنی راہِ خدا میں قربانی کے لئے پیش کردی، ☆حضرت ابنِ عُمر کو جب بھی اپنے مال واَسباب میں سے کوئی چیز اچّھی لگتی تو اسے صدقہ کرکے آخرت کے لئے ذخیرہ کرلیتے، ☆حضرت ابنِ عُمر نے ایک بار یہ آیتِ کریمہ تلاوت کی ﴿لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ؕ﴾ (پ۴، آل عمران: ۹۲) (ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو)۔

پھر اپنی ایک پسندیدہ لونڈی رُمَیْثَہ کو رضائے الٰہی کی خاطر آزاد کردیا، ☆حضرت ابنِ عُمر بعض اوقات تو30، 30ہزار دِرہم ایک ہی مجلس میں صدقہ کر دیا کرتے تھے، ☆حضرت ابنِ عُمر کے پاس کہیں سے 22 ہزار دِینار (سونے کے سکّے) آئے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وہ تمام دِینار مجلس ختم کرنے سے پہلے ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیئے، ☆حضرت ابنِ عُمر نے اپنی زندگی میں ایک ہزار(One Thousand) یا اس سے زائد غلام آزاد فرمائے۔ ☆حضرت ابنِ عُمر نے ایک مرتبہ اپنی کچھ زمین 200 اُونٹنیوں کے بدلے فروخت کی پھر ان میں سے 100 اونٹنیاں راہِ خدا کے مسافروں پر وقف فرما دیں، ☆حضرت ابنِ عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو ایک بار حضرت اَمیرِ مُعاوِیہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کی طرف سے ایک لاکھ درہم بھیجے گئے۔ ابھی سال بھی نہیں گزرا تھا کہ آپ کے پاس ان میں سے ایک درہم بھی نہ بچا یعنی تمام کے تمام راہِ خدا میں صدقہ کر دیئے، ☆حضرت ابنِ عُمر کی بارگاہ میں ایک مسکین کئی بار آیا مگر آپ نے اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹایا بلکہ ہر مرتبہ اسے انگور کا گچھا عنایت فرماتے رہے، حالانکہ انگور آپ کو پسند تھے، ☆حضرت ابنِ عُمر کو ایک مرتبہ مچھلی (Fish) کھانے کی خواہش ہوئی، اچانک سائل آیا تو فوراً اس پر صدقہ کر دی، آپ سے عرض کی گئی: سائل کو دوسرا کھانا دے دیتے؟ تو ارشاد فرمایا: لیکن عبدُاللہ کو تو یہ مچھلی پسند تھی (اور پسندیدہ چیز کا صدقہ افضل ہے)، ☆حضرت ابنِ عُمر جب گھر تشریف لاتے تو فرماتے: فلاں کو کھانا بھجوا دینا، اس فلاں کو بھی کھانا بھجوا دینا، ☆حضرت ابنِ عُمر رات کے کھانے میں مسکینوں کو اپنے کھانے میں ضرور شامل فرماتے اور جس رات وہ نہ آتے تو اس رات کھانا ہی نہ کھاتے

تھے۔[1] اَلْغَرَض! آپ دن رات راہِ خدا میں خرچ کرنے کی کوشش میں رہتے تھے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ کی تربیّت مشہور صحابیِ رسول، آپ کے والدِ محترم حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی آغوش میں ہوئی تھی اور والدِ محترم کی شاندار تربیّت کی بدولت حضرت ابنِ عُمر نے بھی کئی مرتبہ اپنی کثیر دولت اور پسندیدہ چیزیں راہِ خدا میں پیش کر دیں۔ آیئے! حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک ایمان افروز واقعہ حضرت ابنِ عُمر کی ہی زبانی سنئے، چُنانچہ

ابنِ عُمر اور راہِ خدا میں خرچ

حضرت عبدُ اللہ بن عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اَمیرُ المومنین! حضرت عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی بارگاہ میں عراق سے مال بھیجا گیا، آپ نے اسے تقسیم (Distribute) کرنا شروع کر دیا، اتنے میں ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: اے اَمیرُ المومنین! اگر کچھ مال دشمن یا کسی نازل ہونے والی مصیبت سے بچاؤ کے لئے باقی رکھ لیں تو بہتر ہوگا۔ حضرت عُمر نے فرمایا: اللہ تجھے ہلاک کرے! تو شیطانی بولی بول رہا ہے اور اللہ نے اس مال کے بارے میں مجھے حُجّت سکھائی ہے۔ اللہ کی قسم! میں آنے والے کل کی خاطر آج اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا، میں تو مسلمانوں کے لئے وہی کروں گا جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے لئے کیا۔[2]

---

1 . . . حلیۃ الاولیاء، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، ۱/۳۶۳تا۳۷۰ملتقطا

2 . . . حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۱، رقم:۱۰۷

گلی سے ان کی شیطاں دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے
ہے ایسا رُعب ایسا دبدبہ فاروقِ اعظم کا

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص۵۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان راہِ خدا میں خرچ کرنے کے بارے میں کس قدر کُھلے دل کے مالک تھے، جب صحابۂ کرام راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ارادہ کرلیتے تو بالآخر خرچ کرکے ہی دم لیتے تھے، اس لئے کہ صحابۂ کرام کی نظریں اسباب پر نہیں اسباب پیدا کرنے والے کی قدرت پر ہوتی تھیں، صحابۂ کرام کو اللہ کریم کی ذات پر پورا بھروسا ہوتا تھا، صحابۂ کرام کو اس بات کا پکا یقین تھا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ پہلے سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ چُنانچہ رسولِ انور، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عظمت نشان ہے: صدقے سے مال کم نہیں ہوتا۔[1] اگرچہ ظاہری طور پر مال کم ہوتا نظر آتا ہے لیکن حقیقت میں بڑھ رہا ہوتا ہے۔

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: زکوٰۃ دینے والے کی زکوٰۃ ہر سال بڑھتی ہی رہتی ہے۔ یہ تجربہ ہے جو کسان کھیت میں بیج پھینک آتا ہے وہ بظاہر بوریاں خالی کرلیتا ہے لیکن حقیقت میں مع اضافے کے بھرلیتا ہے۔ گھر کی بوریاں چوہے، سُرسُری وغیرہ کی آفات سے ہلاک ہوجاتی ہیں یا یہ مطلب ہے کہ جس مال میں سے

---

1 … معجم اوسط، ۱/۶۱۸، حدیث: ۲۲۷۰

صَدَقہ نکلتا رہے اُس میں سے خرچ کرتے رہو اِنْ شَآءَ اللہ بڑھتا ہی رہے گا، کُنویں کا پانی بھرے جاؤ تو بڑھے ہی جائے گا۔[1]

اگر ہم قرآنِ کریم پڑھیں اور اس کی آیات میں غور کریں تو یہی نکتہ (Point) ہمارے سامنے ظاہر ہو جاتا ہے کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتا بلکہ اللہ پاک کی رحمت سے کئی گنا بڑھ جاتا ہے، چُنانچہ

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ آیت نمبر 261 میں ارشاد ہوتا ہے:

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَ اللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ (۲۶۱)

(پ۳، البقرة: ۲۶۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: اُن کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خَرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اُوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وُسعت والا عِلم والا ہے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ صراطُ الجنان جلد 1 صفحہ 395 پر ہے: راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کی فضیلت ایک مثال کے ذریعے بیان کی جارہی ہے کہ یہ ایسا ہے جیسے کوئی آدمی زمین میں ایک دانہ بیج ڈالتا ہے جس سے سات (7) بالیاں اُگتی ہیں اور ہر بالی میں سو (100) دانے پیدا ہوتے ہیں۔ گویا ایک دانہ بیج کے طور پر ڈالنے والا سات سو (700) گنا زیادہ حاصل کرتا ہے، اسی طرح جو شخص راہِ خدا میں خرچ کرتا

---

1 ... مرآۃ المناجیح، ۳/ ۹۳

ہے، اللہ پاک اُسے اس کے اِخلاص کے اعتبار سے سات سو (700) گنا زیادہ ثواب عطا فرماتا ہے اور یہ بھی کوئی حد نہیں بلکہ اللہ پاک کے خزانے بھرے ہوئے ہیں اور وہ کریم وجوّاد ہے، جس کیلئے چاہے اسے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا فرما دے۔[1]

پارہ 3 سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 265 میں ارشادِ باری ہے:

وَ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ تَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِۚ فَاِنْ لَّمْ یُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲۶۵﴾ (پ۳، البقرۃ:۲۶۵)

ترجمۂ کنزالعرفان: اور جو لوگ اپنے مال اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لیے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لیے خرچ کرتے ہیں ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا۔ پھر اگر زوردار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔

پارہ 22 سُوْرَۃُ السَّبا کی آیت نمبر 39 میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗۚ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ﴿۳۹﴾ (پ۲۲، السبا:۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! جس طرح قرآنِ کریم میں راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیبیں موجود ہیں اسی طرح کثیر اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی راہِ خدا میں

---

[1]... تفسیر صراط الجنان، پ۳، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۱، ۱/۳۹۵

خرچ کرنے والوں کے لئے خوش خبریاں ارشاد فرمائی گئی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چُنانچہ

راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرماتا ہے: خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جس نے اپنا زائد مال راہِ خدا میں خرچ کیا تو اس کے لئے سات سو گُنا اَجر ہے اور جس نے اپنی جان اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کیا، یا کسی مریض کی عِیادت کی، یا اَذِیّت دینے والی چیز کو ہٹایا تو اس کے لئے دس گنا اجر ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: ایک دِینار وہ ہے جو تم نے اللہ پاک کی راہ میں خرچ کیا، ایک دِینار وہ ہے جو تم نے کسی غلام پر خرچ کیا، ایک دِینار وہ ہے جو تم نے کسی مسکین پر خرچ کیا اور ایک دِینار وہ ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا، ان میں سب سے زیادہ اجر اُس دِینار کا ہے جو تم نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔[3]
4. ارشاد فرمایا: زیادہ مال والے ہلاک ہو گئے سوائے اس کے جو اللہ پاک کے بندوں میں کثرت سے اپنا مال خرچ کرے اور وہ تھوڑے ہیں۔[4]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے! راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کو سات سو(700) گنا اجر

---

1 ... بخاری، کتاب التفسیر، باب وکان عرشه علی الماء، ۳/۲۴۵، حدیث: ۴۶۸۴

2 ... مسند امام احمد، مسند ابی عبیدة بن الجراح... الخ، ۱/۴۱۴، حدیث: ۱۶۹۰

3 ... مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة... الخ، ص۳۸۸، حدیث: ۲۳۱۱

4 ... مسند امام احمد، مسند ابی هریرة، ۳/۱۸۰، حدیث: ۸۰۹۱ ملتقطا

وثواب عطا کیا جاتا ہے، راہِ خدا میں کثرت سے خرچ کرنے والے ہلاکت سے بچ جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر ہم بھی ثوابِ آخرت کی حق دار بننا چاہتی ہیں، اگر ہم بھی ہلاکت و بربادی سے بچنا چاہتی ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ہم مال و دولت سے دل لگانے کے بجائے اسے راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کریں، مثلاً اپنے غریب بہن بھائیوں اور دیگر مَحرم رشتے داروں پر خرچ کریں، غریب سہیلیوں پر خرچ کریں، غریب پڑوسی اسلامی بہنوں پر خرچ کریں، معذور اسلامی بہنوں پر خرچ کریں، مقروض اسلامی بہنوں کو قرض کی دلدل سے نکالنے کے لئے خرچ کریں، جن اسلامی بہنوں کے آپریشن، رقم نہ ہونے کے سبب رکے ہوئے ہیں ان کے آپریشن کروانے میں خرچ کریں، غریب بیواؤں پر خرچ کریں، تقسیمِ رسائل کی مد میں خرچ کریں، لنگرِ رضویہ کی مد میں خرچ کریں اور مرشدِ کریم کی دُعاؤں سے حصہ پانے والی بن جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کسی نہ کسی حوالے سے پریشان دکھائی دیتی ہے، مثلاً کوئی گھر میں بے برکتی کا رونا روتی ہے، کوئی اولاد کی نافرمانی کے شکوے کرتی ہے، کئی عرصۂ دراز سے طرح طرح کی بیماریوں میں جکڑی ہوئی ہیں، علاج پر بے تحاشہ پیسہ خرچ کر رہی ہیں، مہنگی دوائیں کھا رہی ہیں، مگر پھر بھی تندرست نہیں ہو پاتی۔

ہم سوچیں کہ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے اور اس کے کیا کیا اسباب ہو سکتے ہیں؟ کہیں یہ نمازیں نہ پڑھنے کا نتیجہ تو نہیں؟ کہیں یہ مال سے مَحَبّت کا وبال تو نہیں؟

کہیں یہ راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے کا نتیجہ تو نہیں، کہیں یہ دوسروں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل سنا کر، ان کو ترغیبیں دلا کر خود خرچ کرنے سے پیچھے ہٹ جانے کے سبب سے تو نہیں؟ کہیں یہ غربت و اَفلاس میں گزرے دور کو بھلانے کی سزا تو نہیں؟ کہیں یہ مال کی کثرت کے باوجود غریبوں کو بھول جانے کے سبب سے تو نہیں؟

اگر ایسا ہے تو ہمیں ڈر جانا چاہئے اور اپنی حالت بدلنی چاہئے، نمازوں کی پابندی کرنی چاہئے، مال و دولت کی مَحَبّت کو دل سے نکالنا چاہئے، دولت کی کثرت پر غرور نہیں کرنا چاہئے، مساجِد، جامعات، مدارِس اور مَدَنی مراکز کی تعمیرات میں تعاون کرنا چاہئے، غریب اسلامی بہنوں کی مالی مدد کرنی چاہئے، دوسری اسلامی بہنوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل سنانے اور انہیں ترغیبیں دلانے کے ساتھ ساتھ خود بھی راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کرنا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! صحابۂ کرام کا کردار ہر حوالے سے ہمارے لئے عمل کے لائق ہے۔ صحابۂ کرام صرف زبانی کلامی دعوؤں کی حد تک ہی محدود نہ تھے، بلکہ عملی طور پر سخاوت اور راہِ خدا میں خرچ کرنا ان کی گُھٹی میں شامل تھا۔ آیئے! ترغیب کے لئے 4 دلچسپ واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

(1) عظیمُ الشان سخاوت

حضرت امام زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں، حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عہدِ مبارک میں حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے مال میں سے 4 ہزار دِینار راہِ خدا میں صدقہ کیے، پھر 40 ہزار دِینار اور چند دنوں کے بعد مزید 40 ہزار دِینار صدقہ کئے اور پھر ایک بار حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف نے 500

سواریاں مع ساز وسامان راہِ خدا میں صدقہ کیں۔ آپ کو مال کا زیادہ تر حصہ تجارت (Trade) سے حاصل ہوتا تھا۔(1)

(2) صدقہ بُری موت سے بچاتا ہے

حضرت محمد بن عُثمان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، بینائی چلی جانے کے بعد صحابیِ رسول حضرت حارِثہ بن نُعْمان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حُجرے کے دروازے سے اپنی نماز کی جگہ تک ایک رسی باندھ رکھی تھی اور اپنے پاس کھجوروں سے بھری ایک ٹوکری رکھ لیتے تھے۔ جب کوئی سائل آتا اور سلام کرتا تو حضرت حارِثہ بن نُعْمان ٹوکری سے کچھ کھجوریں لیتے پھر رسّی کے ذریعے سائل کے پاس آتے اور اسے کھجوریں عطا فرماتے۔ حضرت حارِثہ بن نُعْمان کے گھر والے عرض کرتے کہ ہم اس کام میں آپ کی مدد کر دیتے ہیں لیکن آپ فرماتے: میں نے حضور نبیِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مسکین کو کوئی چیز دینا (یعنی صدقہ کرنا) بُری موت سے بچاتا ہے۔“(2)

(3) اُدھار لے کر صدقہ کیا

حضرت اِبْنِ شَوْذَب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں، حضرت حَسّان بن ابوسِنان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بصرہ کے تاجروں میں سے تھے لیکن اَہْوَاز (ایران کے شہر) میں رہائش پذیر تھے۔ بصرہ میں ایک شخص آپ کا شراکت دار (Partner) تھا، حضرت حَسّان بن

1…معجم کبیر، ١٢٩/١، حدیث:٢٦٥

2…معجم کبیر، ٢٢٨/٣، حدیث:٣٢٢٨

ابوسِنان بصرہ میں اسے سامانِ تجارت مہیا کرتے اور سال کے اختِتام پر دونوں جمع ہو کر منافع تقسیم کرلیتے پھر حضرت حَسّان بن ابوسِنان اپنے حصّے کی رقم سے گزر بسر کے لئے نکال کربقیہ رقم صدقہ کردیتے۔ ایک مرتبہ حضرت حَسّان بن ابوسِنان بصرہ تشریف لے گئے، جتنی رقم صدقہ کرنے کا ارادہ تھا آپ نے اتنی رقم صدقہ کردی، بعد میں کسی نے بتایا کہ فلاں گھرانے کے لوگ ضَرورت مند ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ چُنانچہ پھر حضرت حَسّان بن ابوسِنان نے 300 درہم اُدھار لئے اور انہیں بھجوادیئے۔(1)

(4) تھیلیاں بھر بھر کر تقسیم فرمادیں

حضرت سُفیان بن عُیَیْنہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: میرے والدِماجد کو وراثت میں 50000 ہزار درہم ملے تو انہوں نے تھیلیاں بھر بھر کر اپنے بھائیوں میں تقسیم کردیں اور فرمایا: میں نماز میں اللہ کریم سے اپنے بھائیوں کے لئے جنّت کا سوال کیا کرتا تھا تو مال میں ان سے بخل کیوں کروں؟(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! اللہ والوں کے سینوں میں اُمَّتِ محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غریبوں اور حاجت مندوں کا کس قدر درد بھرا ہوا تھا، انہیں جب پتا چلتا کہ فلاں مسلمان ضرورت مند ہے تو اسی وقت اس کی حاجت وضرورت کو پورا فرمادیا

---

1 ۔۔۔ حلیۃ الاولیاء، حسان بن ابی سنان، ۳/۱۳۸، رقم: ۳۴۶۲

2 ۔۔۔ احیاء العلوم، کتاب ذم البخل وذم حب المال، بیان فضیلۃ السخاء، ۳/۳۰۵

کرتے۔ اللہ کرے ایسا درد ہمیں بھی نصیب ہو جائے، ایسی سوچ ہمیں بھی مل جائے، ہمیں بھی غریب اسلامی بہنوں کے دکھ درد کو سمجھنے والا دل نصیب ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی صحابۂ کرام اور بُزرگانِ دین کی تعلیمات پر عمل پیرا ہے۔ اس مَدَنی ماحول کی برکت سے کئی لوگوں کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ذہن ملا۔ لہٰذا اگر ہم چاہتی ہیں کہ کنجوسی کی عادت ہم سے دور ہو، راہِ خدا میں خرچ کرنے کا جذبہ نصیب ہو تو عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول کو مضبوطی سے تھام لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زکوٰۃ کی فضیلت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رہے! راہِ خدا میں خرچ کرنے کا ایک اَہم ترین ذریعہ زکوٰۃ کی ادائیگی بھی ہے۔ زکوٰۃ کے فضائل بیان کرتے ہوئے رسولِ ہاشمی، مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی بے شک اللہ پاک نے اُس سے شَر کو دور کر دیا۔[1] ایک اور مقام پر فرمایا: اپنے مال کی زکوٰۃ نکال کہ وہ پاک کرنے والی ہے، تجھے پاک کر دے گی۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہر سال خوش نصیب مسلمان اللہ کریم اور رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین پر لَبَّیْک کہتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کی سعادت

1…معجم اوسط، ۱/۴۳۱، حدیث: ۱۵۷۹

2…مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۲۷۳، حدیث: ۱۲۳۹۷ ملتقطا

حاصل کرتے ہیں۔

چندے کی ترغیب

اَلْحَمْدُلِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ ملک چلنے والے ہزاروں مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ قائم ہیں، جو دِینی فضیلت کے لحاظ سے بہت اَہمیت کے حامل ہیں، یہی وجہ ہے کہ اِن مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کو قائم رکھنے کے لئے اِن پر مختلف اَخراجات کی مَد میں سالانہ اربوں روپے خرچ کئے جاتے ہیں، جس کے لئے وقتاً فوقتاً مَدَنی چینل کے ذریعے ٹیلی تھون (یعنی چندہ جمع کرنے کی مہم) کی بھی سیٹنگ ہوتی ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! شَعْبانُ الْمُعَظَّم کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس کے بعد ماہِ رَمضان کی آمد آمد ہو گی۔ یہ وہ مبارک مہینے ہیں جن میں مسلمان کثرت سے صدقہ و خیرات کرتے ہیں، لہٰذا آپ سے بھی گزارش ہے کہ خصوصاً ان مہینوں میں طَلَبۂ عِلمِ دِین کی دُعاؤں سے حِصّہ پانے، دعوتِ اسلامی کی ترقّی اور مدارِسُ المدینہ و جامعاتُ المدینہ کے نظام کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لئے زکوٰۃ، فِطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ اور عُشر وغیرہ کے ذریعے نہ صرف خُود تعاوُن فرمائیے، بلکہ دوسری اسلامی بہنوں سے رابطہ (Contact) کرکے اُنہیں بھی اِس کی ترغیب دِلائیے، ہمارے دو جملے بولنے اور اِنفرادی کوشش کرنے سے اگر کسی کا مَدَنی ذہن بن گیا، اُس نے اپنی زکوٰۃ، فِطرات، صَدَقات و خَیرات، نفلی چندہ یا عُشر وغیرہ دعوتِ اسلامی کو دے دیا تو ہمارے لیے بھی ثوابِ جارِیہ بن جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سیرتِ حضرت لعل شہباز قلندر

پیاری پیاری اسلامی بہنو! شعبان کا مبارک مہینا اپنی برکتیں لٹا رہا ہے۔اس مہینے کی 18 تاریخ کو سندھ کے مشہور صوفی بزرگ، حضرت لعل شہباز قلندر سَیِّد محمد عثمان مَرْوَنْدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا عرسِ پاک بھی ہوتا ہے۔ آیئے! اسی مناسبت سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سیرتِ پاک کی چند جھلکیاں سنتی ہیں: چنانچہ

ابتدائی حالات

☆حضرت سَیِّد محمد عثمان مَرْوَنْدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ۵۳۸ ہجری بمطابق 1143 عیسوی میں آذربائیجان کے قصبہ "مَرْوَنْد" میں پیدا ہوئے۔[1] ☆آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا نام سَیِّد محمد عثمان ہے جبکہ آپ اپنے لقب "لعل شہباز" سے مشہور ہیں۔[2] ☆حضرت لعل شہباز قلندر کے والد گرامی حضرت مولانا سَیِّد کبیرُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے وقت کے مشہور عالِم دین اور اللہ پاک کے ولی تھے، ☆حضرت لعل شہباز قلندر کی والدہ ماجدہ نیک اور عبادت گزار خاتون ہونے کے ساتھ ساتھ قناعت پسندی اور سخاوت جیسی عمدہ صفات کی بھی مالک تھیں۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چہرۂ انور پر لال رنگ کے قیمتی پتھر "لعل" کی طرح سرخ کرنیں پھوٹتی محسوس ہوتی تھیں اسی مناسبت سے آپ "لعل" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر کی ولادت سے پہلے امام عالی مقام امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے آپ کے والد کو خواب میں یہ

1...اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۲۳

2...شان قلندر، ص ۲۶۴ ملخصاً

بِشارت دی: ہم تمہیں وہ شہباز عطا کرتے ہیں جو ہمیں ہمارے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عطا ہوا ہے۔ اس بِشارت کے بعد حضرت لعل شہباز قلندر کی ولادت ہوئی۔[1] ☆حضرت لعل شہباز سلسلۂ قلندریہ سے بھی تعلق رکھتے تھے اسی لئے آپ کو قلندر کہا جاتا ہے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے ابتدائی دینی تعلیم اپنے والد سَیِّد کبیرُ الدّین سے حاصل کی، ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے سات سال کی عمر میں قرآنِ پاک حفظ کرلیا تھا۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر زبردست عالِمِ دِین تھے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر زبردست شاعر بھی تھے۔ ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے کچھ مضامین پر کتابیں بھی لکھی ہیں جو اُس دور کے مدارس کے نصاب میں بھی شامل تھیں[2] ☆حضرت لعل شہباز قلندر نے 21 شعبانُ الْمُعَظَّم 673 ہجری میں وصال فرمایا۔[3] ☆حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے جس جگہ وصال فرمایا وہیں آپ کا روضۂ مبارکہ تعمیر ہوا اور آج تک مخلوقِ خدا وہاں حاضر ہو کر فیوض و برکات سمیٹتی ہے۔

مِسواک سایہ دار درخت بن گئی

آیئے! حضرت لعل شہباز قلندر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی ایک کرامت سنتی ہیں: چنانچہ گرمیوں کے دن تھے، سورج پوری آب و تاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور حضرت لعل شہباز قلندر اپنی خانقاہ کے صحن میں وضو فرما رہے تھے۔

1 . . . اللہ کے خاص بندے، عبدہ، ص ۵۲۴

2 . . . سیرت پاک حضرت لعل شہباز قلندر، ص ۲۴ بتغیر

3 . . . حدیقۃ الاولیاء (سندھی)، ص ۹۹، معیار سالکانِ طریقت (سندھی)، ص ۴۲۵

ایک عقیدت مند نے دھوپ کی تپش(Heat) کو دیکھتے ہوئے عرض کی: حضور! ہم اس جگہ پر ایک سایہ دار درخت لگائیں گے تاکہ آنے والے اس کے سائے میں آرام پائیں۔ حضرت لعل شہباز قلندر نے وضو سے فراغت کے بعد ایک مرید کو اپنی مسواک دیتے ہوئے فرمایا: اسے یہاں زمین میں گاڑ دو۔ حکم کی تعمیل کرتے ہوئے مسواک زمین میں گاڑ دی گئی۔ اگلے ہی دن اس مسواک میں ہری ہری شاخیں نمودار ہو گئیں اور چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی سی مسواک ایک تناور سایہ دار درخت بن گئی۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِ محترم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس نے مجھ سے محبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (2)

چلنے کی سُنّتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اَمیرِ اَہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**163 مَدَنی پھول**" سے چلنے (Walking) کی سُنّتیں اور آداب سنتی ہیں:

---

1 . . . شانِ قلندر، ص ۱۳۳ وغیرہ

2 . . . مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

☆پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیْ اِسْرَائِیل کی آیت نمبر 37 میں اِرشادِ باری ہے:

وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ﴿۳۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۳۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بے شک تُو ہر گز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہر گز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔

☆فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: ایک شخص دو چادریں اَوڑھے ہوئے اِترا کر چل رہا تھا اور گھمنڈ میں تھا، وہ زمین میں دھنسا دیا گیا، وہ قِیامت تک دھنستا ہی جائے گا۔[1] ☆رسولِ اکرم، تاجدارِ حرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو کسی قَدر آگے جھک کر چلتے گویا کہ آپ بُلندی سے اُتر رہے ہیں۔[2] ☆اگر کوئی رُکاوٹ نہ ہو تو راستے کے کنارے کنارے درمیانی رفتار سے چلئے، نہ اتنا تیز کہ لوگوں کی نگاہیں آپ کی طرف اُٹھیں اور نہ اِتنا آہستہ کہ آپ بیمار لگیں۔ ☆راہ چلنے میں پریشان نظری (یعنی بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنا) سنّت نہیں، نیچی نظریں کئے پُروَقار طریقے پر چلئے۔ ☆چلنے یا سیڑھی چڑھنے اُترنے میں یہ احتیاط کیجئے کہ جوتوں کی آواز پیدا نہ ہو۔

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب "سُنّتیں اور آداب" اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے "101 مَدَنی پھول" اور "163 مَدَنی پھول" ھدیۃً حاصل کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... مسلم، کتاب اللباس و الزینۃ، باب تحریم التبختر...الخ، ص ۸۹۰، حدیث: ۵۴۶۵ ملخصاً

2 ... شمائل ترمذی، باب ماجاء فی مشیۃ رسول اللّٰہ، ص ۸۷، رقم: ۱۱۸

بیان:16 ہر مُبلّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

دُرودِ پاک کی فضیلت

مکی آقا، مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے قرآنِ پاک پڑھا، رَبِّ کریم کی حمد کی، نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود شریف پڑھا اور اپنے رَبِّ کریم سے مغفرت طلب کی تو اُس نے بھلائی اُس کی جگہ سے تلاش کرلی۔[1]

اپنے خطا واروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروروں دُرود

(حدائق بخشش، ص۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اچّھی اچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[2]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القراٰن، ۲/۳۷۳، حدیث: ۲۰۸۴

2 ... معجم کبیر، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰـہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰـهِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافَحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمارے آج کے بیان کا موضوع ہے **"قرآن سیکھنے سکھانے کے فضائل"** جس میں ہم صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کے قرآن سکھانے کے واقعات، قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے، قرآنِ کریم سکھانے کا ثواب، اَحکامِ قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخروی نقصان، قرآن و حدیث میں بیان کردہ تلاوت کرنے والوں کے فضائل، تلاوتِ قرآن کے تَعَلُّق سے بُزرگانِ دین کے واقعات اور بہت سے عُمدہ نِکات سیکھنے اور سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

تعلیمِ قرآنِ پاک کو ترجیح دی

اَمیرُ المومنین، حضرت عُمر فارُوقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دَورِ خِلافت میں جب مُلکِ شام(Syria) فَتح ہوا تو حضرت یزید بن ابو سُفیان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے فارُوقِ اعظم کو خط (Letter) لکھا کہ شامیوں کی کثرت کے باعث کئی شہر آباد ہو گئے ہیں، یہاں ایسے لوگوں کی بہت زیادہ ضرورت ہے، جو انہیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیں اور ضروری دینی مسائل سمجھائیں، لہٰذا آپ ایسے اَفراد کے ذریعے میری مَدَد فرمائیں جو پڑھانے کی صَلاحِیَّت رکھتے ہوں۔ چُنانچہ اس عظیم کام کے لئے دو (2) صحابۂ کِرام یعنی حضرت مُعاذ بن جبل اور حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما نے خود کو پیش فرمایا،[1] مگر جب ان کے ساتھ حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اَمیرُ المومنین سے مدینہ شریف چھوڑ کر مُلکِ شام جانے کی اِجازت طَلَب کی، تو اَمیرُ المومنین نہ مانے، پھر حضرت ابو دَرْدَاء کے اِصْرار پر اس شَرْط کے ساتھ جانے کی اِجازَت دی کہ وہاں کے گورنر بن جائیں لیکن حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے گورنر بننا قبول نہ کیا اور عرض کی: میں تو شام اس لئے جانا چاہتا ہوں تاکہ وہاں کے لوگوں کو اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھاؤں اور انہیں سنّت کے مُطابِق نماز پڑھاؤں۔ چُنانچہ آپ کا نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ دیکھ کر اَمیرُ المومنین حضرت عُمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مزید انکار نہ فرما سکے اور آخر کار انہیں جانے کی اِجازت عطا فرما دی۔[2]

1۔۔۔طبقات ابن سعد، ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول اللہ، ۲/ ۲۷۲ ملتقطا

2۔۔۔تاریخ ابن عساکر، رقم: ۵۴۶۴، عویمر بن زید بن قیس، ۴۷/ ۱۳۵

پھر روانگی سے پہلے اَمیرُ المومنین حضرت فاروقِ اعظم نے اِن تینوں حضرات سے ارشاد فرمایا: حِمْص شہر سے اِبتدا کیجئے گا، آپ وہاں کے رہنے والوں کی طبیعتیں مختلف (Different) پائیں گے، کچھ لوگ بہت جلد قرآن کی تعلیم حاصل کرلیں گے، جب دیکھیں کہ لوگ اب آسانی سے تعلیم حاصل کررہے ہیں تو ایک فرد اُن کے پاس ٹھہر جائے اور ایک آگے دِمَشْق جبکہ تیسرا فلسطین چلا جائے۔ لٰہذا یہ تینوں حضرات حِمْص تشریف لائے اور اتنا عرصہ وہاں رہے کہ ان لوگوں کی تعلیم پر اطمینان ہوگیا، پھر حضرت عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تو وہیں ٹھہر گئے اور حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دِمَشْق کی طرف چلے گئے اور حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فلسطین تشریف لے گئے۔[1]

بس شوق مجھے نعت و تلاوت کا خدا دے　　　فلموں سے ڈراموں سے دے نفرت تو الٰہی

(وسائلِ بخشش مرمّم، ص۱۱۴)

شام والوں پر سب سے بڑا احسان

پیاری پیاری اسلامی بہنو! مشہور صحابیِ رسول، حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دِل میں لوگوں کو قرآن کی تعلیم سے آراستہ کرنے اور سُنّتیں سکھانے کا کیسا زبردست جذبہ موجود تھا کہ ان کاموں کے لئے مدینۂ منوّرہ کی پُر بہار فضاؤں کو چھوڑ کر شام (Syria) کا سَفَر اِختیار کیا۔ اگرچہ نیکی کی دعوت اور فیضانِ قرآن کو عام کرنے میں دیگر صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیا کرتے تھے مگر حضرت ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہ ہستی ہیں، جنہوں نے شام کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد کو

1 . . . طبقات ابن سعد، ذکر من جمع القرآن علی عهد رسول الله، ۲/۲۷۲ ملتقطا

قرآنِ کریم پڑھنا سکھایا، چُنانچہ

قرآنِ کریم سیکھنے والوں کے حلقے

جامع مَسجِدِ دِمَشْق میں نمازِ فَجْر کے بعد روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ حضرت اَبو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر قرآنِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ حضرت اَبو دَرْدَاء نے لوگوں کی کثرت کی بِنا پر 10،10 اَفراد پر مشتمل حلقے بنا رکھے تھے جن پر ایک ایک نگران و ذِمّہ دار مُقَرَّر تھا۔ وہ نگران ان کو پڑھاتا اور حضرت اَبو دَرْدَاء مِحْراب میں کھڑے ہو کر سب کی نگرانی فرمایا کرتے، جب کوئی شخص غلطی (Mistake) کرتا تو حلقے کا نگران اس کی اِصلاح کرتا اور جب کوئی حلقے کا نگران غلطی کرتا سُنائی دیتا تو حضرت اَبو دَرْدَاء اس کی اِصلاح فرماتے۔ ایک بار حضرت اَبو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے ایک شاگرد کو قرآنِ کریم پڑھنے والوں کی تعداد شُمار کرنے کا حُکْم ارشاد فرمایا: اس وقت پڑھنے والے لوگوں کو شُمار کیا گیا تو ان کی تعداد 1600 سے کچھ زائد تھی۔ یہ سلسلہ اس کامیابی سے جاری رہا حتی کہ حضرت اَبو دَرْدَاء کے وِصال کے بعد آپ کے ایک مخلص شاگرد حضرت اِبنِ عامِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے یہ ذِمّہ داری نبھائی۔(1)

اسی طرح حضرت ابوموسیٰ اَشْعری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ آپ حضورِ انور، نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حُکْم پر لَبَّیْک کہتے ہوئے لوگوں کو قرآن سکھانے کے لئے یمن تشریف لے گئے تھے۔(2) اس کے بعد حضرت فارُوقِ

1…معرفۃ القراء الکبار، ابوالدرداء، ۱/۱۲۵ مفہوما

2…حلیۃ الاولیاء، ابوموسی الاشعری، ۱/۳۲۲، رقم:۸۵۳ ماخوذا

اَعْظَم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دَورِ خِلَافت میں اُن کے حُکْم پر حضرت ابو موسیٰ اَشْعری بصرہ جاکر قرآن و سنّت سکھانے میں مشغول رہے۔(1) حضرت ابورَجاعُطَارِدِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابو موسیٰ اَشْعری بصرہ کی اس مَسْجِد میں ہمارے پاس (قرآنِ پاک سیکھنے سکھانے کے) حلقوں میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ گویا میں اِس وقت بھی اِنہیں مُلاحظہ کر رہا ہوں کہ وہ دو سفید چادریں پہنے مجھے قرآنِ کریم پڑھا رہے ہیں۔(2)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعات سے بالخصوص ہمیں دو باتیں معلوم ہوئیں پہلی بات یہ معلوم ہوئی! جب کسی کو کوئی ذِمّہ داری دی جائے تو پہلے اس کی مَدَنی تَربِیّت بھی کی جائے تاکہ کم وقت میں اچّھے نتائج ظاہر ہوں جیسا کہ اَمیرُ المومنین حضرت عُمر فارُوقِ اَعْظَم نے صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو تعلیمِ قرآنِ پاک کے لئے روانہ کرنے سے پہلے جلد اور بہتر نتائج کے حُصول کے لئے ان کی مَدَنی تَربِیّت فرمائی۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ صحابہ کِرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم دین اور تعلیمِ قرآن کی خاطر ہر وقت، ہر قُربانی دینے کے لئے تیار رہتے تھے۔ لیکن افسوس! اب دین کی خاطر قُربانی دینے کا جذبہ کمزور ہوتا جارہا ہے، ہم میں سے کئی ایسی ہوں گی جنہیں دُرُست قرآن کریم پڑھنا آتا ہوگا مگر آہ! دوسروں کو پڑھانے کی بات کی جائے تو مصروفیات آڑے آجاتی ہیں۔ ہمارے گھر، گلی، محلوں میں کئی ایسی اسلامی بہنیں ہوں گی جنہیں دیکھ کر بھی قرآن پڑھنا نہیں آتا اسی طرح کثیر اسلامی بہنیں دُرُست قَواعِد و مَخارِج سے قرآن

1...دارمی، المقدمة، البلاغ عن رسول اللّٰہ وتعلیم السنن، ۱/۱۶۹، حدیث: ۵۶۰ ماخوذا

2...حلیة الاولیاء، ابو موسی الاشعری، ۱/۳۲۲، رقم: ۸۵۴

پڑھنا نہیں جانتیں، لہٰذا سُستی بھگایئے، ہمّت کیجئے! اسلامی بہنوں کی خیر خواہی کا جذبہ پیدا کیجئے اور انہیں قرآن سکھانے کے لئے کمربستہ ہو جایئے۔ پورا قرآنِ پاک کسی کو پڑھانے اور سکھانے کے اجر و ثواب کے تو کیا کہنے؟ ایک آیت بھی اگر کسی کو سکھا دی جائے تو اس پر بھی بے مثال اجر و ثواب ہے۔ آیئے! اس بارے میں 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں، چُنانچہ

قرآنِ پاک سکھانے کا ثواب

1. ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ کریم کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن اللہ کریم اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔[1]
2. ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ کریم کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا (Double) ثواب ہے۔[2]
3. ارشاد فرمایا: جس نے قرآنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔[3]
4. ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قرآنِ پاک میں ہے اس پر عمل بھی کیا، قرآنِ کریم اس کی شفاعت کرے گا اور جنّت میں لے

1… جمع الجوامع، ٧/٢٠٩، حدیث: ٢٢٤٥٤

2… جمع الجوامع، ٧/٢٠٩، حدیث: ٢٢٤٥٥

3… جمع الجوامع، ٧/٢٠٩، حدیث: ٢٢٤٥٦

جائے گا۔[1]

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے　　　تلاوت کرنا صُبح و شام میرا کام ہو جائے

(وہ ہم میں سے نہیں، ص ۱۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ مُبارَکہ میں جہاں قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کی شان اُجاگر ہوئی، وہیں یہ نکتہ بھی سامنے آیا کہ قرآنِ کریم سیکھنے سکھانے کے ساتھ ساتھ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ عُموماً بعض اسلامی بہنیں قرآن سیکھنے سکھانے کی سعادت تو پانے میں کامیاب ہو جاتی ہیں، لیکن قرآنی تعلیمات پر ان کا عمل نہیں ہوتا۔ قرآن کے اَحکام پر عمل نہ کرنے کے کیا کیا نقصانات سامنے آتے ہیں آیئے! سنتی ہیں، چُنانچہ

تفسیرِ صراطُ الجنان میں ہے جس کا خُلاصہ کچھ یوں ہے: افسوس! فی زمانہ قرآنِ کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی خراب ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان و غلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں بَرَکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت کرتے ہیں اور نہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے رَبِّ کریم نے اس کتاب میں ان کے لئے کیا فرمایا ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمانوں نے اس مُقَدَّس کتاب کو سینے سے لگا کر عزیز سمجھے رکھا اور اس کے دَستور و قوانین اور اَحکامات پر سختی سے عمل پیرا رہے تب تک دُنیا بھر میں ان کی شوکت کا ڈنکا بجتا رہا اور غیروں

---

1 ... تاریخ ابنِ عساکر، رقم: ۴۷۳۴، عقیل بن احمد... الخ، ۴۱/۳

کے دل مسلمانوں کا نام سن کر دہلتے رہے اور جب سے مسلمانوں نے قرآنِ عظیم کے اَحکام پر عمل چھوڑ رکھا ہے تب سے وہ دُنیا بھر میں ذلیل وخوار اور اَغیار کے محتاج ہو کر رہ گئے ہیں۔

قرآنِ کریم کے اَحکام پر عمل نہ کرنے کا دُنیوی نقصان تو اپنی جگہ، اُخروی نقصان بھی انتہائی شدید ہے، چُنانچہ

قرآن پر عمل نہ کرنے کا اُخروی نقصان

حضرت عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، نبیِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت مقبول ہے، جس نے (اس کے اَحکامات پر عمل کرکے) اسے اپنے سامنے رکھا تو یہ اسے پکڑ کر جنّت کی طرف لے جائے گا اور جس نے (اس کے اَحکامات کی خلاف ورزی کرکے) اسے اپنے پیچھے رکھا تو یہ اسے ہانک کر جہنم کی طرف لے جائے گا۔[1]

آیئے! اس ضمن میں ایک عبرت ناک حکایت سنئے:

قبر میں ابنِ طُولون کا حال

امیرِ اہلسنّت اپنی کتاب "فیضانِ سنّت" پہلی جِلد کے صفحہ نمبر 558 پر لکھتے ہیں: احمد ابنِ طُولون انتہائی عقلمند، انصاف پسند، بہادر، عاجزی پسند، خُوش اَخلاق، علم دوست اور سخی بادشاہ گزرا ہے۔ یہ حافظِ قرآن تھا اور نہایت خُوش اِلحانی کے ساتھ تلاوت کیا

1…معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۰ ملتقطا- تفسیر صراط الجنان، پ۸، الانعام، تحت الآیۃ: ۱۵۵، ۳/ ۲۴۷ ملخصا

کرتا تھا مگر ظالم بھی اوّل درجے کا تھا، اس کی تلوار خون ریزی کیلئے ہر وقت نِیام سے باہر رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے اِس نے جن لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی قید میں مرے ان کی تعداد اٹھارہ ہزار کے لگ بھگ تھی! اس کے اِنتقال کے بعد ایک شخص روزانہ اُس کی قَبْر پر تلاوت کیا کرتا تھا۔ ایک روز بادشاہ احمد ابنِ طُولون اُس کو خواب میں نظر آیا اور کہنے لگا: میری قَبْر پر قرآن مت پڑھا کرو! اُس نے پوچھا، کیوں؟ ابنِ طُولون نے جواب دیا، جب بھی کوئی آیت میری طرف سے گزرتی ہے، میرے سر پر ضَرب لگا کر پوچھا جاتا ہے، کیا تُو نے یہ آیت نہیں سُنی تھی؟[1]

قبر میں کچھ نہ دے سزا یاربّ سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! عُموماً آج دُنیاوی عُلوم و فُنُون سیکھنے سکھانے کا رُجحان جُنون کی حد تک زور پکڑتا جارہا ہے۔ ہر طرف اسی کی پزیرائی ہو رہی ہے، مختلف زبانوں پر عُبور حاصل کرنے کے لئے مسلسل بھاگ دوڑ جاری ہے، بعض اسلامی بہنیں وقتاً فوقتاً مختلف کمپیوٹر کورسز کرتی رہتی ہیں، انجینئرنگ کورسز کرتی ہیں، مختلف عُلوم و فُنُون کی ڈگریاں جمع کرتی ہیں، ان تمام کاموں کے لئے بھاری فیسیں بھرتی ہیں، کمپیوٹر اور بھاری مشینوں وغیرہ سے مُتَعلِّق پیچیدہ مسائل حل کرنے میں ماہر ہوتی ہیں، انگریزی فر فر بولتی ہیں وغیرہ۔ لیکن افسوس! وہ قرآن جس کو سیکھنے کے مُتَعلِّق بخاری شریف کی ایک حدیثِ پاک ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہ یعنی تم میں

---

1 … حیاۃ الحیوان الکبری، ۱/۴۶۰

بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔[1] جس قرآن کو سیکھنے کے لئے صحابہ کرام اور بُزرگانِ دین رات دن کوششیں کرتے رہے اسی قرآن کو سیکھنے کے لئے آج ہم غفلت کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔

یاد رکھئے! دُنیاوی عُلوم کا سیکھنا کوئی فرض وواجب نہیں البتہ دُرُست قَواعِد و مَخارِج کے ساتھ قرآن سیکھنا بہت ضروری ہے، جیسا کہ

کتنی تجوید سیکھنا فرض ہے؟

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحیحِ حُروف ہو (یعنی قَواعِدِ تجوید کے مطابِق حُرُوف کو دُرُست مَخارِج سے ادا کر سکے) اور غَلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔[2]

لیکن افسوس! اسلامی بہنوں کی اکثریت کا تو اب حال یہ ہے کہ انہیں دُرُست قَواعِد و مَخارِج کے ساتھ بِسْمِ اللہ شریف اور سورۂ فاتحہ بھی پڑھنی نہیں آتی۔ ذرا سوچئے! **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو کون سیکھے گا؟! اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** ہماری نمازیں کیسے دُرُست ہوں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کے پیغام کو کس طرح سمجھ پائیں گی؟! **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کی برکات کیسے سمیٹیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** قرآن کی اَہمیّت کو کیسے سمجھیں گی؟ **اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو** ہمارے دلوں کی سیاہی کیسے دُور ہو گی؟! **اگر ہم قرآن**

---

1 ... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷

2 ... فتاویٰ رضویہ، ۶/ ۳۴۳

پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو قرآن کے اَحکام پر کیسے عمل کر سکیں گی؟ اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو ہمارے گھر والے، ہمارے بچّے بچّیاں کس طرح قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے؟ اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو ہمارے دلوں کی ویرانی کس طرح دُور ہو گی؟ اگر ہم قرآن پڑھنا نہیں سیکھیں گی تو ہمارے گھروں میں برکات کا نزول کیسے ہو گا؟ حالانکہ پہلے کے مقابلے میں اب قرآنِ کریم کو سیکھنا انتہائی آسان ہوتا جارہا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قرآن کریم سیکھنے سکھانے کے بارے میں سن رہی ہیں۔ عُموماً بعض اسلامی بہنوں کو دیکھا گیا ہے کہ انہیں قرآن پڑھنا تو آتا ہے مگر افسوس! اس کی تلاوت کی توفیق سے محروم رہتی ہیں۔ غلاف و جُزدان میں لپیٹ کر کسی اونچی جگہ یا الماری میں بَرَکت کے لئے رکھ لیتی ہیں، ہفتوں، مہینوں بلکہ سالوں گزر جاتے ہیں مگر انہیں قرآنِ کریم کھولنے کی توفیق نصیب نہیں ہوتی، یونہی بعض حافظہ بھی پورا سال قرآن نہیں دہراتیں، بالفرض کوئی ترغیب دلائے تو کہتی ہیں: بہن ہمیں تو سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی آپ قرآنِ پاک پڑھنے کی بات کرتی ہیں، پورا دن گھر کے کام کاج کرتی ہیں، جھاڑو پونچھا دیتی ہیں کپڑے دھوتی ہیں، لہٰذا تھکاوٹ اور بھوک کی وجہ سے قرآنِ کریم پڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی، قرآن پڑھتے وقت نیند چڑھتی ہے، بچّے پڑھنے نہیں دیتے، فلاں فلاں مصروفیات بھی ہیں وغیرہ۔ الغرض اس طرح کے کھوکھلے بہانوں کے سبب تلاوتِ قرآن سے جی چرایا جاتا ہے۔ ہم کیسی مسلمان ہیں کہ جو روزانہ قرآن کا ایک رُکوع یا ترجمۂ قرآن کنزُالایمان و تفسیرِ صراطُ الجنان کے ساتھ کم از کم تین آیات

بھی نہیں پڑھ سکتیں؟، حالانکہ 63 مَدَنی انعامات میں سے ایک مَدَنی انعام یہ بھی ہے کہ **"کیا آج آپ نے کنزُ الایمان سے کم اَز کم تین آیات (مع ترجمہ وتفسیر) تلاوت کرنے یا سُننے کی سعادت حاصل کی؟"**

ذرا سوچئے! اخبار، ناول، ڈائجسٹ اور مختلف کہانیاں پڑھنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، فُضُول گپے لگانے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، سارا دن موبائل اور سوشل میڈیا استعمال کرنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، سہیلیوں کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے، گھومنے پھرنے کے لئے ہمارے پاس ٹائم ہے مگر آہ! رَبِّ کریم کے کلام کو دیکھنے، سننے اور اس کی تلاوت کے لئے ہمارے پاس ٹائم نہیں ہے۔ ترمذی شریف کی حدیثِ پاک میں قرآنِ کریم سیکھ کر اس کی تلاوت کرنے اور نہ کرنے والے کی مثال کس انداز میں بیان ہوئی ہے، آیئے! سنتی ہیں، چُنانچہ

تلاوت کرنے اور نہ کرنے والوں کی مثال

صحابہ کو قرآن سکھانے والے، اُمّت کو قرآن سمجھانے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: قرآنِ پاک سیکھو اور اس کی تِلاوت کرو، کیونکہ قرآنِ پاک کی مثال ایسے شخص کے لئے جو اسے سیکھتا ہے، پھر اس کی تِلاوت کرتا ہے اور اسے نماز میں پڑھتا ہے، کستوری سے بھرے ہوئے اس تھیلے (Bag) کی طرح ہے جس کی خُوشبو ہر طرف مہکتی ہے اور جو شخص قرآنِ کریم سیکھے مگر تِلاوت نہ کرے تو اس کی مِثال کستوری کے اس تھیلے کی طرح ہے جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو۔[1]

1 ...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ البقرۃ...الخ، ۴/۴۰۱، حدیث:۲۸۸۵

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم فُضُول کاموں سے منہ موڑیں، سُستی و کاہلی کو چھوڑیں اور قرآن سے رشتہ جوڑیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے والوں کے کیا کہنے کہ قرآنِ کریم میں ان کی تعریف بیان ہوئی ہے، چُنانچہ

تلاوتِ قرآن کرنے والوں کی تعریف

پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ کی آیت نمبر 121 میں ارشادِ ربّانی ہے:

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ۠(۱۲۱)

ترجَمۂ کنز الایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے، وہ جیسی چاہئے اس کی تلاوت کرتے ہیں، وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار (نقصان اُٹھانے والے) ہیں۔ (پ ۱، البقرة: ۱۲۱)

حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے: اس آیت میں ﴿اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ﴾ یعنی وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں سے مُراد رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہ اَصحاب ہیں، جو اللہ کریم کی آیات پر اِیمان لائے اور ان کی تصدیق کی۔[1] معلوم ہوا! قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا، ایمان والوں کا حصّہ اور اِنہی کا خاصّہ ہے۔

اسی طرح اَحادیثِ مُبارکہ میں بھی تلاوتِ قرآنِ کریم کے بے شُمار فضائل موجود ہیں۔ آیئے! تلاوتِ قرآن کے فضائل پر مشتمل 4 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے:

تلاوت کے فضائل پر 4 فرامینِ مصطفےٰ

1. ارشاد فرمایا: جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو

1 ... تفسیر در منثور، پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۲۱، ۱/۲۷۳

دس(10) کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا ﴿الٓمّٓ﴾ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔(1)

2. ارشاد فرمایا: بیشک لوگوں میں سے کچھ اللہ والے ہیں۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: قرآن پڑھنے والے کہ یہی لوگ اللہ والے اور خواص میں شامل ہیں۔(2)

3. ارشاد فرمایا: دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جس طرح لوہے کو زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کی گئی: یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اس کی صفائی کس چیز سے ہو گی؟ ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن اور موت کی یاد سے۔(3)

4. ارشاد فرمایا: گانے والی لونڈی کا مالک جتنی توجہ سے اسے سنتا ہے اللہ کریم اس سے زیادہ توجہ قرآن پڑھنے والے کی طرف فرماتا ہے۔(4)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی　　معاف فرما میری خطا ہر الٰہی
تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی　　نہ کیوں کبھی بھی میں واہی تباہی

(تلاوت کی فضیلت، ص۶)

سُبْحٰنَ اللہ! سنا آپ نے! تلاوتِ قرآن کرنے والوں کے فضائل قرآنِ کریم اور اَحادیثِ طیّبہ میں بیان ہوئے ہیں، لہٰذا اب تو ہمیں اپنی عادت کو تبدیل کرنا چاہئے، اب

---

1 ...ترمذی، کتاب فضائل القراٰن، باب ماجاء من قرء...الخ، ۴/۴۱۷، حدیث: ۲۹۱۹

2 ...ابن ماجه، کتاب السنة، باب فضل من تعلم القرآن وعلمه، ۱/۱۴۰، حدیث: ۲۱۵

3 ...شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۳، حدیث: ۲۰۱۴

4 ...ابن ماجه، کتاب اقامة الصلاة...الخ، باب فی حسن الصوت بالقرآن، ۲/۱۳۱، حدیث: ۱۳۴۰

تو ہمیں قرآن کو مضبوطی سے تھام لینا چاہئے، **اب تو ہمیں** روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کا معمول بنانے کا پکا ارادہ کرلینا چاہئے۔ **اب تو ہمیں** اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چل لینا چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اللہ والوں کی شان یہ ہے کہ یہ حضرات لاکھ مصروفیات کے باوجود بھی اس قدر کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے ہیں کہ سن کر عقلیں حیران رہ جاتی ہیں۔ آیئے! ترغیب کے لئے چند بُزرگانِ دین کے واقعات سنتی ہیں، چُنانچہ

امامِ اعظم روزانہ ختمِ قرآن کرتے

امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس (30) سال تک ایک رکعت میں مکمل (Complete) قرآنِ شریف پڑھتے رہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عشاء کے وُضُو سے نمازِ فجر چالیس (40) سال تک ادا فرمائی۔[1]

امام مالک کی کثرتِ تلاوت

حضرت خالد بن نزار بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ سے بڑھ کر کتابُ اللہ کا پڑھنے والا نہیں دیکھا۔ آپ کی بہن سے پوچھا گیا: امام مالک کی گھر میں کیا مصروفیت ہوتی ہے؟ فرمایا: **اَلْمُصْحَفُ وَالتِّلَاوَۃُ** یعنی قرآن اور تلاوت۔[2]

امام شافعی کی کثرتِ تلاوت

حضرت ربیع بن سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں: ہر مہینے (Every Month) امامِ شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ تیس (30) ختمِ قرآن فرماتے تھے اور رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں 60

1 ... الخیرات الحسان، ص۱۱۷ ملتقطا

2 ... تہذیب الاسماو اللغات، ۳۸۵/۲

ختمِ قرآن کا معمول تھا۔ تراویح کا ختم اس کے علاوہ ہوتا تھا۔[1]

امام احمد بن حنبل کی کثرتِ تلاوت

امام شعرانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ لکھتے ہیں: امام احمد بن حنبل رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ ہر دن اور رات میں ایک ختمِ قرآن فرماتے تھے اور اسے لوگوں سے پوشیدہ رکھتے۔[2]

غوثِ پاک روز ختمِ قرآن کرتے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پندرہ (15) سال تک روزانہ رات میں ایک قرآنِ پاک ختم فرماتے رہے۔[3]

میں گانے باجوں اور فلموں ڈراموں کے گُنہ چھوڑوں
پڑھوں نعتیں کروں اکثر تلاوت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سنا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کو قرآنِ کریم سے کس قدر لگاؤ تھا۔ تلاوتِ قرآن پاک ان کی زندگی کا اہم مشغلہ تھا۔ روزانہ تلاوتِ قرآن کرنا ان کا اہم معمول تھا۔ تلاوتِ قرآن ان کی رُوحانی غذا تھی۔ جسمانی غذا چھوڑنا انہیں منظور تھا مگر تلاوت کے ذریعے ملنے والی رُوحانی غذا کا

1 ... مناقب الامام شافعی لابن کثیر، ص ۲۱۱

2 ... طبقات الکبریٰ للشعرانی، ۱/۷۸

3 ... بهجة الاسرار، ذکر فصول من کلامه ... الخ، ص ۱۱۸ مفهوما

ناغہ منظور نہ تھا۔ الغرض قرآنِ پاک سے ان کا رُوحانی تَعَلُّق ایسا مضبوط تھا جو لاکھوں لاکھ مصروفیات کے باوجود قائم رہتا۔ لہٰذا نہ صرف ہم خود تلاوتِ قرآن کی بَرَکتیں لوٹیں بلکہ اپنے بچّوں اور بچیوں کو بھی مدرسۃُ المدینہ میں داخل کرواکر انہیں بھی تلاوتِ قرآن کا شیدائی بنائیں۔

تلاوتِ قرآن کے فضائل کے بارے میں مزید معلومات (Information) کے لئے اَمیرِ اَہلِ سنّت کے رسالے "**تلاوت کی فضیلت**" کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور تلاوت کے آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ حرم، نبیِّ محترم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہوگا۔[1]

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

تلاوت کے آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے تلاوت کے چند آداب بیان کرتی ہوں۔ پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:

(1) ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کیلیے شفاعت

1 ... مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

کرنے والا ہو کر آئے گا۔[1] (2) ارشاد فرمایا: میری اُمَّت کی افضل عبادت تلاوتِ قرآن ہے۔[2] ☆ قرآنِ پاک کو اچّھی آواز سے اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا سنّت ہے۔[3] ☆ مُسْتَحَب یہ ہے کہ باوُضو قبلہ کی جانب رُخ کرکے اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کریں۔[4] ☆ تلاوت کے شروع میں "اَعُوْذُ" پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور سورت کی اِبتدا میں "بِسْمِ اللّٰہِ" پڑھنا سنّت ہے ورنہ مُسْتَحَب ہے۔[5] ☆ قرآنِ کریم دیکھ کر پڑھنا زبانی پڑھنے سے افضل ہے۔[6] ☆ قرآنِ پاک دیکھ کر تلاوت کرنے پر دو ہزار (2000) اور بغیر دیکھے پڑھنے پر ایک ہزار (1000) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[7] ☆ قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مُسْتَحَب ہے۔[8] ☆ جب بلند آواز سے قرآنِ کریم پڑھا جائے تو تمام حاضرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ لوگ قرآنِ کریم سننے کی غرض سے حاضر ہوں ورنہ ایک کا سننا کافی ہے اگرچہ باقی لوگ اپنے کام میں مصروف ہوں۔[9] ☆ سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے۔ اگر چند لوگ پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ

---

1 ... مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین... الخ، باب فضل قراءۃ القرآن... الخ، ص ۳۱۴، حدیث: ۱۸۷۴

2 ... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، ۲/۳۵۴، حدیث: ۲۰۲۲

3 ... احیاء العلوم، کتاب آداب تلاوۃ القرآن، الباب الثانی فی ظاھر آداب التلاوۃ، ۱/۳۷۱

4 ... بہارِ شریعت، ۱/۵۵۰، حصہ ۳

5 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

6 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/۲۱

7 ... کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب فی تلاوۃ القرآن... الخ، جزء: ۱، ۱/۲۶۰، حدیث: ۲۳۰۱ ملخصا

8 ... صراط الجنان، پ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۱۰۹، ۵/۵۲۶

9 ... صراط الجنان، مقدمہ: ۱/۲۲

پڑھیں۔[1] ☆ تین(3) دن سے کم میں قرآنِ کریم ختم نہ کرے بلکہ کم از کم تین(3) دن یا سات(7) دن یا چالیس(40) دن میں قرآنِ کریم ختم کرے تاکہ معانی کو سمجھ کر تلاوت کرے۔[2] ☆ ترتیل کے ساتھ اطمینان سے اور ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرے۔[3] ☆ تلاوت کے لئے سب سے افضل وقت سال بھر میں رَمَضان شریف کے آخری دس (10) دن اور ذُوالْحِجَّہ کے ابتدائی دس(10) دن ہیں۔[4]

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی دو کُتُب، بہارِ شریعت حصہ 16(312 صفحات) اور 120 صَفْحات کی کتاب **"سنّتیں اور آداب"** اور اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے دو رسالے **"101 مَدَنی پھول"** اور **"163 مَدَنی پھول"** ھدیّۃً طلب کیجئے اور پڑھئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ... صراط الجنان، مقدمہ، ۱/ ۲۲

2 ... عجائب القرآن، ص۲۳۸

3 ... عجائب القرآن، ص۲۳۸

4 ... عجائب القرآن، ص۲۳۹

بیان:17 ہر مُبَلِّغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار دُرودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مُصافحہ کروں گا۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچھی اَچھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔(2)

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیّتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِین کی تعظیم کی

1…القربی، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰

2…معجم کبیر، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

خاطِر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر اور کروڑہا کروڑ احسان کہ ایک بار پھر ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کی بہاریں نصیب ہو رہی ہیں، بہت ہی جلد رَمَضانُ الْمُبارَک کا خوبصورت مہینا اپنے دامن میں رحمتیں مَغْفِرتیں اور ہمارے لئے بہت سی ایسی بَرَکتیں لئے ہوئے ہمارے درمیان جلوہ گر ہونے والا ہے جن کا ہمیں اندازہ بھی نہیں جیسا کہ حدیثِ پاک ہے: اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ رَمَضان میں کیا ہے تو میری اُمّت تمنّا کرتی کہ کاش! پورا سال رَمضان ہی ہو۔ (1) اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج دعوتِ اسلامی کے اس ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں ہم اسی حوالے سے بیان سننے کی سعادت حاصل کریں گی کہ رَمَضانُ الْمُبارَک کی کیا عظمتیں اور فضیلتیں ہیں اور اس کی اَہمیت کس قدر زیادہ ہے اور ہمیں رَمَضانُ الْمُبارَک کا مُقَدَّس اور محترم مہینا کس طرح گزارنا چاہیے، اس کے علاوہ بھی بہت سے فائدہ مند نِکات بیان کئے جائیں گے۔ اللہ کی رضا

1 . . . ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنة...الخ، ۳/۱۹۰، حدیث: ۱۸۸۶

کے لئے مکمل بیان سننے کی نیت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سچا چرواہا

حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اپنے بعض ساتھیوں کے ساتھ ایک سفر پر تھے، راستے میں ایک جگہ ٹھہرے اور کھانے کیلئے دستر خوان بچھایا، اتنے میں ایک چرواہا وہاں آگیا آپ نے فرمایا: آیئے! دستر خوان سے کچھ لے لیجئے! عرض کی: میرا روزہ ہے، حضرت عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے فرمایا: کیا تم اس سخت گرمی میں نفل روزہ رکھے ہوئے ہو جبکہ تم ان پہاڑوں میں بکریاں چرا رہے ہو، ! اس نے کہا اللہ کی قسم میں یہ اس لئے کر رہا ہوں تاکہ گزرے ہوئے دنوں کی تلافی کرلوں، آپ نے اس کی پرہیز گاری کا امتحان لینے کے ارادے سے فرمایا: کیا تم اپنی بکریوں میں سے ایک بکری ہمیں بیچو گے؟ اس کی قیمت اور گوشت بھی تمہیں دیں گے، تاکہ تم اس سے روزہ افطار کرسکو، اس نے جواب دیا: یہ بکریاں میری نہیں ہیں، میرے مالک کی ہیں، آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ نے آزمانے کے لئے فرمایا: مالک سے کہہ دینا کہ بھیڑیا ان میں سے ایک کو لے گیا ہے، غلام نے کہا تو پھر اللہ کہاں ہے؟ (یعنی اللہ تو دیکھ رہا ہے، وہ تو حقیقت جانتا ہے اور اس پر میری پکڑ فرمائے گا)۔ یہ سُن کر حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اس سے مُتَاَثِّر ہوئے، جب آپ مدینے واپس تشریف لائے تو اس چرواہے کے مالک سے وہ چرواہا غلام اور ساری بکریاں خرید لیں، پھر چرواہے کو آزاد کر دیا اور وہ ساری بکریاں بھی اُسے تحفے میں دے دیں۔(1)

1 ...شعب الایمان، باب فی الامانات...الخ، ۴/۳۲۹، حدیث: ۵۲۹۱ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ اس نیک چرواہے کا اللہ پاک پر یقین کیسا مضبوط تھا کہ جب صرف اس کی پرہیزگاری کا امتحان لینے کے لئے اس سے کہا گیا کہ پیسے لے کر ایک بکری ہمیں دے دو، مالک سے کہہ دینا کہ اس بکری کو بھیڑیا کھا گیا ہے تو وہ چرواہا اس دھوکہ دہی سے باز رہا کہ ہر گز نہیں میرا ربّ مجھے دیکھ رہا ہے اے کاش! ہمارا بھی یہ ذہن بن جائے ،اے کاش! اگر ہمیں شیطان کبھی ربِّ کریم کی نافرمانیوں پر اُکسائے تو ہم بھی اس یقین کے ساتھ نافرمانی والے کاموں سے رُک جائیں کہ ہمارا ربّ ہمیں دیکھ رہا ہے۔ اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ والے روزے رکھنے کا اس قدر ذوق وشوق رکھتے تھے کہ سخت گرمی کے دنوں میں بھی ربِّ کریم کا قُرب حاصل کرنے کیلئے نفلی روزہ نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ اس سے خاص طور پر ان اسلامی بہنوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو رَمضانُ المُبارک میں بھی بغیر کسی عذرِ شرعی کے روزے نہیں رکھتیں یا شروع کے چند روزے رکھ کر باقی روزے چھوڑ دیتی ہیں اور رَمضان جیسے بابرکت مہینے میں بھی عبادات اور نیک کاموں سے جی چراتی ہیں۔ اے کاش! رَمضانُ المُبارک کے مُبارک لمحات ہمیں خوب خوب عبادت کے ساتھ گزارنا نصیب ہو جائے اور اے کاش! ذوق وشوق کے ساتھ ہمیں رَمضانُ المُبارک کے روزوں کا اِہتمام کرنا نصیب ہو جائے، آیئے رَمضان کی قدر و منزلت اور روزوں کی فرضیت کے بارے میں اللہ پاک کا فرمان سنتی ہیں: چنانچہ پارہ 2، سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ کی آیت نمبر 185 میں خُدائے رَحمٰن کا نُزولِ قُرآن اور روزۂ رَمضان کے بارے میں فرمانِ عالیشان ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَیِّنٰتٍ مِّنَ

ترجَمۂ کنز العرفان: رَمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت

الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے)۔ تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے۔ (پ ۲، البقرۃ: ۱۸۵)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ مُقَدَّسہ میں اللہ کریم نے ماہِ رَمَضان کی ایک خصوصیت بیان فرمائی اور وہ یہ کہ اس ماہِ مُبارَک میں قرآنِ کریم نازل کیا گیا اور اس خصوصیت کے ساتھ ساتھ رَمَضان میں روزے رکھنے کا حُکم بھی ارشاد فرمایا۔ یاد رہے کہ تَوحید و رِسالت کا اِقْرار کرنے اور تمام ضَروریاتِ دِین پر ایمان لانے کے بعد جس طرح ہر مُسلمان پر نماز فرض قرار دی گئی ہے، اسی طرح رَمَضان شریف کے روزے بھی ہر مُسلمان (مَرد و عورت) عاقِل و بالغ پر فرض ہیں۔ دُرِّ مُختار میں ہے: روزے دس (10) شَعْبَانُ الْمُعَظَّم 2 ہجری کو فرض ہوئے۔[1]

تجھ پہ صدقے جاؤں رَمَضاں! تو عظیمُ الشان ہے تجھ میں نازل حق تعالیٰ نے کیا قرآن ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۷۰۵)

روزے کے فضائل

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رَمَضانُ الْمُبارَک میں سب سے افضل عبادت روزہ ہے، لہٰذا تمام اسلامی بہنیں ابھی سے نیّت کیجئے کہ دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ ماہِ رَمَضان پابندی سے روزے رکھ کر گزاریں گی۔ احادیثِ مُبارَکہ میں ماہِ رَمَضان کے روزوں کے بے شمار فضائل بیان کیے گئے ہیں، آیئے دو (2) فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

1 ۔۔۔ دُرِ مختار مع رد المحتار، کتاب الصوم، ۳/۳۸۳

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں: چُنانچہ

1. ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ یعنی جو مسلمان ثواب کی اُمّید پر رَمَضان کے روزے رکھے اس کے گُزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (1)

2. ارشاد فرمایا: بے شک جنّت میں ایک دروازہ ہے جس کو رَیّان کہا جاتا ہے اس سے قِیامت کے دن روزے دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ کہا جائے گا روزے دار کہاں ہیں؟ تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ کوئی اور اِس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ جب یہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی اس دروازے سے داخل نہ ہو گا۔ (2)

روزے کے مقاصد اور حکمتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! روزہ جہاں اللہ پاک کی بہت ہی پیاری عبادت ہے، وہیں روزہ رکھنے کے بہت سے مقاصد اور حکمتیں بھی ہیں: چُنانچہ ☆روزے کی وجہ سے خلوت و جلوت ہر حالت میں انسان رَبِّ کریم سے ڈرتا ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے انسان رضائے الٰہی پانے کی کوشش کرتا ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے انسان رَبِّ کریم کی ناراضی اور جہنّم سے تحفّظ بھی پاتا ہے، ☆روزے کی وجہ سے روزہ دار کو اطاعتِ الٰہی پر استقامت ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے روزہ دار کو نافرمانی

1 . . . بخاری، کتاب الصوم، باب من صام رمضان ایمانا . . . الخ، ۱/۶۲۶، حدیث: ۱۹۰۱ ملتقطا

2 . . . بخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، ۱/۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶

والے کاموں سے بچنے میں مدد ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے روزہ دار کو اپنے نفس کی اصلاح کرنے کی توفیق ملتی ہے، ☆روزے کی بَرَکت سے نفسانی خواہشات کمزور پڑ جاتی ہیں، ☆ روزے کی بَرَکت سے جسمانی صحت اور قلبی صفائی نصیب ہوتی ہے۔

روزہ دارو! جُھوم جاؤ کیونکہ دِیدارِ خدا   خُلد میں ہوگا تمہیں یہ وعدۂ رحمٰن ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب!   صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

رَمَضان کو "رَمَضان" کہنے کی وجہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے ماہِ رَمَضان نیکیوں میں گزارنے کے مزید طریقے سُننے سے پہلے ماہِ رَمَضان کو رَمَضان کہنے کی دلچسپ وجہ بھی جانتی ہیں چُنانچہ رَمَضان "**رَمْضٌ**" سے بنا ہے جس کے معنیٰ ہیں: "**گرمی سے جلنا**"۔ قدیم عربوں سے جب مہینوں کے نام نقل کئے گئے تو اس وقت جس قسم کا موسم تھا اسی کے مطابق مہینوں کے نام رکھ دیے گئے اتفاق سے اس وقت رَمَضان سخت گرمیوں میں آیا تھا اسی لئے اس کا نام "**رَمَضان**" رکھ دیا گیا۔(1)

حکیمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح بھٹی گندے لوہے کو صاف کرتی ہے اور صاف لوہے کو پُرزہ بنا کر قیمتی کر دیتی ہے اور سونے کو محبوب کے پہننے کے لائق بنا دیتی ہے اسی طرح روزہ گنہگاروں کے گُناہ معاف کراتا ہے نیک لوگوں کے درجے بڑھاتا ہے اور قُربِ الٰہی زیادہ کرتا ہے اس لیے اسے رَمَضان کہتے ہیں،

1 . . . النهاية لابن الاثير، ۲/۲۴۰۔ عجائب المخلوقات، ص ۶۹

اِس میں مُسلمان بُھوک پیاس کی تپش برداشت کرتے ہیں یا یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے، اِس لئے اِسے رَمَضان کہا جاتا ہے۔[1] پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اس مہینے کا نام رَمَضان رکھا گیا ہے کیونکہ یہ گناہوں کو جلا دیتا ہے۔[2]

عاصیوں کی مغفرت کا لیکر آیا ہے پیام جھوم جاؤ مُجرمو! رَمَضاں مَہِ غُفران ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۶)

رَمَضانُ الْمُبارَک کے نام

حضرت شیخ شہابُ الدین احمد بن حِجازی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ماہِ رَمَضان کے رَمَضان کے علاوہ دو اور نام بھی ذکر کئے ہیں: (1) ماہِ صبر (2) ماہِ مُواسات۔[3] حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے ان کے علاوہ اس کا ایک نام "ماہِ وُسعتِ رِزْق" بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر مہینے میں خاص تاریخیں اور تاریخوں میں بھی خاص وقت میں عبادت ہوتی ہے مثلاً بَقَر عید کی چند (مخصوص) تاریخوں میں حج، مُحرَّم کی دَسویں تاریخ افضل، مگر ماہِ رَمَضان میں ہر دن اور ہر وقت عبادت ہوتی ہے۔ روزہ عِبادت، اِفطار عِبادت، اِفطار کے بعد تَراویح کا اِنتِظار عِبادت، تَراویح پڑھ کر سحری کے اِنتِظار میں سونا عبادت، پھر سحری کھانا بھی عبادت اَلْغَرَض ہر آن میں رَبِّ کریم کی شان نظر آتی ہے۔[4] اس ماہِ مُبارَک کے روزے رکھنے والوں کی

1 ۔۔۔ مرآۃ المناجیح، ۳/۱۸۲

2 ۔۔۔ کنز العمال، کتاب الصوم، باب فی صوم الفرض، جز: ۴، ۸/۲۱۷، حدیث: ۲۳۶۸۳

3 ۔۔۔ تحفۃ الاخوان فی قراءۃ المیعاد فی رجب وشعبان ورمضان، ص ۹۴ ملخصاً

4 ۔۔۔ تفسیر نعیمی، پ۲، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۸۵، ۲/۲۰۸

دعاؤں پر فرشتے آمین کہتے ہیں اور مچھلیاں روزہ داروں کے لئے اِستغفار کرتی ہیں۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خُوش ہو جائیے! جُھوم اُٹھئے، عبادت، تلاوت، نوافل، ذکر و اذکار اور دیگر نیکیوں کے لئے تیار ہو جائیے، اور ربّ کا شکر ادا کیجئے کہ ایک مرتبہ پھر ہمیں ماہِ رَمضان نصیب ہونے والا ہے، اس ماہِ مُبارَک کی اَہمیت و فضیلت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس ماہِ مُبارَک کی آمد سے پہلے ہی اپنے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کے سامنے اس کے فضائل بیان فرمائے اور یوں اس مہینے میں عبادت کرنے کی ترغیب دلائی۔ چُنانچہ

بابرکت مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے!

حضرت سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ رَسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ماہِ شعبان کے آخری دن ہمیں خُطبہ ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! تمہارے پاس عظمت و بَرَکت والا مہینا جلوہ گر ہو رہا ہے، وہ مہینا جس میں ایک رات ایسی بھی ہے جو ہزار (1000) مہینوں سے بہتر ہے، اللہ پاک نے اِس ماہِ مُبارَک کے روزے فرض فرمائے ہیں۔ اِس کی رات میں قِیام (یعنی تراویح اَدا کرنا) سنّت ہے، جو اِس میں نیکی کا کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض اَدا کیا اور جس نے اس میں فَرض اَدا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دِنوں میں 70 فَرض اَدا کیے۔ یہ صبر کا مہینا ہے اور صَبر کا ثواب جنّت ہے، یہ غمخواری و بھلائی کا مہینا ہے اور اِس مہینے میں مومن کا رِزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو اِس میں روزے دار

1 ۔۔۔ الترغیب والترھیب، باب الترغیب فی صیام رمضان۔۔ الخ، ۲/۵۵، حدیث: ۶

کو اِفطار کروائے تو یہ اُس کے گُناہوں کے لئے مغفِرت ہے، اُسے آگ سے آزادی بخشی جائے گی اور اُس اِفطار کرانے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو ملے گا بغیر اِس کے کہ اُس کے اَجر میں کچھ کمی ہو۔ ہم نے عرض کی، یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ہم میں سے ہر شخص وہ چیز نہیں پاتا جس سے روزہ اِفطار کروائے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: رَبِّ کریم یہ ثواب تو اُس شخص کو دے گا جو ایک کھجور یا ایک گھُونٹ پانی یا ایک گھُونٹ دُودھ سے روزہ اِفطار کروائے، یہ وہ مہینا ہے جس کا اوّل (یعنی اِبتدائی 10 دن) رَحمت، درمیان (یعنی درمیانے 10 دن) مغفِرت ہے اور آخر (یعنی آخری 10 دن) جہنّم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غُلام (یعنی ماتحت) سے اِس مہینے میں کام کم لے، اللہ پاک اُسے بخش دے گا اور اُسے جہنّم سے آزاد فرمادے گا۔ جس نے روزے دار کو پیٹ بھر کر کھلایا، اللہ کریم اُس شخص کو میرے حَوض سے ایک ایسا گھُونٹ پلائے گا کہ (جسے پینے کے بعد) وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا یہاں تک کہ جنّت میں داخل ہو جائے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم اس حدیثِ پاک کے مضمون کو پیشِ نظر رکھیں تو ہم بہترین انداز میں رَمضانُ المُبارَک گزار سکتی ہیں کیونکہ اس حدیثِ پاک میں گویا ہمارے لئے زبردست رہنمائی ہے کہ آخر ہم رَمضان کیسے گزاریں، ہمیں چاہئے کہ ☆ **رَمَضانُ المُبارَک** روزے رکھ کر گزاریں، ☆ **رَمَضانُ المُبارَک** پابندی سے تراویح پڑھتے ہوئے گزاریں، ☆ **رَمَضانُ المُبارَک** کثرت سے نفلی نیکیاں کرتے ہوئے گزاریں، ☆ **رَمَضانُ المُبارَک** فرض نمازوں کی پابندی کرتے ہوئے گزاریں، ☆

1...ابن خزیمه، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان...الخ، ۱۹۱/۳، حدیث:۱۸۸۷

رَمَضَانُ الْمُبَارَک مصائب و آلام پر اور دوسروں کی خلافِ مزاج باتوں پر صبر کرتے ہوئے گزاریں، ☆**رَمَضَانُ الْمُبَارَک** اسلامی بہنوں کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی کرتے ہوئے گزاریں، ☆**رَمَضَانُ الْمُبَارَک** رحمتِ الٰہی کی طلب میں گزاریں، ☆**رَمَضَانُ الْمُبَارَک** مغفرت کی بھیک مانگتے ہوئے گزاریں، ☆ **رَمَضَانُ الْمُبَارَک** جہنّم سے آزادی کی التجائیں کرتے ہوئے گزاریں، ☆**رَمَضَانُ الْمُبَارَک** روزہ داروں کے لئے افطار کا اہتمام کرتے ہوئے گزاریں۔اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِن نیکیوں میں رَمَضَانُ الْمُبَارَک گزاریں گی تو☆رَمَضان کی خوب خوب بَرَکتیں ملیں گی،☆ اللہ کریم بھی راضی ہوگا، ☆ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی خُوش ہوں گے،☆رحمتِ الٰہی ہم پر نازل ہوگی، ☆گُناہوں کی مغفرت کا سامان ہوگا،☆جہنّم سے آزادی کا پروانہ عطا ہوگا،☆حوضِ کوثر کا جام پینا نصیب ہوگا اور☆جنّت میں داخلہ بھی ملے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بخشش کا مہینا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے بارے میں سنتی ہیں کہ یہ مُبارَک مہینا اللہ پاک کی بارگاہ میں کس قدر پسندیدہ مہینا ہے اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ بننے میں اس ماہِ مُبارَک کی کیا حیثیت ہے چُنانچہ مشہور اور زبردست عالم، علمِ حدیث کے ماہر علامہ ابنِ جوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بارہ (12) مہینوں کی مثال حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے 12 بیٹوں کی طرح ہے جس طرح حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کو بیٹوں میں حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام سب سے زیادہ محبوب تھے اسی طرح ماہِ

رَمضان رَبِّ کریم کو دیگر مہینوں سے زیادہ محبوب ہے، اس ماہِ مُقَدَّس کا مقام و منصب دوسروں کی نسبت اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ ہے جس طرح اللہ پاک نے حضرت یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کی بَرَکت سے ان کے بھائیوں کی خطا کو بخش دیا اسی طرح رَبِّ کریم رَمَضان کی بَرَکت سے گیارہ مہینوں کے گُناہ بخش دیتا ہے۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ کی خوب خوب تعظیم کریں اور نیکیاں کر کے اپنی مغفرت کا سامان کریں اور دوسری اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مُبارَک کی مُبارَک باد پیش کریں، خود بھی اس ماہِ مُقَدَّس میں عبادات بجالائیں اور دوسری اسلامی بہنوں کو بھی اس ماہ کی اَہمیت، اس کے فضائل اور اس کی بَرَکتوں سے آگاہ کر کے انہیں بھی نیکیاں کرنے کا ذہن دیتی رہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آمدِ رَمَضان پر خُود بھی اس بَرَکت والے مہینے کا اِستِقْبال فرماتے اور اپنے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے سامنے بھی اس مُبارَک مہینے کی شان و عظمت، فضائل و برکات اور دیگر دلکش اَوصاف بیان فرماتے، اِس کی اَہمیت کو واضح فرماتے اور انہیں بھی مختلف نیک اَعمال کرنے کا مَدَنی ذہن عطا فرماتے تھے، آمدِ رَمَضان پر آپ کی اپنی عبادات کی کیا کیفیت ہوا کرتی تھی آیئے سنتی ہیں:

کثرت سے عبادت کا معمول

اُمُّ المومنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب ماہِ رَمَضان آتا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عِبادت کیلئے کمربستہ ہو جاتے اور سارا مہینہ

1 ... بستان الواعظین، ص ۲۱۰ ملخصا

اپنے بسترِ مُبارَک پر تشریف نہ لاتے۔[1]

مزید فرماتی ہیں کہ جب ماہِ رَمَضان تشریف لاتا تو رسولُ اللہ کا رنگ مُبارَک متغیر ہو جاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑگڑا کر دُعائیں مانگتے اور اللہ کریم کا خوف آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم پر طاری رہتا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یقیناً ہمارے پیارے آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا عبادت سے مُتَعَلِّق یہ طرزِ عمل ہمارے لئے تَرْبِیَت کا باعث ہے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی پیارے آقا کی پیاری اداوں کو اپنائیں، یقیناً ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک میں نیکیوں کا اَجر بہت بڑھ جاتا ہے، لہٰذا کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ نیکیاں اِس ماہ میں جمع کر لینی چاہئیں کیونکہ کم وقت میں زیادہ نیکیاں جمع کرنے کے لئے اس ماہِ مُبارَک سے بہتر اور کوئی مہینا نہیں: چُنانچہ

حضرت ابراہیم نَخْعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ماہِ رَمَضان میں ایک دن کا روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزوں سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنا اس ماہ کے علاوہ عام دنوں میں ایک ہزار مرتبہ سُبْحٰنَ اللہ کہنے سے افضل ہے اور ماہِ رَمَضان میں ایک رکعت پڑھنا غیر رَمَضان میں ایک ہزار رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ابھی پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی

---

1 ... تفسیر در منثور، پ ٢، البقرة، تحت الاٰیة: ١٨٥، ١/٤٤٩

2 ... شعب الایمان، باب فی الصیام، ٣/٣١٠، حدیث: ٣٦٢٥

3 ... تفسیر در منثور، پ ٢، البقرة، تحت الاٰیة: ١٨٥، ١/٤٥٤

اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا جو طرزِ عمل اور حضرت ابراہیم نَخعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جو فرمان سُنا اس کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ہمیں رَمَضان میں خوفِ خدا سے گڑگڑانا چاہئے، فرائض کی پابندی کے ساتھ کثرت سے نوافل پڑھنے چاہئیں، رَبِّ کریم سے اپنی دُنیا و آخرت کی بہتری کے لئے دُعائیں مانگنی چاہئیں، خاص طور پر رَمَضان کے روزوں کی سختی سے پابندی کرنی چاہئے اور سُبْحٰنَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ وغیرہ ذکرو اَذکار کی بھی کثرت کرنی چاہئے۔ آیئے ماہِ رَمَضان میں ذِکْرُ اللہ کی ترغیب و اَہمیت کے بارے میں دو (2) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سنتی ہیں:

(1) ارشاد فرمایا: اِس مہینے میں چار باتوں کی کثرت کرو۔ ان میں سے دو ایسی ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رَبِّ کریم کو راضی کرلوگے، وہ دو باتیں یہ ہیں: (۱) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دینا (۲) اِستِغفار کرنا اور وہ دو باتیں جن سے تم بے نیاز نہیں وہ یہ ہیں: (۱) اللہ پاک سے جنّت طَلَب کرنا (۲) جہنّم سے پناہ طلب کرنا۔[1]

(2) ارشاد فرمایا: ذَاكِرُ اللّٰهِ فِيْ رَمَضَانَ يُغْفَرُ لَهٗ وَسَائِلُ اللّٰهِ فِيْهِ لَا يَخِيْبُ یعنی رَمَضان میں ذِکْرُ اللہ کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے اور اِس مہینے میں اللہ پاک سے مانگنے والا محروم نہیں رہتا۔[2]

آگیا رَمَضاں عبادت پر کمر اب باندھ لو　　فیض لے لو جلد یہ دِن تیس کا مہمان ہے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۷۰۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شهر رمضان...الخ، ۱۹۱/۳، حدیث: ۱۸۸۷

2...شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳۱۱/۳، حدیث: ۳۶۲۷

ماہِ رَمضان میں تلاوت کی کثرت کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم ماہِ رَمضان نیکیوں میں گزارنے کے بارے میں سُن رہی تھیں کہ خوب نمازوں اور روزوں کا اہتمام کرنا ہے، جنّت کی طلب اور جہنّم سے نجات کی دعائیں مانگنی ہیں، اسلامی بہنوں کے ساتھ بھلائی کرنی ہے، صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے، ذکر و اَذکار اور کثرت سے اِسْتِغْفار کرنا ہے بالخصوص دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ قرآنِ کریم کی تلاوت کی بھی کثرت کرنی ہے، اے کاش! ہم ماہِ رَمضان کے اکثر اوقات تلاوتِ قرآن میں مصروف رہ کر گزارنے میں کامیاب ہو جائیں، ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارہا تلاوتِ قرآن کی ترغیب بھی دلائی اور اس کے فضائل بھی ارشاد فرمائے۔ آیئے دو (2) فرامینِ مصطفےٰ سنتی ہیں:

تلاوت کے فضائل

1. ارشاد فرمایا: قرآن پڑھنے والا قِیامت کے دن آئے گا تو قرآن کہے گا: یارَبِّ کریم! اِسے حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنا۔ تو اُسے کرامت کا حُلّہ (یعنی بزرگی کا جنّتی لباس) پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا: یارَبِّ کریم! اِس میں اضافہ فرما، تو اِسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا، پھر قرآن عرض کرے گا: یارَبِّ کریم! اس سے راضی ہو جا تو اللہ پاک اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا: قرآن پڑھتا جا اور جنّت کے دَرَجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائے گی۔ [1]

---

1 ۔۔۔ ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرأ۔۔۔ الخ، ۴/۴۱۹، حدیث: ۲۹۲۴

2. ارشاد فرمایا: اللہ پاک قرآن سُننے والے سے دُنیا کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے اور قرآن پڑھنے والے سے آخرت کی مصیبتیں دُور کر دیتا ہے۔ قرآنِ پاک کی ایک آیت سُننا سونے کے خزانے سے بہتر ہے، اس کی ایک آیت پڑھنا عرش کے نیچے موجود تمام چیزوں سے افضل ہے۔ (1)

یاد رکھئے! ماہِ رَمضان "ماہِ نزولِ قرآن" بھی ہے۔ اگر ہم اِس مُبارَک مہینے میں بھی تلاوتِ قرآن نہ کر سکیں تو کتنی بڑی محرومی ہے حالانکہ اس ماہِ مُبارَک میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب 70 گُنا بڑھا دِیا جاتا ہے لہٰذا ان قیمتی لمحات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے آیئے ہم بھی نیّت کرتی ہیں کہ بالخصوص ماہِ نزولِ قرآن میں کثرت کے ساتھ تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کریں گی۔ روزانہ کا ایک وقت مُقَرَّر کر لیجئے مثلاً اتنے بجے سے اِتنے بجے تک میں اِتنی تلاوتِ قرآن کی سعادت حاصل کروں گی۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآں عام ہو جائے ۔۔۔ تلاوت کرنا میرا کام صبح و شام ہو جائے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بد قسمتی سے علمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بہت سی اسلامی بہنوں کو صحیح طریقے سے نماز پڑھنا اور دُرُست قرآنِ کریم پڑھنا بھی نہیں آتا، اللہ پاک کے فضل سے ایک بار پھر ہمیں ماہِ رَمضان نصیب ہو رہا ہے، یہ نماز اور قرآنِ کریم سیکھنے اور نمازی بننے کا بہترین موقع ہے لہٰذا یہ ذہن ہونا چاہئے کہ اگر ہمیں قرآنِ کریم پڑھنا نہیں آتا تو پڑھنا سیکھیں، اگر پڑھنا جانتی ہیں تو دُوسری اسلامی بہنوں کو سکھائیں اسی طرح دوسری اسلامی بہنوں کو اس ماہِ مُقدّس میں نمازوں کی

1۔۔۔ مسند الفردوس، ۵/۲۵۹، حدیث: ۸۱۲۲

پابندی کا ذہن بھی دیا جائے یقین جانئے یہ بہت بڑی نیکی ہے، اگر ہماری تھوڑی سی کوشش سے کوئی اسلامی بہن نماز پڑھنے والی بن گئی، دُرُست قرآنِ کریم پڑھنے والی بن گئی تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ ثواب کا انبار لگ جائے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ماہِ رَمضان اور بُزرگوں کے معمولات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ماہِ رَمضان میں کی جانے والی عبادات اور ان کے فضائل وبرکات سننے کی سعادت حاصل کی، جس سے یقیناً ہمارے دل میں بھی رَمضان شریف کو عبادت اور نیکیوں میں گزارنے کا جذبہ پیدا ہوا ہوگا، آیئے! اپنے ان نیک جذبات کو مزید پختہ کرنے کیلئے بزرگانِ دِین کے معمولات سنتی ہیں کہ وہ حضرات کس طرح رَمضانُ الْمُبارَک کو نیکیوں میں گزارتے تھے، چُنانچہ

بزرگانِ دِین اور شوقِ تلاوت

(1) ہمارے امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمضانُ الْمُبارَک میں مَع عیدُ الفطر 62 قرآنِ پاک خَتم کرتے (دن کو ایک، رات کو ایک، پورے ماہ کی تراویح میں ایک اور عید کے روز ایک)۔[1] (2) حضرت امام شافعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ماہِ رَمضان میں 60 قرآنِ پاک ختم کرتے تھے اور سب نماز میں ختم کرتے۔[2] (3) حضرت اسود بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ رَمضانُ الْمُبارَک کی ہر دو راتوں میں پورا قرآن پڑھتے اور صرف مغرب وعشاء کے درمیان آرام

1۔۔۔الخیرات الحسان، ص ٥٠

2۔۔۔حلیۃ الاولیاء، الامام الشافعی، ٩/١٤٢، رقم: ١٣٤٢٦

فرماتے تھے اور رَمَضانُ الْمُبارَک کے علاوہ 6 راتوں میں ایک ختمِ قرآن کر لیا کرتے تھے۔[1] (4) حضرت قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (عام دنوں میں) سات راتوں میں ایک مرتبہ قرآنِ مجید ختم کیا کرتے جبکہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں ہر تین راتوں میں ایک ختم کِیا کرتے اور آخری عشرہ کی ہر رات ایک قرآنِ پاک ختم کرتے تھے۔[2] (5) حضرت سعد بن ابراہیم زُہری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں اکیسویں، تیئیسویں، پچیسویں، ستائیسویں اور اُنتیسویں کو اس وقت تک افطار نہ کرتے، جب تک قرآنِ کریم ختم نہ کر لیتے، مغرب وعشاء کے درمیان اُخروی معاملات میں غور و فکر کرتے رہتے اور اکثر افطار کے وقت مساکین کو بُلاتے تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ کھائیں۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم نے ماہِ رَمَضان میں تلاوتِ قرآنِ پاک سے مُتَعلِّق بزرگانِ دِین کے معمولات سُنے اب ذرا ماہِ رَمَضان میں اِن مُبارَک ہستیوں کی عبادت کا حال بھی سُنئے۔ چُنانچہ

بزرگانِ دِین اور ذوقِ عبادت

ایک بزرگ، حضرت ابو بکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم رَمَضان کی راتوں میں عبادت کرکے واپس آتے تو خُدّام (ملازموں) سے جلد کھانا لانے کو کہتے اس خوف سے کہ

1--- طبقات ابن سعد، رقم:۱۹۷۶، اسودبن یزید، ۱۳۶/۶ بتغیر قلیل۔ حلیۃ الاولیاء، اسود بن یزید، ۱۲۰/۲، رقم:۱۶۵۲

2--- سیراعلام البنلاء، رقم:۷۴۶، قتادۃ بن دعامۃ، ۹۵/۶۔ حلیۃ الاولیاء، قتادہ بن دعامہ، ۳۸۵/۲، رقم:۲۶۵۵

3--- حلیۃ الاولیاء، سعدبن ابراھیم الزھری، ۱۹۹/۳، رقم:۳۶۹۵

کہیں فجر طلوع نہ ہو جائے۔[1]

اسی طرح مشہور ولیُّ اللہ حضرت ابراہیم بن اَدہم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَمَضان کے مہینے میں دن کے وقت فَصل کی کٹائی کرتے اور رات میں (نفل) نمازیں پڑھتے، آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ نے 30 دن یوں گزارے کہ نہ رات کو سوئے نہ دن کو۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے ہمارے اسلاف ماہِ رَمَضانُ الْمُبارَک کی آمد کے ساتھ ہی عبادات میں مشغول ہو جاتے اور کثرت سے تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے، کچھ حضرات روزانہ قرآنِ کریم ختم کرتے تو کچھ حضرات دو دن، تین دن میں ختمِ قرآن کرتے، دن بھر روزے کی حالت میں محنت و مشقت کرتے اور راتیں نوافل کی ادائیگی میں بسر کرتے اور پورا مہینا آرام نہیں فرماتے تھے بلکہ ہمارے **غوثِ پاک شیخ عبدُ القادر جِیلانی** رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کثرتِ عبادت کا تو یہ حال تھا کہ صرف ماہِ رَمَضان میں ہی نہیں بلکہ سارا سال ہی عبادت و رِیاضت اور نوافل و تلاوت میں مصروف رہا کرتے، آپ مسلسل پندرہ (15) سال تک ہر رات ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔[3] اور روزانہ ایک ہزار (1000) رَکْعَت نفل ادا فرماتے تھے۔[4] اے کاش! بزرگانِ دین کے ان واقعات سے ہم درس حاصل کرنے میں کامیاب

1... طھارۃ القلوب والخضوع لعلام الغیوب، ص١٥٧

2... حلیۃ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ٧/٤٣٥، رقم:١١١١٧

3... بھجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ... الخ، ص١١٨ ملخصاً

4... غوث پاک کے حالات، ص٣٢

ہوجائیں، اے کاش! بزرگانِ دین کے ذوقِ عبادت اور شوقِ تلاوت سے ہمیں بھی حصہ مل جائے اور ہم بھی اپنے پیارے اللہ پاک کی عبادت کرنے والی بن جائیں۔

تذکرۂ غوثِ اعظم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ رَمضان کی آمد آمد ہے اور چونکہ یکم رَمضانُ الْمُبارَک ہمارے پیرانِ پیر روشن ضمیر حضرت شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا یومِ ولادت بھی ہے لہٰذا اس مناسبت سے آپ کا مختصر تعارُف سنتی ہیں: چُنانچہ

حضور غَوْثِ اَعْظَم، شیخ عَبْدُ القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی وِلادتِ باسعادت، یکُم رَمَضان ۴۷۰ ہجری کو جیلان میں ہوئی۔ غَوْثِ پاک کا نام نامی، اِسمِ گرامی عَبْدُ القادر اور کُنْیَت ابُو محمد ہے۔ مُحْیُ الدِّین، محبوبِ سبحانی، غَوْثِ اَعظم اور غَوْثِ ثَقَلَیْن وغیرہ آپ کے مُبارَک اَلْقابات ہیں۔ آپ کے والدِ ماجِد کا نام حضرت اَبُو صالِحْ موسیٰ جنگی دوست رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور والدۂ ماجِدہ کا نام اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْھَا ہے۔ آپ والد کی طرف سے حَسَنی اور والدۂ ماجِدہ کی طرف سے حُسَیْنی سَیِّد ہیں۔[(1)] **غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ** آپ نے 40 سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی، آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو اسی وقت وضو فرما کر 2 رکعت نماز نفل پڑھ لیا کرتے تھے۔[(2)] **ہمارے غوثِ پاک کی شان یہ تھی کہ** آپ تیرہ (13) عُلوم میں بیان فرمایا کرتے تھے۔[(3)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 --- بهجة الاسرار و معدن الانوار، ذكر نسبه و صفته، ص ١٧١-١٧٢ ملخصا و ملتقطا

2 --- بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ١٦٤

3 --- بهجة الاسرار، ذكر علمه، ص ٢٢٥ ملخصا

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت، چند سنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نبوّت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحبّت کی اُس نے مجھ سے مَحبّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔(1)

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

پانی میں اسراف سے بچنے کے اہم نِکات

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "وضو کا طریقہ" سے پانی میں اسراف سے بچنے کے بارے میں چند نِکات سننے کی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: وُضُو میں بہت سا پانی بہانے میں کچھ خیر (بھلائی) نہیں اور وہ کام شیطان کی طرف سے ہے۔(2) (2) آقا کریم عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک شخص کو وُضو کرتے دیکھا، فرمایا: اِسراف نہ کر اِسراف نہ کر۔(3) ☆ اگر وَقف پانی سے وُضو کیا تو زِیادہ خَرچ کرنا بِالاِتِّفاق حرام ہے۔(4) ☆ بعض لوگ چُلّو لینے میں پانی ایسا ڈالتے ہیں کہ اُبل

1...مشکاۃ، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵
2...کنز العمال، کتاب الطھارۃ، الباب الثانی فی الوضو، جز ۹، ۵/...۱۴۴، حدیث: ۲۶۲۵۵
3...ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ و سننھا، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء...الخ، ۱/۲۵۴، حدیث: ۴۲۴
4...وضو کا طریقہ، ص ۴۲

جاتا ہے حالانکہ جو گرا بیکار گیا اس سے احتیاط چاہیے۔[1] آج تک جتنا بھی ناجائز اِسراف کیا ہے ،اُس سے توبہ کرکے آئندہ بچنے کی بھرپور کوشش شروع کیجئے۔ ☆وُضو کرتے وقت نل احتِیاط سے کھولئے ،دورانِ وُضو مُمکنہ صورت میں ایک ہاتھ نل کے دستے پر رکھئے اور ضَرورت پوری ہونے پر بار بار نل بند کرتی رہئے۔ ☆مِسواک، کُلّی، غَرغَرہ، ناک کی صفائی، ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خِلال اور مسح کرتے وقت ایک بھی قطرہ نہ ٹپکتا ہو یوں اچھی طرح نل بند کرنے کی عادت بنائیے۔ ☆سردیوں میں وُضو یا غسل کرنے نیز برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کیلئے گرم پانی کے حُصول کی خاطِر نل کھول کر پائپ میں جمع شُدہ ٹھنڈا پانی یوں ہی بہا دینے کے بجائے کسی برتن میں پہلے نکال لینے کی ترکیب بنائیے۔ ☆منہ دھونے کیلئے صابون کا جھاگ بنانے میں بھی پانی احتیاط سے خرچ کیجئے۔

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی 2 کُتُب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب **"سنّتیں اور آداب"**، رِسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھَدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اِن کا مطالَعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 . . . وضو کا طریقہ، ص ۴۲

جنوری تا اپریل 2020ء میں ہونے والے کورسز

ماہِ جنوری 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
2جنوری	جنت کا راستہ	مجلس شارٹ کورسز
2جنوری	اسپیشل اسلامی بہنیں کورس	مجلس دار السنۃ للبنات
16جنوری	مدنی کام کورس	مجلس دار السنۃ للبنات
20جنوری	تجوید القرآن کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
30جنوری	اصلاحِ اعمال کورس	مجلس دار السنۃ للبنات

ماہِ فروری 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
1فروری	فیضانِ زکوۃ کورس	مجلس شارٹ کورسز
1فروری	مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
12فروری	نماز کورس	مجلس دار السنۃ للبنات
20فروری	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات

ماہِ مارچ 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
9مارچ	فیضانِ رفیق الحرمین	مجلس شارٹ کورسز
9مارچ	اسلامی زندگی کورس	مجلس دار السنۃ للبنات
23مارچ	اسپیشل اسلامی بہنیں کورس	مجلس دار السنۃ للبنات
25مارچ	رمضان کیسے گزاریں	مجلس شارٹ کورسز

ماہِ اپریل 2020 میں ہونے والے کورسز کی تاریخیں

تاریخ	کورس کا نام	کورس کروانے والی مجلس
6اپریل	معلمہ مدنی قاعدہ کورس	مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات
9اپریل	فیضانِ عمرہ کورس	مجلس شارٹ کورسز
24اپریل	فیضانِ تلاوت کورس	مجلس شارٹ کورسز
24اپریل	فیضانِ رمضان کورس	مجلس دار السنۃ للبنات

مزید معلومات کے لئے ان ای میل ایڈریسز پر میل کیجئے

دار السنۃ للبنات ib.darulsunnahpak@dawateislami.net

مجلس شارٹ کورسز ib.coursespak@dawateislami.net

مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات ib.madrasabaligat@dawateislami.net

ماہِ جنوری تا ماہِ اپریل 2020 میں اسلامی بہنوں کے شعبہ مدرسۃ المدینہ بالغات، دارالسنہ للبنات، مجلس شارٹ کورسز کے تحت ہونے والے کورسز کی تاریخیں

ماہِ جنوری 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ جنوری میں 63 دن کا معلمہ تجوید القرآن کورس کا آغاز 20 جنوری 2020 سے ہوگا اس کورس میں ایسی مدرسات جو ناظرہ پڑھی ہوئی ہیں لیکن ناظرہ تدریسی ٹیسٹ پاس نہیں ہیں۔ اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا اسپیشل اسلامی بہن کورس** کا آغاز 2 جنوری 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(3) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا مدنی کام کورس** کا آغاز 16 جنوری 2020 سے ہوگا یہ کورس صرف تنظیمی ذمہ داران کے لیے اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(4) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ جنوری میں **12 دن کا اصلاحِ اعمال کورس** کا آغاز 30 جنوری 2020 سے ہوگا یہ کورس صرف تنظیمی ذمہ داران کے لیے اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(5) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ جنوری میں **3 دن کا جنت کا راستہ کورس** اس کورس کا آغاز 2 جنوری 2020 سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

ماہِ فروری 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ فروری 2020 میں 26 دن کا مدنی قاعدہ کورس کا آغاز یکم فروری 2020 سے ہوگا اس کورس میں وہ اسلامی بہن جو کم از کم ایک بار بغیر تجوید ناظرہ قرآن پاک پڑھ چکی ہو اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ فروری 2020 میں 12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس کا آغاز 20 فروری 2020 سے ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی

مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(3) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ فروری2020 میں12 دن کا فیضان نماز کورس کاآغاز12 فروری2020 سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ فروری2020 میں 3 دن کا فیضان زکوۃ کورس کاآغاز 1 فروری2020 سے ہو گا۔ یہ کورس روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی علاقہ سطح پر ہوگا۔ یہ کورس 2 طرح سے کروایاجائے گاہوگا(1) ذیلی تاعالمی سطح کی تمام ذمہ داران کے ان اسلامی بہنوں کو کورس میں چندہ جمع کرنے کے حوالے سے تربیت دی جائے گی(2) عوام اسلامی بہنوں کے لیے اس کورس میں اسلامی بہنوں کو مسائلِ زکوۃ، صاحب نصاب کسے کہتے ہیں؟ زکوٰۃ کس کو دے سکتے ہیں، کس کو نہیں دے سکتے ؟ زکوۃ کی کیلکولیشن وغیرہ

ماہِ مارچ2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **12 دن کا اسلامی زندگی کورس** کاآغاز09 مارچ2020 سے ہو گا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(2) مجلس دارالسنہ للبنات کے تحت ماہ مارچ میں **12 دن کا سپیشل اسلامی بہن کورس** کاآغاز23 مارچ2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو، بہتر ہے کہ Sharp Mind بھی ہو تاکہ جلد اشارے سیکھنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت یکم مارچ2020 سے ایک دن کی علاقہ سطح پر ایک گھنٹہ 12 منٹ کی ورکشاپ واقعہ معراج ہو گی اس میں تمام اسلامی بہنیں شرکت کر سکتی ہے۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **7 دن کا فیضان رفیق الحرمین کورس**۔ کاآغاز 9مارچ 2020 سے روزانہ دو گھنٹہ 30 منٹ غیر رہائشی ہوگا یہ کورس کابینہ سطح پر ہوگا اس میں حج پر جانے والی اسلامی بہنوں کی تربیت (حاجی کیمپ پر)

کرنے والی اسلامی بہنوں کے لئے

(5) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ مارچ 2020 میں **8 دن کا رمضان کیسے گزاریں کورس کا آغاز 25 مارچ 2020** سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

ماہِ اپریل 2020 میں ہونے والے کورسز

(1) مجلس مدرسۃ المدینہ بالغات کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **12 دن کا معلمہ مدنی قاعدہ کورس** کا آغاز 06 اپریل 2020 سے ہوگا ہوگا اس کورس میں عمر کم از کم 18 سال، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔ دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ مدنی قاعدہ کے ٹیسٹ میں کامیاب ہوں اسکو داخلہ دیا جائے گا۔

(2) مجلس دار السنہ للبنات کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **19 دن کا فیضانِ رمضان کورس** کا آغاز 24 اپریل 2020 سے ہوگا اس کورس میں انکو داخلہ دیا جائے گا جس کی عمر کم از کم 18 سال ہو،، قومی زبان لکھنا پڑھنا آتی ہو، مدنی ماحول سے وابستگی کی مدّت کم از کم 12 ماہ ہو۔

(3) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **3 سے 5 دن کا فیضان عمرہ کورس کا آغاز 9 اپریل 2020** سے روزانہ ایک گھنٹہ 12 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں عمرہ میں جانے والی اسلامی بہنیں داخلہ لے سکتی ہے۔

(4) مجلس شارٹ کورسز کے تحت ماہ اپریل 2020 میں **24 دن کا فیضان تلاوت کورس کا آغاز 24 اپریل 2020** سے روزانہ ایک گھنٹہ 41 منٹ غیر رہائشی یہ کورس علاقہ سطح پر ہوگا اس میں تمام اسلامی بہنوں کو داخلہ دیا جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تفصیلی فہرست

❀❀❀

ماخذ ومراجع

قرآن مجید		
نام کتاب	مؤلف / مصنّف / متوفی	مطبوعہ
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تفسیر مدارک	ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۳۱ھ
تفسیر صاوی	علامہ احمد بن محمد صاوی	دارلفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
الدرالمنثور	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت
تفسیر روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۰۵ھ
تفسیر خازن	علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	مطبعہ میمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر رازی شافعی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	مکتبہ اسلامیہ، لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ
عجائب القرآن مع غرائب القرآن	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۷ھ
صحیح البخاری	امام ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارالکتاب العربی بیروت ۲۰۰۸ء
سنن ابی داود	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسی محمد بن عیسی ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن نسائی	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۲۰۰۹ء
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفہ بیروت
سنن الدارمی	حافظ عبد اللہ بن عبد الرحمن الدارمی السمرقندی متوفی ۲۵۵	دارالکتاب العربی بیروت ۱۹۸۷ء
مسند طیالسی	حافظ سلیمان بن داؤد طیالسی، متوفی ۲۰۴ھ	مکتبہ حسینیہ
صحیح ابن خزیمہ	محمد بن اسحاق بن خزیمۃ، متوفی ۳۱۱ھ	المکتب الاسلامی بیروت ۱۴۰۰ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان، متوفی ۳۵۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
مستدرک	ابوعبد اللہ امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
مسند امام احمد	ابوعبد اللہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۲ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی البیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ

مصنف ابن ابی شیبہ	محمد بن ابی شیبۃ العبسی، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۳۷ھ
موسوعۃ ابن ابی الدنیا	حافظ ابوبکر عبد اللہ بن محمد المعروف بابن ابی الدنیا	مکتبۃ العصریۃ بیروت
الزہد لابن المبارک	امام عبد اللہ بن مبارک مروزی	دار الکتب العلمیۃ بیروت
مسند ابی یعلی	ابو یعلی احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۸ھ
مسند فردوس	ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۹۸٦ء
القربی ابن بشکوال	ابو القاسم خلف بن عبد الملک بن بشکوال، متوفی ۵۷۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳٦۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱٤۲۲ھ
السنن الکبری	امام احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱٤۱۱ھ
الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ٦۵٦ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
القول البدیع	حافظ امام محمد بن عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	مؤسسۃ الریان بیروت ۱٤۲۲ھ
جامع صغیر	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۱ھ
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہیثمی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۰ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۱۹ھ
نوادر الاصول	امام ابو عبد اللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲۸۵ھ	دار النوادر بیروت ۱٤۳٦ھ
مشکاۃ المصابیح	ولی الدین محمد بن عبد اللہ خطیب، متوفی ۷٤۲ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۲۱ھ
مسند حارث	امام حارث بن ابی اسامہ تمیمی	مدینۃ المنورۃ
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۱۸ھ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن، لاہور
فیوض الباری	علامہ سید محمود احمد رضوی	دار العلوم حزب الاحناف لاہور
نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	فرید بک اسٹال لاہور ۱٤۲۱ھ
الدر المختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱٤۲۳ھ
رد المحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱٤۲۰ھ
کتاب الدرر الحکام	قاضی ملا خسرو حنفی	میر محمد کتب خانہ کراچی
فتاوی ہندیہ	شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند، متوفی ۱۱٦۱ھ	دار الفکر بیروت ۱٤۰۳ھ
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳٤۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱٤۲۳ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳٦۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۲۹ھ
وضو کا طریقہ	امیر اہلسنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱٤۳٦ھ
تنبیہ الغافلین	ابو اللیث نصر بن محمد بن احمد السمرقندی، متوفی ۳۷۳ھ	پشاور

قوت القلوب	شیخ محمد بن علی المعروف ابو طالب مکی، متوفی ۳۸٦ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت
الحدیقۃ الندیۃ	عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی، متوفی ۱۱۴۳ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر
اتحاف السادۃ المتقین	ابو الفیض سیّد محمد مرتضی زبیدی، متوفی ۱۲۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران ۱۳۷۹ھ
منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الروض الفائق	علامہ شعیب بن سعد الکافی، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۱٦ھ
تنبیہ المغترین	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۳۲۵ھ
الزواجر	علامہ ابو العباس احمد بن محمد بن حجر ہیتمی، متوفی ۹۷۴ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۳۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
کشف المحجوب	داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری، متوفی ۴٦۵ھ	نوائے وقت پرنٹر لاہور
اخبار الاخیار	شیخ عبد الحق محدث دھلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	فاروق اکیڈمی خیر پور پاکستان
تاریخ ابن عساکر	امام علی بن حسن المعروف ابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱٦ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ۴٦۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
اسد الغابہ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۶۵۲ھ	مر آکش ۱۴۱۷ھ
سیر اعلام النبلاء	امام محمد بن احمد بن عثمان ذھبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
الاکمال فی اسماء الرجال	امام محمد بن عبد اللہ خطیب تبریزی، متوفی ۷۳۷ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
مناقب الامام الاعظم	موفق بن احمد، متوفی ۸۲۷ھ	کوئٹہ ۱۴۰۷ھ
سیرت حلبیہ	امام ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی متوفی ۱۰۴۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
مدارج النبوۃ	شیخ عبد الحق محدثِ دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مرکز اہل سنت برکات رضا گجرات
زرقانی علی المواھب	محمد زرقانی بن عبد الباقی بن یوسف، متوفی ۱۱۲۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الخیرات الحسان	امام شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر مکی، متوفی ۹۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۳ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابو بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
النہایۃ فی غریب الاثر	ابو السعادات مبارک بن محمد ابن اثیر جزری، متوفی ۶۰۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
بستان الواعظین	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
بحر الدموع	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	مکتبۃ دار الفجر دمشق
عیون الحکایات	امام ابو الفرج عبد الرحمن بن علی ابن جوزی، متوفی ۵۹۷ھ	دار الکتب العلمیۃ بیروت

طہارۃ القلوب	عارف باللہ سیدی عبدالعزیز دیرینی، متوفی ٦٩٧ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٤ھ
راحت القلوب	خواجہ نظام الدین اولیا	دہلی
مجموع رسائل	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ١٠١٤ھ	دار اللباب ترکی ١٤٣٧ھ
لطائف المعارف	زین الدین عبدالرحمن بن رجب حنبلی، متوفی ٧٩٥ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ٢٠٠٩ء
بہجۃ الاسرار	ابو الحسن علی بن یوسف، متوفی ٧١٣ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٤٢٣ھ
قلائد الجواہر	علامہ محمد بن یحی الحلبی، متوفی ٥٦١ھ	ملتزم الطبع والنشر
تحفۃ الاخوان	شہاب الدین احمد بن حجازی، متوفی ٩٧٨ھ	بر نال الکوکب المصری البہیہ ١٣٩٧ھ
دلائل الخیرات	ابو عبد اللہ محمد بن سلیمان جزولی	دار الفقیہ دبئی ١٤٢٣ھ
تہذیب الاسماو اللغات	امام ابی زکریا محی الدین یحیی بن شرف النووی، متوفی ٦٧٦ھ	دار الفکر بیروت ١٤١٦ھ
شرح نخبۃ الفکر	حافظ ابن حجر عسقلانی، متوفی ٨٥٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
تبییض الصحیفہ	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	پشاور
مرآۃ الاسرار (مترجم)	شیخ عبد الرحمٰن چشتی، متوفی ١٠٩٤ھ	لاہور
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ١٤٠٦ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٧ھ
الملفوظ	مفتیِ اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ١٤٠٢ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
سیرت ابن عبد الحکم	ابو محمد عبد اللہ بن عبد الحکم، متوفی ٢١٤ھ	المکتبۃ الوھبیہ
تذکرۃ الخواص	علامہ سبط ابن جوزی، متوفی ٦٤٥ھ	مکتبۃ نینوی الحدیثۃ طہران
طبقات ابن سعد	علامہ محمد بن سعد بن منیع ہاشمی	دار الکتب العلمیہ بیروت ١٩٩٧ء
الطبقات الکبریٰ	علامہ عبد الوہاب بن احمد شعرانی، متوفی ٩٧٣ھ	دار المعرفۃ بیروت ١٤٢٥ھ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	قدیمی کتب خانہ کراچی
الخصائص الکبری	امام جلال الدین سیوطی، متوفی ٩١١ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
نور الابصار	شیخ مؤمن بن حسن مؤمن الشبلنجی	مصر
جامع کرامات الاولیاء	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ١٣٥٠ھ	مرکز اہل سنت برکاتِ رضا ہند
حجۃ اللہ علی العالمین	علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی، متوفی ١٣٥٠ھ	مرکز اہل سنت برکاتِ رضا ہند
الریاض النضرۃ	امام ابو جعفر احمد محب طبری	دار الکتب العلمیہ بیروت
فیضانِ صدیقِ اکبر	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
فیضانِ فاروقِ اعظم	مؤلفین شعبہ فیضانِ صحابہ واہل بیت المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
فیضانِ خواجہ غریب نواز	مؤلفین شعبہ فیضانِ اولیاء وعلما المدینۃ العلمیہ (دعوت اسلامی)	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
منح الروض الازہر	علی بن سلطان محمد القاری الحنفی، متوفی ١٠١٤ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٥ھ

اسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اجتماع میں بیانات کا شیڈول

[illegible]

جنت کی قیمت

[illegible]

غفلت

سفرِ معراج

[illegible]

ایمان کی سلامتی

کراماتِ صدیق اکبر

کامل مومن کون ہے؟

آئیے توبہ کریں!

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی اہمیت

رمضان کیسے گزاریں؟

ISBN 978-969-579-562-0

0101009

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net